

Handwritten text, likely a signature or name, appearing in a cursive script. The text is heavily obscured by heavy black noise and artifacts, making it illegible.

مرکز میکرو فیلم نور - ایران دهنده
این کتاب در مرکز میکرو فیلم نور
آفت زردانی، مرکز تولید گردید
تاریخ ۱۳۵۷/۰۶/۰۵ مرکز خواجه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیشتر حسرت چون آب بجزیره نهدی
فشنه بردار نه تنی بار مل از ار نه
آشنا ما ز ادا سپهری ز بهار نه تنی
هم هی صحبت من را کز نی تنی اعیان نه

حکم یون کس کو حل آئی کا خلوت من نه
بزرگوار دخل کمان آب کجی صحبت من نه

بام سپهری کوی آگاه نه بیکار نه
اسفد گرم کجی بی بار نه
شمع خراگ کوی بی نه پروانه نه
شعله الکیزه بون حسن کاف نه

جاننا نه کوی تم که کس را هم نه
کوی وارفته نه نه آب کجی شعله هم نه

②

مکتبہ شریعت دہلی - پتہ: قلعہ بڑا بازار

نہیں کہیں سستی نہ تھی کاغذین غمازوں نے : آتشِ ہنگامی اس طہری اندازوں نے

کمی نید این جلیق کسب جزای نمنی

بادوں اب وضع ہے باہر میں نکالی گئی

چس کی پیٹ نہ ہو قی نہی انسانی ، روزِ درِ مکر کی ہی فدا می آگنی

نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آئینہ ہمارے آگے
 اس کے ساتھ ساتھ جو بہی نہیں کہہ سکتے ہیں

۱۰ یوں نظر رکھنے اور سب نہ لڑی، جتنی تھی

خلق مشفق کو جی میں کھڑی رہتی ہی

وضع سادہ جتنی ہستی نہی نہ جوڑا ساری استغنیٰ نہ ملو اتی نہی چہا ساری

کبھی اس طرح جہنمی نہیں : انگلیا بھاری باؤنیں یوں نہ راکر گاتھا جو باہاری

طبع نازک کسی مائل طوفان مار نہ تھی

اشناتکے بارے میں آواز نہ تھی۔

جال پہاڑ ہی کراہے لکھنا ہے یہاں

مولیٰ شاق کلمات پستی سونام علی طرز دنا سچ بی ایک فیاضت بریا

بیر کو آپ سچ اسطرح کہنی اوڑھتی ہی

منہ لب خال برای شک کجی اشی ہی

خود شکر گت جی ہی نہ سچ کی دڑی

ماتھی برافنا زہ جو دانی ہی

سرمہ دنا سچ بہ نظر رہتا ہی

آئینہ ماتہ مین لب کدہ پر رہتا ہی

نور شق بازون پر یونہی کہنی بندھی ہی آشنایان نہ

چینی ہرئی ہی تم اسطرح نہ نڈھی چڑھی اگر پور پور آکو چلی

اسطرح باوین مندی نہ ملد کرتی ہی

کتاب انگلی کی جالین نہ جلد کرتی ہی

چشم انجم سچ حیا کرتی ہی ای شکر ۴ ایشی سچ چمک جاتی ہی تم

نہی دیا اکھ کی پر دین نہان آئینہ پر لہو خط دیدہ روئی سچ نہ بڑتی ہی نہ

③

بروز پنجشنبه ۱۳۰۲/۰۵/۰۵

اینکه تاکنون در ششم کتابهای مذکور که در این باره

سوسوچی اور جی اکی بھی سسٹن سسٹن
 بات کرتی ہوئی مرا ایک سسٹن سسٹن

بائیں کرتی ہیں نہ یوں ہستی ہی جہل ہستی
 ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی

بات سنی تمیق بالتزین اور اور بھی ہوا

ایک اہل حق مبین اللہ سے

بدلت کو فی مروت نہ دی بیشی تھی مومن کی
آنکہ اسطو کہ نہ ہر مری رحمتی تھی

بہشت دلک بابت کی فخر تھی چلک کلمہ کی
عام تو گمانی کہ نہ ہر بات میں ہی نیستی کی

یوں : خیر و نیکیات : بل جملہ اشیاء

جہ کا ایک بدل جاتی رہی

بیشتر از آنکه بماند از این کمالیاتی

ما را اند از زمانی که پندید
هنر و لطافت تو معشوق بنیاد
هنر

نہایت ہی زبردستی نہ رہتا تھا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین فرعون کی پانی کی بکری مارا

پسین

نام من کیست و کی نه او بسیار است

تاریخ ۱۳۰۲

1990

1950

[illegible]

[Illegible handwritten signature]

100

[illegible]

ایہ خاطر ہے و بعد و نگو بعلہ:

جو کہ دشمن ہی ارضین و وسعت بنایا

ہرگز نہ ہو کہ کسی دہ بابت ہوئی

ترکیبی ہو محی غرو و شہدات ہو محی

بنی ناصریہ کمالہ علیہا تسلیت و
 اعظم ہمس و اخ کا اپنی تسلیت و کلمہ علیہا

حجی مرشدہ سعید اور محمد علی کے

بجزین ایک پہلی ہی تشک نہ پائیں
لطف اس دماغ کا اپنی جتنی دیکھ سکیں

پہلے ہر ایک کی دلت کا عود لیں گی

پتہ جو دین بڑی ہیں اور میں سب سے نیچے

یہ کہی عشق کو بھی کہتی ہیں ہر مہنی کی مہنی
جو کہ رگ و تاب تنہائی کی سہنی کی مہنی

اچھ صورت کی طلبگار میں کہتی ہیں
وہی شاک کہی انکھوت ہر مہنی کی مہنی

عشق اور میں ہم اوچتے ہو رو نیکی

ہستی میں ہو لہی ملہا ہر مہنی کی مہنی

جی کو اب اس سے لگا نیکی جو بھائی ہو
وہی ملے اپنی فریاد نہ مہنی عالم کو

سرخ زہار لہ بھائی مہنی دم کو
شاہان مہنی ہر ایک وقت دلت کو

آج کام نہ ہو لہی سے ہی باد آئی کہی

میں ملے نیکی خدا شکل نہ دلت مہنی کہی

اگر غم نہ ہو نہ مہنی مہنی مہنی
نہی ملے مہنی مہنی صاحب مہنی

نہی مہنی مہنی مہنی مہنی
نہی مہنی مہنی مہنی مہنی

نہی مہنی مہنی مہنی مہنی
نہی مہنی مہنی مہنی مہنی

خاتم نام برده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب

به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب

به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب
 به شرح آمده است که در این کتاب

خستین گزرمی ہوئیں دلین بہت باہم کرو

فرش بہر لور کا اور کمال کی لکھو چیں
کسب و بایں شب ماہ دین بیکر جا
آزاد بھی جائے دی و دلین اور ہی دیکھو
صفت ہی ہی آپ سہو ہر ماہ دین

مختار ہوئے کھارے ہی ہن نشین مغل میں

موج کی طرح سے بیتاب کیا دین

نہیں بل اتون کو ہم ہر وہ شک ستا
وہ بیشتر ماہ دین اور ہی دیکھو
بن کی ساتھی ہن مغل میں بد و ہی دیکھو
آتش شک سے جا چکی ہو دم دیکھو کیا
گر مہاں شہنشاہی سب اچھی سیم بدن ہو جاوین

نہ سب حسن جوانی کی حرن ہو جاو

اکیس باس سے زہار نہائیں اور سکی
تہ جب وہ دیکھیں میں گرو ہی بائیں
جو کرمی مازہ شب تاز دہائیں اور سکی
ماہوں روز میں بائیں کی بل دین اور سکی

ملکی مہدی وہ کہت باہم دین دیکھو

دست افکون ملو کچھ نہیں بن آو

آهنگی صورتی جزو کماؤی تہا

بہارِ گلشنِ کمال

اور زہی ہم کو

روزی و شبی

فوجِ جللی کماؤی

بہارِ گلشنِ کمال

زہی ہم کو

روزی و شبی

فوجِ جللی کماؤی

بہارِ گلشنِ کمال

زہی ہم کو

روزی و شبی

فوجِ جللی کماؤی

نبي است در ديار است ستمگر
ملي بن ارب هم باس پهلوان

و در اين پهلوانان
مردان جوان

منين است در اين
مردان جوان

نور مكنون کاخ و ام جاني
مکان اس جرم است در اين نو مي جا

بر او ياد بر رستم بن هو مي است
حق اي ديانت در معنوي همان مي

ام رستم بن هو مي است
السا جانو

مردمي اينان علق و شيدا جانو

طرايز شکايت ده غلطاني بکسر
وقت بر مصلحت نگيني نبي هم جلار

عذر گوني بن آرده هوا من بالون بر
صلح طنين چو و جامي پي مي بهتر

چرخ وصل هوا بجلد ضحائي هو جامي

در اين ده غرواني لواي هو جامي

انگيزه مين اب چي گيان کي تلجايين اب
بعد آباد کي اب نهو چينا مين اب

غرواني ملني کي ايجان قسم کيا مين اب
او کي در اين حال مين اب

در اين حال مين اب

⑤

[illegible]

وگوهر لعل من سحر یار این خانه است
چو ملک ملک بر حرم مست
نوی و مکار جوهر همان نذر آما این

پای یاری آنکس تو چایا می

چو شمع لعلی که آه میر طالع دل زار
چو یون صاف و ملک سحر آبی لعل
موقوف است چو یار آنکس تو چایا می
موقوف آه نیرا که میر دل بنا میرا
نازکی بر گل خنجر لعل بنا میرا

آینه دیده گریان بی دریا با
باشی و حشمت بی بریا و جنایا
گل کی می بخت نمی بدست لعلی که آبی
شبه بین بر خوبی گفتار کسان نمی تو به

طرح عالمی کرمینا کمان ہی تو چرخ
الغریبی باز دکان ہی تو

اپنی ہی جانی سے خوش ہو کر
کہتری حسن کا رابک خوار ہوا

آشنا آنکھ نہ غریب فرات ہی و الہ
وہ غریبی کی تہ کچھ اندر سے نہ ہٹا کا
ہنا نہ یہ باز و کشمہ یہ شوخی و کھار
میں تو حیران ہو جی و یکہ کی سب جان الہ
پہلے الہ ہی ہوتی ہیں جہانین محبوب

اپنی خوبی بہ یہ سوز ہوا تو کیا خوب

جامہ زیبی کی کمان زیب تنایا بس
آتی منحل سے بدین ہی یہ کب گلی کی باس
باس ان سجا ہوا پس ہی اس
گفتگو غیر محل ہی تری جنون ہی او اس

اب جو پیدا اور بنا تو میں سمجھا ہوا

گرمی بات تری دین سلامی ہی تو خیر

دل میں پس میری بیٹہ نہ کہے آ
خاک و کھانا جنونی ہی او نہیں یا معنی ملی
کے او ہٹا نہ او نہیں یا ملی
پتہ تو دیکھو کھانا سکا مراد کی کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

یا وجہ آئینہ ذہب معونہ میانی چلتی

ہیوڑی نوہ جاہ زہد اندک نظر شکوہ جاتی
غوطی تو بحر افکسین پر می لاد ہون گئی
مردن ایس ہو کہ غوطی کوئی کیا اوکلی تائی
ویکہ کہ جسکی صفا صبی کی جاتی پہ تائی
حق تو میری وہ کلد شکوہ کردا وہ دیو می

خونِ ماحق کونجی گرونہ جو اپنی میو می

باز ده ساغدا نازک جي هون ايچ ناز
 شلخ گل جويي سا اچکي مودين بيت
 هودي انگشت نگارن کا به عالم بکدست
 فويي خچر مرجان هون جشيد کي
 سرتب پوک جو گلشن مين ده دست گلرو

ثالثاً من انہی ہے اور ماہِ طیبیہ

سنت اور بری ہوئیں اس میں کامیاب نہ ہوں
 طبعی حسن شکل ہم نہیں دوارے نہیں

بکن ترنج میماند پس ایوان پورمان و یکسکه کت بدل نمون جنس خولان

پیر کی ماتہ مزی اون کی خوشنما لعلی

یاد کر لی تو بیٹا ہوا جاتی ہو

شکریک مہدی بنی موسیٰ ساموئیل خان
 یوحنا مہدی بنی موسیٰ مہنا لاری صاحب

غور کر و بلی کر او سلو تو بخشما رضا

گوئی کہ اے شکر مکی بیوہ صاحبہ! تو

پیش کشی ہوئی دو اہم میٹنگز

ہونے سے پہلے کہ وہ اپنے ہی ہمارے نفس ہونے سے پہلے کہ وہ اپنے ہی ہمارے نفس

ویدہ حسن کو بھی دیکھی ہو جنکی ہوسن۔ سابق باہونہ پتو دین کہ چلی اوس پرکوسا

سید دوست محمد علی خان کابا

مجموعہ شمع میں اس عرصہ کا ذکر کیا گیا

این صفتان در برابر کی جاب و کیمون
پسین سیدون کیمون یا کیمون یا کیمون

اور جو باتوں میں اور ہم ان کو بے اختیار اور بے اختیار
 یہ جو وہ لفظ اعظم نامہ بھی سہل کی دکان

حضرت مسلمانوں کو بھیجتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جنگی تہذیب ہم سے جنگ اور جنگی نوعیات اور بڑی

گفتارهایی که هر یک از اینها را می‌خواند

گو گندی و گندی است هودین مجرب و گویا
هنوی تصویر عالم البی بی الی خوش آواز

گاہکی وہ منت ہی حسن جو مذہب ہو مثل فری

ابنی انداز کو تو صاف فراموش کر گیا

نظام اولیٰ اسم من شکو جلد و ان شکو علم جو توفی دکیا باتی دکیا و حق عالم

اپنا دل نہ کروں تھکوں کڑاؤن ظالم
چاہی اب تجھی ایسا ہی پہلہ وُن ظالم

کرمی باد میں ہزات تو فریاد کر می

ایسے یاد اپنی لگاؤن کی بہت یاد کر رہی

ساری عالم سے تیرے ہی واسطے منہ موڑا ہوں۔
رشتہ ربط ہر ایک شخص سے یہاں توڑا ہوں۔

خوشتر می نماید پس ادر کج گویید خوار نامی نونی با حق کا حکالہ جو بر نیک و بد نامی

کتابتون دینی میری کوفت اور پٹائی کیسے



ای بری توفه پر دازو نکی ای سب

چنین تهاون ته سوا بری کی او کلام
تو نه سمجھا که پیا میجی ای سب شخص کو کلام
ایله خوین جهان حکمی من مشتاق کلام
بیوقایکا اس آغاز کی بدی اینجا م

تلا راب یکم یون بر دل شیدا منو

جانی جانی واللله کوی پیدا منو

ای سب محو کی تو بی جوتی قول و
بهوی ای عید شکر شکوده سوار و داز
ای سب بری جوتی غرض بر اعز و قار
نغمه در در جانی ای سب هوگو راز و راز

نرمون پر زرمون تجر سب محبت من بی

توی منور تو چون نام کو جرات من بی

داسه به خور عباس قلی زان قصه غاص

کلی مای دوزنه واقف تامل آرای سب
تباخ و دانه مطلق تو سنگلا ای

کلام تباخ مرکب تجر بی خود داری سب
کت تامل تک تو غیر شوه عیار ای

نام ای عشق و محبت کی غفایه مونا تبا

کسر : ہستانتا تو جو فوجی آنکی دہر روتا ہا . ۲ .

چب بھی ہوش نہ ہا دہی ہی دھیا کچھ اچھی . آگہی حسد سب مطلق نہ تھی جگہ اچھی .
نام انہی کا اگر تذکرہ لکھی . تھی . ہر دم جو چھٹی تھی جاہنا کہتی ہیں کہ

عشق ہم کو تیری ہی انہی راحت جان نام

نام عشق تیرا ہی میرا عشق نام

کلی تلک او ہستانتا وزات محبت کا مزا . کہی دم بریں نہ تم ہوئی تھی پہلو سے جدا .

دل کی دہن کی مراد میں دیا کرتا ہا خدا . شکر خالق کا کیا تھی تیری اثرات ادا .

بے تلک سدا ہستانتا میری خالق میرا

کیا کہوں عشق محبت کا جواو ہستانتا مزا

میں کامی ہی سنم آئینہ تیرا دہا . شعلی باغ میں تھی تیری میرا سدا بارو ہستانتا

تکیز انوکا تیری روز میرا پہلو . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا . تہا .

دیکھا کرتا ہا صنم حلو میں تو خواب برا

میری جہانی سب سے بڑا جانا ہا پہلو جو

مگر نہیں نہ ان الہی کہ ہوا آج یہ کیا مگر کہ اور نظر آتا ہی اور مگر
یہ نیک کہ پڑا فرقہ پر داز کیا آج دشمن ہی جو محبوب نیک مل گیا

کون آیا حلال انداز میری محبت میں

فرق آیا جو میری عین میں اور عینت میں

بندہ پر تو مجھی تلو و تلو باعث اسکا کون بات میری ہوئی تم مجھ سے حقا
اس کیا کا میں صاحب کی گئی ہو گیا پڑی جی ترک ملاقات تو پر جھکا کیا

ہو دی یوں ترک ملاقات خطر کا ہی

مجھ پر یوں درتی ہو جھدا حسین ڈر کا ہی

نادم مرگ میں سمجھا تا نہ ہو گیا جدا جا گیا وہ ہی نہ مجھی جھکو کہ میں چاہو لگا
ہو سکی برعکس مواد میں جو کہ ہو گیا غلط فہمی ہی اور سا لگان تھا بیجا

بیو ملک کوئی دنیا میں محبت نکر ہی

زمی انسان اوس پر کہ چوا چنی پر ہی

گرتی از سر زمین الفت کرتا قدر کرتا وہ میری اوس پہ میں مرا پرتا

میری کھنکھاتی انگلیں وہ اپنی فرما بہرے کھنکھاتے اور اوسے اپنی ملا

جیکے چلتے ہیں وہ کہہ رہے جو خالق وانی

لیکن اللہ نہ سمجھتی باہمی دوا کی

کوئی بھی جانتا تھا جلی بھلا تو ہی کیا میری باعث یہ جیہ میں یہ اسرار

آئینہ شکوہ دکھاتا ہے اپنی کہو یا اپنی جب قہر ہوئی تلو تو ضرور ہوا

مازوں اور ازبھی مینی بنایا باحق

جہے پامند کو میں راہ پہ لایا باحق

ہو رہی تم کہ نکرتا تھا کوئی شے نہ کٹی تنہا می میں برسوں ہی منامی اوتا

کون جی آجکا بھلا تھا کہی فرات کون پرانا تھا ملزم سا ہمارا دم ملت

مازے بیجا تری ہر روز اوٹا لیا تھا کون

سرتی تیخ تری وڑھکا تھا کون

تیری جاہت میں جلاک کو ہوا کون کون فرق میں تری جیہ میں پھیلتا تھا

کھا یوسف تھا تو اور کون رہتا تھا ترا کھا بلی تھا تو اور کون تیرا محبوب تھا

سبح که آمدن روزی که بر منوچهر و پادشاه

روزی قدس که بر منوچهر و پادشاه

سبح که آمدن روزی که بر منوچهر و پادشاه

وضع دارون که بر منوچهر و پادشاه

گلبدن کون سمجنا ماه تین ماه

منه مانون کا باورانا کب گلدسته

عطاک نامونین و برات لگا کرتی

نجامدان آکمی کب سانه پرا کرتا

کب لئی بانکی بلاء آب پرا کرتا

ساتر کب لکنو کی شادی طو کرتی

رب تی هوتا ناکس روزا لگا کرتی

کب گندی تی تی تی تی تی تی تی

اب جویدیت تی میریات کلا تی

میتوشتن و او تا بکج اوقات کمان می آید

شیر و جام یک می آید اگر برساند و حرکت چشم من کت تا ما بر سر در خمار

چلی کت می آید و در وطنی می آید و این کس نوز می آید و چون می آید

ماهی پل کت می آید که شکلی می آید و می آید

بدری کت می آید و می آید و می آید

ما گرا آنگونه من لگا از تا با کت من کامبل در تا کس و می آید کسبل کسبل و کسبل

کسبل کسبل کت می آید و کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

می آید کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

شکوه آسده و کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

راه بر آید و کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

شکوه کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

آینه شکوه کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل کسبل

هر گز نمی چاربت کی جسد می ماه تمام
همی جا که امیدین بهوشن ایوبی حاصل
تجربه بدی کی جسد روز که گمرا اگدا
هر که آغوشش بین نیستی چه تری و کمر امل
چکه افکار زمانی است بین کمر او

شکو آغوششین سوگدا تو بهمنل جاوگا

سپاسنا جا سوگدا جکوده می جا
ایب با تو گدا گدا می نه تبار بین اصلدنا
عاقبت سوگانه روز تو نمی بلر مرا
ملکی خاکین محنت تری جو محنت کباد
پولی گر جانا محنت تری ضایع هوگی

تجربه قرمان کسی ایانه بین کرتا

رنگ کو بکریه نه می بار و رانصفت
ایبی کو غیر منم غیر کو ایبا
سبابت محبت کو غیر است نه شکو بود
هم چنین روز منم را تو کوم عیش کرد
لشک چه کون بجای عیش کا تر من ایبی

منخل غیر موجب شمع روشن ایبی

کریه نه سبب شکو نه اصل
ایبا تو مای کی رخ گدا صا حب

نیکار شمع کوئی اپنا پارا صاحب بی اجل اپنی تین گسری میا صاحب

اپا جی بقت میں کیوں آپ ہم کو دنگی

مستعلیٰ شمع جی جانگی نامو نگلی

او ایک شک برمی صبح تیریں دنگی ناز و انداز میں سکی تین جلد دنگی

راہیں جو تیل پر ایک اوسکون سکلاو بعد چند کی میں اوسکی غمی دنگی دنگی

بوس بوس بر رو کا جو بھی شمع جی

حسن اپنا غرض آب نرا موش کری

مبک آرا جو ہو مغل میں وہ خوشید آرا اوسکی ہو ورو معلوم تو گویا آرا

شمع مغل وہ بنی جگہ آرا تو ہو اگلا حسن میں جانہ وہ ہو تو ہو سارا اوسکا

وہ مہ نور جی اور تو مہ کامل ہو جامی

دن بدن اوسکو ترقی ہو تو رائی ہو جامی

اوس سنم کی جو نظر آئیں کہیں سر کی بال - نریت اپنی ہو تھی دیکھ کی غمت شاد

دیکھ اوسکی جبین مہ کا ہو سید تھاں اوسکی برو کی تصویر جمل ہو دی

سازم

زلفین و دام وین که فریادش خوشتر است
مادریت سری و شکلی و سکا کل
در خا که به سارخی شکست و یکسر کف و زرد و کوه گونند کما می
و به بیکی ز بدن کل کی بی قاهره می چشم ز کوی بی او آنکه به بر آنگه حرای
اوس و دوش کی خوشکوه و نو گوش کوی

سلامی خود پی کواپی نو فراموش کنی
انگوشی بی چاه و فتن بر او کی جنبی به و در یکی فرما و عنیت سحر
بی گردن جو مراچی به نظر بخور و شک به بیایا و تون ای بی کانی
سعد و باز و کوه تا تون نو و زات جلی

بکشت افروغ نو اوس دست جنانی به می
که به جو و فتن جو و نایا و کوه می سکا بی نایا و تون به سکا و کوه
و به تون و تون به سکا و کوه می سکا و کوه می سکا و کوه می سکا
شانه یا و زاری شرمای می و کوه می سکا و کوه می سکا

شکل آینه جو ذکری ہو مری ایران

ساق پا کو جو بھی اوسکی اگر غور کری و بختیخ رحا کی جو بی تری نظر دے گی
گر کف پا بویو اوس کی کھینچا گی

میشک شمشاد اگر باغین پی سپر کو جامی

سرو اسارہ بر ایک اپنی جگہ پر رہا گی

جاشیکا غریب گریخت پسین پائیں رہا کیا کہونی دیکھو خواہم مری صبر کیا
جلمی میں اپی جو مری زمین تاسو کر گزرا جلوںں جانی دو بہتر ہوا جو کچھ کہہ رہا

ہم ہنگام زین پر تپ کو لازم ہی عطا

ہی شرم ہو گری اپنی ان مرکب بھلا

ایں غنہ بین معشوق تو کو لازم بخدا عفو تقصیر کرو مجھ سے ہو ہی ہو جو خطا
تو مجھ کو دینے میں طویل سخن تا کیجا تجھ سے آرزو ہوں امی بار کیلئے

جلمی پروانہ رخ شمع پر ہی کہتا ہی

دیکھو معشوق کیا عاشق ہی تو تھا ہوتا ہی

تسبیہ

اب یسوی دین بانه بی بر اینی ^{اولو} نام اخبار حقیقت من اگر چه جلد و
نبو لکن بی کسی نذر و زونا به تم او کی جاوید ^{دو} تم جلد و ما تنوین قرآن بود و
تجارت و میری صم و بی بر الفک نیما

بر روی من محبت بی و بی محبت بی
او به جفت شاد و میان - هر بی متواضع به شوق
پیش از غیره تنایم من نامی بد که بی غمک ری می توانه تا غموار کوی
همچون تار نه تا واقف اسرار کوی گم بازار می کن تا تا خرد بار کوی
در بای می کا جلن سارا با با بی

خدا شکو بر پرا د با با بی
دل عاشق کا پیش نامه عشق آنا - پیروز از اف من شانه عشق آنا
فرمان عشق بی نامه عشق آنا - بوقی صورت کج نامه عشق آنا
روی جبهه او نشسته بی غمک صاحب الی
بیرون عشق بی بوقی بی صاحب الی

کوی نری کبر و سلطنت به سلطان سادش
کوی نری کبر و سلطنت به سلطان سادش
آتش حسن ابی بزمی بزمی بزمی
آتش حسن ابی بزمی بزمی بزمی

سکون شعله آواز سحر جلیق
سکون شعله آواز سحر جلیق
مین سحر تا میان ابدت غلو
مین سحر تا میان ابدت غلو
خوش نه آتی تری شخص کی محبت غلو
خوش نه آتی تری شخص کی محبت غلو
دام کبر خری چندی نه و فریده تا
دام کبر خری چندی نه و فریده تا

کوی هشدار پروردگار وانه نه تا
کوی هشدار پروردگار وانه نه تا
شعب زکاتری گوی پروانه تا
شعب زکاتری گوی پروانه تا
سرمه خاکی بن بوی نه تری وخت دل
سرمه خاکی بن بوی نه تری وخت دل
نفس خوش تر می نه که مایه دل
نفس خوش تر می نه که مایه دل
قدم غیر نه آتی تری کبری خدمت
قدم غیر نه آتی تری کبری خدمت

چند

بہارِ حیات کی ساری باتیں میری رحمت میں
رہتی تھیں انھیں راحت میں

شربتِ وصلاتِ عذرا لکھی تھی

معتدج کی علامت تو کیا کرتی تھی

عیشیہ کی آہ جاتی تھی میری مہلی میں
بن رہی آہ کا لکنا نہ تھا جی مہلی میں

بہارِ حیات کی آہ میری مہلی میں
سج سے سج تھی تھی تبدیلی خوش مہلی میں

قاصدِ بادِ صلیب جو میں بس پاتا تھا

نہایت گلِ طبعِ مددِ اہوا جاتا تھا

وید کی گونج تھی گونجِ بٹ جاتی تھی
خارِ کنا کردہ مری شکستِ بٹ جاتی تھی

دودِ آتش میں گلِ میری بٹ جاتی تھی
عشقِ سچی کس طرح آہ بٹ جاتی تھی

بادِ کونین تھی میری مانتی بھلتی تھی

پتھر کی تاشا خدِ اسکا ہوا شامِ بھر

کھینچ کر آج بھی سناؤ میری آواز
جانِ دہلی تھی آوازِ دہلی لاکھوں ہزار

میرِ نیامِ حلاوتی نکالا انداز
عطرِ دہلی کی شہرِ حیات میں مرم

مکرو یا مایه سمن سازد

بهو گدا آب جود مله قاتل

آب اعلا مگر بهر اجماع برین

سایه مگوسه یازده می پرن پنا

ای میشتای من جنود خون بود لگا

ایک نه بکدر تر می کوبه من خون بود لگا

و طایتری زمانه من من کلا یا بد

میری اس و دعوی باطل کو کوفه کافین رو

کافی منظور گوارا می رکبای می

سنگ مفلدن کی نویست می ناولها می

و بهر عا میست بهو می می صادر

ببین منظور نظر آب کو می می حاکم

بهیشتی می می بهیشتی می می

عزبان گدای می کسی این که با بر بار

پیر غلط سمی بودیم هر سطر در بین / کیا کوئی از زمانی من خوشی امل در بین

کوی آب بجا بود یکا در در بین / کنگر می بر میان کما بار بین

ایک ز لیا می و مان لا کمون فرد در میان

ایک یوسف بنا و مان سیکر و در در میان

روز و شب می به لای می تو میان خوش / دوستی تجو به نهی می یک سلو شین

یوسف بین بین تو مرا مطلوب بین / بر کنونگر من کردن حضرت ایوب بین

صلح با غیر ما جنگ مبارک باشد

صفت با ده گزنگ مبارک باشد

ابو خالق می و یا می هم خوش سلو / جکور طور می بود دوستی می مطلوب

یوسف تو گدای و یک می او سکوی حق / نمود می تو اصل عقوبت من سرا با حق

گیا گل سطر خوش آوازی بالکل

سندین رفت می یوسف گدای که روی سئل

شعوتی چشم به صدق ہو غزالا تفسی
دانت اگر لکھ لی کہ جانو میں تو پھر مکی

نہیں ہی جیسا کہ مشرقی جلدست پیدا
غفر ظلال سے ہو نور قیامت پیدا

رکھ آج ہی ہو بارگاہِ نبوی
دعوتِ جواد سے نہ ہی انی نفر
دیکھ لی کہ جب دفن او کا اگر غیب میں
دوبلی تو جاگی اوس وقت چہ شب میں

ساتھ نری گرا جگہ وہ می نوشی ہی
نہم نہ اری شہوانہ تر گلوں ہی

بانیِ مائتوبین بھی اب وہ کلر وانی
کون سے مائتوبین تو آجی چائی

بزرگ مائتوبین لیکر ہی رہا نہ
بجور ہند کی مائتوبین لگاؤں اوکے

کتاب کی ہر جگہ

حرف و جملہ

دوست ہمارے

وہ بھی کہاں ہے کہ جس کو روئے زمین پر

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

خوہن ہیں نہ کہیں

راز و انیس میر جان نہ جیسا

ہن ہمارے کہیں دم پر کو

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

نہی ہے اس بزم کی مسموم ہوا

(20)

68

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

پس میں نے تجھ کو

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

میں نے تجھ کو شہید کیا ہے

۷۰۱
مکمل نرسد وقت درنگان رہی تھی

باغی سیر کو جب آپ کہیں جاتی تھی چشم چرگس ہمار کی شرماتی تھی
خفقان ہوتا تھا گلاب سے من گہرائی تھی رروشن پر نہیں ہم باد میں بدلے تھی

ماہرین ہاتھ ملی پرتی پر تھی مرجان تھی تم

قریبا اس قدر کی تھی ہم سرو و خرامان تھی تم

میں جن باتوں سے واقف تھی جدا ہوتی غم و عشق وہ انداز سکھایا ہمیں
مکمل معشوقین معشوق بنایا ہمیں جو نہ کائنات سے سنا ہوا وہ دکھایا ہمیں

زلف محمد زنی کب سے جیوں کب تھی

ہاں کلکتی ہوئی صاحب کی نہیں میں کہہ گیا

زلف پہچان کا ہانا نہ ہمیں آتا تھا کب سے یہی کاہنہ ہمیں آتا تھا

سندیا ہاتھ میں لگانا نہ ہمیں آتا تھا اپنی حالت کو جلدانا نہ ہمیں آتا تھا

سکھائی میں سر بار نہ آتی تھی تم

عطر میں ملتی تھی جس سے نکلتی تھی تم

میر جان حسین آلمی راس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

یہ جو وہ شہابی ہیں قد شمس

کرمی ہکو نگہ مارے فتویٰ بسل : ہمسایہ ز و غایب ہو کر طہیل
ہم یہ سبب ہی نہی کہ اس درجہ جلد کوئی چین
طریقہ ایسا تو کوئی چین

اہو دود و پر آرام رکھنا ہی فتنہ برہم و شام رکھنا ہی
وصل کا غیر ہے پیغام رکھنا ہی ہمہ ریات کی الزام رکھنا ہی
تمنی ٹھیک ہی و ملین وہی اب بات کہی

خود بخود آب جو ہم ترک ملاقات کریں
صاف کہی ہی صاحب کے گزری منظور ہم کرنگی نہ کہی ترک و غانا مسطور
ہو غایب کو تر ہی لکھنے کی ہو کر مجبور و موڈ ایریا کوئی ماہ لغا غریب
دل بیتاب کی خواتان میں نسبت یاد ہی

کوہ ماہ و شان حشر تک آباد ہی

ایک پریر اس سلسلہ حق جاوینگی ہم جہی کی اوج انداز سکھاوینگی ہم
عشق اپنا اوج برہم جاوینگی ہم شلو جو شمع نف غیب جلد کریں ہم

اوسا انشس ساسي سلسون پرتب

کتاب بن عیانی بدناون او
رمون هم بدناون او سکو

بیت من بر بار لگالون او سکو
بیکر شکل نواد سکی نه ترا هوشن رهی

اچنی خوبی سچنای بار فراموشن رهی
خزه اپنا جو دکاومی بچکو

اگی اوسن نسکیا نکیر پات بن آدی بچکو
جووکی نویرن ان نور هی

چلچ ساغر لور من هو می کی حرکت
ملکی جان او سکو بچکو

من بر هی اوسر کادوس دانی
نمکده با سنا او می جگر اوری جان نک

نمکده او سکو او سکو او سکو

متفصل آئینہ پرچہ

شکر اوس گل کا ہونے کا بلال شہادت
اوس کی جوئی کا اگر کسی کی توسیع میں
اوس کی جوئی کا اگر کسی کی توسیع میں
اوس کی جوئی کا اگر کسی کی توسیع میں

عوض ہنک تری چشم میں غوثاب رہی

صورت نامی پی آیت بیتاب رہی

اوس بر بروی رنگی ہی رنگ ہو کر
اوس بر بروی رنگی ہی رنگ ہو کر
اوس بر بروی رنگی ہی رنگ ہو کر
اوس بر بروی رنگی ہی رنگ ہو کر

اگر اوس خلیہ نہیں سنت مدامت ہو رہی

اگر اوس خلیہ نہیں سنت مدامت ہو رہی

دوستی غریب کا ہونے میں نہیں منظر
دوستی غریب کا ہونے میں نہیں منظر
دوستی غریب کا ہونے میں نہیں منظر
دوستی غریب کا ہونے میں نہیں منظر

اگر اوس خلیہ نہیں سنت مدامت ہو رہی

اگر اوس خلیہ نہیں سنت مدامت ہو رہی

و جوان بر آید و بخاکم آید

و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

و من و آنکه در میان من و آنکس

میں تاملوں دیا غریب لعل تہی
نغمہ ہی میں غنیمت ہو غنیمت
صفت غریب الیوم میں دوست تہی
اجتہاد میں غنیمت ہو غنیمت
کسی پر کامی سہولت ہو تا غنیمت
شعبہ پہلچ تہی غنیمت ہو تا غنیمت

بہار پرور زمانہ میں عاشق کا جیال
کشتہ لکھو کیا سہو راہیوں پا مال
دوست میں غریب کیا مال مال
کسطح ہوئے بعد اپنی طبیعت کو طلال

کلی ہی بات تری عشق میں رسوا ہم تہی
تم تو معشوق تہی اور عاشق شیدا ہم تہی
ہم سو کوئی بھی زلف مکار دیوانہ تھا
کون اس شمع زفا تری پروانہ تھا
اگس زبان پر تری اس کی کافیاں تھا
کیا روش تری میں دیکھ کاں تھا

ابن میں تری مشتاق تہی مال ہم تہی
عشق تری ہی تم رونق محفل ہم تہی
غزل تری محفل میں کہان رہی تہی
یوں نہ گلی طرنت کنگر ان رہی تہی

منال گل و لعلی سپید خنده زان رخسار
کایکونم مری آنکسوت نهان رستی

کایکونم مری آنکسوت نهان رستی

هفت غریبی ای صبح محبت کایکونم

ویکود کینه در صدمه غم فرقت کایکونم
روز نه پیغام کهنی ترک محبت کایکونم

نه سرا و لا کورخ محبت کایکونم
نه نه و کمال و شب هر کوی ظلمت کایکونم

محبت غریب مانده انا و شما بی شوخ

اب ای صاحب مری آغوش من پناه

یا دود و دین ای تو چه جبین کو و اینی فرا
تعبه خلق تی انم ادرم نمی سلامی شیدا

در درگاه جود نهان کایکونم
و مبدم بی تو کایکونم بی تو کایکونم

سیر اوست بلوغ محبت و باقی نم ای

لای اصل مری مانی هم کایکونم ای

باس ایت خط بهار می جود نه ام ای کایکونم
روقی هر کوی مری و طبعی هم کایکونم

چرخ جود و لعلی تو محبت بی فراموشی
هم به یاد می مانم بی تو کایکونم

خدا بیست فدائی رخ گلگون

رخ گلستانی بیستم اور غیرت بمنون

میز دای کی مہ انداز کسان بیستم

اور کمر میا ہوی زخو

چشم بین سر سے لکھائی ہم

ایسی مانتہ

غیر کا دخل نہ تھا طالب ویدارتی ہم

سارے جانو میں عرض آگے شہسار تی ہم

آپا بھلا و قوس طرز ز اللہ کی

تھا

باکف ہوا

آگے اسطرح تری کامین بالادست

تھا

دل پر اسید

حلقہ زین غرہ یون گوریا کرتی تھی

مائی بائی عین آگے نہ بیا کرتی تھی

ابو بیدائی کچھ نہ تھی خیر بار

نظر

جاننی والی نو

نظر آتی ہیں تری چشم کی سیلہ

نہی

سناٹہ و زنا

کسیا نہیں گلنویا لکھ

سوائی

نہی

دیک عالم از عالم کائنات می آید

حالی که دنیا اینست که در دوزخ است
یا در کجیم شین همکو فراموش کا
کعبه در سحر بیان امری خاموش کا
غزونی فی ذوق ولا یجده شین می نوش کا

ساغ چشم برین اشکوت هم نامی غضب

می پر غزونی تم هوکی بهم نامی غضب

منه باقی نمی خورم لیتا نامی نام شراب
یا تو ایست به چمتا می بین جام شراب
سودجو آغاز می بین خوب می انجام شراب
مدعی کا بیکو کرتی بی سرا انجام مشرب

شکس غری و لقی تری نامو نه نه

سنگ غیب بیدر شین نه نه جور نه نه

اشعه و نهی گرا سطح بهر کوی کب
مثل آتش کو خوار و ملک کب
سرمامل کو می پیکر نهکی کب
سرمامل کو می پیکر نهکی کب

غریب ادیری ایضا کو کب کب

مدعی یون چین لیتا کو کب کب

آگهی پناہ کل عارض نہ دکھایا
 کی انیس غریب برخطا دلایا
 جی میں رکھو دلیع پہلایا
 پر یہ تہی ابل مالان فی سہو بہایا
 کیا مین باغ جہانین کوئی گل و پیدا
 تو جہی اب غم نہ کی کوئی کوئی مہر و پیدا

ابن سبین صحبت دلار مبارک ہودی
ابن سبین صحبت دلار مبارک ہودی

ایہ ایک شیخ بہ حیث اپنا فرائض ادا بھی
اپنی بیویوں کے ساتھ گلے سے لپیٹ کر

اوسکی باتوں میں۔ دل اپنے کارخانہ میں۔ لیکن نام ہے جی چاہتا رہتا۔

میں نے کہا کہ انکو منہ ماریاں کرنا ہے

نکلا افسانہ ہے صحت میں دلدار ہے

نور و دل از کہ ہو سکتی نہیں جکائی بنا۔ یہ یقین دہانہ جہان میں نہیں ثانی اور

غیرت جو اگر کہی اوس تو ہی جا۔ اوسکی بات میں ہی عشق و انداز و ادرا

اب اس غیرت خوشید بہ قربان ہو نہیں

حم ہے کہوں مگر جنت مضطر و حیران ہو نہیں

و کہوں مگر میں منہ ماریاں اوس ہم لاؤنگی۔ صورت اوس غیرت مہر کی تہی و کہوں مگر

باتیں جتنی کی منہ ماریاں اوس سکند ونگی۔ و کہوں مگر میں جی کہ اوس شعل میں بہلاؤنگی

پیر مگر تہی ہے اور رول و مگر

مگر تو مجھ کو ملے با و ہل و مگر

مگر تہی کی کہی چیر و خورشید۔ اور یہ حالت ہے منہ ماریاں کہ سدا و مگر

مگر تہی کی کہی چیر و خورشید۔ اور یہ حالت ہے منہ ماریاں کہ سدا و مگر

مکمل

سرخ رستی من جد او سکا و طرح کلام

کلام مایی سیج تمهین صورت طبل بد و

دیگمده حده کلکون تو بی حالت عالم غش موته ملو کی زار

کر کی نظاره حسن او سکا عجب صورت کیا عجب صورت

دیگمده زلف تو کوئی رهو فریاد بیت

بیج و تاب او سکا کیا و کرد و یاد بیت

تاب جو مانا او سکا بس غم رشک سیج اید و رهو

او سکا بی بی صفت کاینتن مقدور اگر کو عین الف اله تو

دیگمده او سکو یقین بی که جگر جان رهو

اچنی نادانی به بر خط غضبناک رهو

کان ده کان که امکان بین به خدا پر کل سرخ کی تم به

وین به وینا و کاخ بر ایک بی گها کشتار او سپر رهو صورت این

دیگمده چاه وقت بس تمهین سودا رهو جامی

فرق ہو بحر خجالت من یہ نقش انگو جانمی

اوسکی ابرو پہ چھو کر دھوم ایلبار صاف بس رشک سے بڑا جامی جگر ترنلوار

تیرن نگار کو جو دیکھو تو وہ ہون و لین زگر چشم کی نگارہ سے گدڑی تمبین خانہ

آنکھ او تپتا دیکھی جو وہ ٹکڑے تو خجی کہو دھوم

ہی مجھ سے جلوس مع منظر و دو غم

لبسین او من ثورت خورشید کی رشک برجان چپ لبت لبت ہی تمبین گرجہ کروا دہر دہان

ہریت گورنیا بایں اوسکی دندان دیکھ او نہیں مثل صدف جاکت و دایران

اوسکی وہ غنچہ بی و میان میں کھلاؤ تم

میرے کچھ نہ سکو جی سے بہ تنک آؤ تم

مجھ سے کیا سکی سرانامی بیان ہووٹیا جلوہ نور ہی ہی سہی وہ تاناخن اپا

یہاں غلامی تیر بات پر اوسکی اپنا کر کی نگارہ اوس کی تباہی دل صلی علی

اس شبابت سے تمام دار و در شک گل ہی

جی خدا او دیکھ ہمارا صفت بیل ہی

کتاب کیا ہوئی الفت وہ بناؤ صاحب
کیا خطا ہے ہوئی وہ تو بناؤ صاحب
مجھے اب کمال الحق یہ غنا اب اوٹا ہی

بات جب کہ باہوں میں ہی تو جواب اٹھتا ہی

ميه ڪو سڃاڻي ٿين ٻين به ڪٺائين ٻائين جو ڪهي آئي نه ٿين ٽڪو ٻائين ٻائين
 اٿيت ڪي نه نه ظاهر ٿين ڪجهه آئين ٻائين مان مگر مٿي به ٻه ٽڪو ٻائين ٻائين
 ٺاهڻ به ٻه ٽڪو ٻائين ٻائين

اپنی غصہ مہمی ختم کر کے کیا واہ جی واہ

لیکن اب میری خاموشی راجا دیگا
اب میری درد کا افسانہ کیا جا دیگا
ظلم یہ کیا ہے ابھی کہ ہرگز میرا جا دیگا
دشتر غم میرا مٹھل میں پر کیا جا دیگا

یہ نہ اب ہو لیگا غم میں تری فرماو کروں

تم مجھے بھول گئی اور میں تبیین یا توضیح نہ

تمنی در زکریا سدا خاک زمین چمنهای ! ایتوزم هر چه بی جانی زمینم ای

نہیں یہاں میری کشتہ پر حملہ ہے
یہی خبر تم کی ہمارے نہ دم تھا

نہجی صورت مخنون ہنوی ویران ہوئی

سنتی حاکم بنو سبت کو بیجا پھیلوی

لَوْ كُنَّا نَزْرَعُهُ هُوَ مَجْرِيٌّ فَتَوَسَّخَ جَانِبَاهُ مِثْلَ دُشْتِ هِرْمَانَ كَوْنِي جَانِبِي تَا هَوْنِينِ

آتش عشق کو اشکوں پہ بجھانا ہو مین
میں اب اس دل خشک کو چڑانا ہو مین

اب نہیں آئیں گے ہوں بات کماستجائیں ہی

تم ہو عشوق فوہون عاشق شد ابن ہی

عزیز الہی شہر بن سنہی ہی اہتو: دل چراغ غم میری آن بنی ہی اہتو

میتا: میری جرح و نی می ابتر سخبات میری ولین طینی می ا

میر و مازو رتو باز مینور و نه کفم

آمدن قبله شود و بعد از آنکه بنم

۱۹ روزی

اگر انہم میں سے کسی کو جب فصل یا آب پانی
 ہو کر کھیتی ہو طبع میری ہمارا ہی ہے

نم
خوش دل سوی گلزار جوئی تھی تھی
نہ کہ وہ دلدادہ ہو نہ کبھی صالاتی تھی

ساتھ اجباب تھی اور زمزمہ پروازی تھی

قیقی گاہ گاہ ہم کبھی گلابی

باغ عالم میں نہ غنیمت کی طرح تباہی قتل
وہ شد دل تباہی گل صفت آنہ رنگ
راہ میں جوش نہ رہتا تھا گل غنیمت کا رنگ
اور تھی بروقت طبع تھی ایک ناز

گل خوش چین و برین کو کام نہ تھا

کس کی سیمکاشہ بنے عارف گفام نہ تھا

جاننا کا میکہ تباہ صراندہ کا تمام
آنی پاتا نہ تباہ پر کبھی افسانہ نگار
بادہ نوشتہ سیر و گشت رات تمام
روز بی رخ بس موقت تھی بر صبح شام

سیر گشت تھی جنم دوست تھی ہی نوشتہ تھی

یاد گلگشت تھی اور حسیہ فراموش تھی

آواز نہار نہ تھا دامن خاطر غبار
چہرہ و انگلی رہتا تھا مہلک باغ و مدار
شاہد عشق ہے حاصل تھی سد لبوس و
یاد و گشت تھی نمی غریب و غایب تھی

مختار علی خاں صاحب

سہ زور و ہوا برگِ خفا کی موت گلِ عشرت پہ مہوئی بادِ ہوا کی غصہ
دوڑ گئی پہلو سے ایک بار جو جس راحت چرخِ فی او کی عوضِ رخ کی بخشِ صحت
گلِ بزمِ مزہ کی مانند جہاں کی سرِ مہون

شکل ۱۲: کربن پیمین حیران ہون اور شمشاد ہون

خود نمیدانم چاکت میو صوبت کل میرا این
صوبت طایر پرست مہون والی گردن

بكلو حلقه غم صورت قمری وارم

وہ کہ خیریت ہے میں کار مرا دشوارم

باز به جرات و شجاعت خود را نشان دادند و در راهی
مصر و شام که بودند، عین بزرگشاه را دیدند.

ملفوظ صاحبزادہ مست خدا یا حکیم

نور و دل یاکه بنویم و دعا و حمد کنم

سیر در بانی عالم من کدنهون ایسا فقط آنکس بهائیت بین ساحل جکا
موج فراکت بی ایک سلسله پنج و ده و یکی خوبی نقد بر و کهای کیا کیا

آشنا بوی نه غمخوار بی اس وقت میرا

کون جزوات خدا یار بی اس وقت میرا

کیا کرون کسی کیوں سبب هون افتن آتش عشق بین و طوت بین جلنا هون
ساقی کی سانه کلنا بی دین بی شعله ضبط اس سوز ندانی کو کرون تا کجا

شرح این آتش جالت و زلفتن نامی

سو ختم سو ختم این سوز نفتن نامی

مطاب اسکا بی و شور خدا بی و گاه آتش عشق بی تیرا اک سبازا باله

جس بی ابدم من کو سیکرون گزراک سباه گر بی امین بی اس آتش بین قصه کدناه

جلوه حسن جهان سوز و کجا کر مارا

ایک کاله آتش بی جلد کر مارا

چتر من اوس سونگي چي ورتل دراند ارنگا
چتر را جوړه يي ومان مفسره پروانو لکا
مېښه لکي من وده بست دور يي غاړو لکا
آجکل تر پزرا مگره يي دم بازو لکا
د تلخ افندي کي باتين اوس سکلدي يي
دعي بر لطيف يي اوس بېکاني يي

د لين بر باره آيا يي جوړه ما هو سو
کرکا ضابطه است قصدي يي ايتو
جوړه ما يي بهي من يي جلا لکا اوکو
باکي گراو کي کون سغو بهلا يي بدخو
پيشتر مير يي سواکو تر چي پروا يي
شهرت حسن تيري کايکو يون بر جا يي

لام بنده شمار نه لوجانا تنه
بي جابانه سمن ب په نه لولا تنه
بات لکي کي نه اس سخي شرمنا تنه
عزوه يانه وکنا په نه بجي آما تنه
وضع دارون کي سمن لاکه لولاومي لب پر

لولاومي يي که تر حال عيان يي کب پر
کلي نه مانه انداز و لعه کب تنه
بسر باره په تن تنکي لکنا کب تنه

۱۰
قتل خود شد و رخشان چرا جبر کشت
تنگوشت و قو منم عالم کوی گشتا

گرچه کوی گل انعام گلستانی بود

خود بودا که بلبیل مالانی بود

اسعد گئی نه مد نظر آرایش نهی
ساوی حسن خود او کی زیباش نهی

غیر کی بر جی سواد منم نهی
هم بغل نهی دل بیاب نهی آسایش نهی

بیخ کی بر جی نه تم بات کوی کرتی نهی

دل وارفته نوبه شو نهی رستی نهی

حال مبراجو کجرات پریشان نهی
آب بملاتی نهی تم زلف مسر که دها

و بکلی غمده خاطر جو را نهی
گل خارا کاهوتا نهی زلف هوا

منه هم مرتی نهی او مرع محبت نهی تمین

چین حبیبی نهی او مرع محبت نهی تمین

سوی غار اندیا کرتی نهی هوای

سبلی من کس ز فتنه نهی باز کوله
تیک و کله نهی سبلی نهی جها نکا و اند

منازل کجای ز کجای سید ملت کجای

بیشتر حریف بانی سچ نه تها که اگاه برق سان کب و دندان کی چک تها اگاه
بناشید و من ایک ساغر از خون واد باره خنک کور زنده تها تها جبین راه

سبب چیست بی ناباب ترا غنچه تها

و ستر من خاموش کو مطرحی او سبب کجاست

عزوه چاه ز رخسار دل عشاق نه تها کب تها شتر سنده بیاض سحری کردن
بی حجابانه تها کب سینه او تها کجاست ساعد و دست نگار نیکی که تها تها جرجی
سینه و دو خوش و کمین به که تها تها تها

کاشین بات نه به تها نه خوشی سلولی تها

ساغر من نه تها و کسابق من لقب و آینه زانوین صفای تها کب
ساق سیمین من نه به روح تها کجاست و مدق با تها کجاست تها تها

چاکلی یون سحری و منارین کب پیدا تها

خجری مطرحی کب تها تها تها

یا ده انداز نهی کب شکوه آرای کی راه روئی بکلی میزلی ریاضی کی
نهی غارت گشتن و شکوه می کی تذکره هوئی نهی آبی رفائی کی
عشق آید هوا این نشود نکا با عشت
بر امت جانا نهی تری صفا کا با عشت

جان فشانی می میری بکوهنایا محبوب قطع واروین جو مشهور هوئی خوش آید
هوئی بد وضعی یکبار صیف غوب که ملذات سمیع می به ماری معیوب
روغن چین آید و بر زم خراب است بین
بوه نهی نکو ای کوی مات بین

کوچک و آید ب می من همراه تمام شغل ای باده پرستی به شب و روز دام
بزم نهی دامن سبزه به بر نایام نیک نامی به به مطلب ای نه به نامی به کلام

الکدر راه نامل کو بین ویتی هو
روغن جو نایا غور اوج کوی تی هو
لکیر بهار نهی رسم خطاب آید به پورمانی کوزه مطلق نهی طبعیت عین راه

بات کاینی چنین تامله انظم
چسپا کستی بی امرا نظر خاطر

هم بدو وضع سماکی کتب

چ زرباب

هوئی آگاه جواب هم چنانی کی
یک نظم رکعتات صم صم
کستی جوابت بین اغیار دی کرتی
ایب بیوئی معین گوید که کسی یازده تی

رواه ای شوخ بی شط و ناداری بی

بانه ده صفت تباب به معافکاری بی

مسیح بر یک هوئی ای غیاور با
که میر می نام کار

ایبی و عددن کو کی آب بی با خوشی
آفرین آفرین

ننین کتاو بر آب بی محبوب

ایرانی بی شریعت خوب

که کبابی بی دوست
مسیح بر یک هوئی ای غیاور با

ننین کتاو بر آب بی محبوب
آفرین آفرین

تنگی و ضعیف این سوار نری

ایست بکین گامین صورت کسین ز نهاد سحر

نوازشهای تو بنین مطلب ای کوب برج عفا می تو بنین مطلب ای

برین دلکی و واهی تو بنین مطلب ای سبب غلبه می تو بنین مطلب ای

وضع اینی کسین ای بار ندین نامه سیم

جان درین بات به ز نهاد ندین نامه سیم

گر به جمعی بود مجربانین و در کونی کنوختن سنی میوانین همسر کونی

ز صحنه غمی می چون کونی یاد کونی قدرت الهی می جاننا می بر کونی

خاتم حسن و ادا کانیق کجبه مبر ای

یک بیت ایک نامه عین حسین به سزای

خو بصورت کانی جان خالی هوا ممکن ای تو تو کیا مجرب بریزا و سوا ممکن ای

چاشنی عشق کی بود خوش به کیا ممکن ای من او چله چون کسکو به نیلا ممکن ای

ز گمانا به من اب ای کانیق کوب

جوں اتر مہظری جی جی

وہیکڑ کوئی بستر اوسکو کوئی صبر کہی
ہوئی بنام کوئی حلقہ بلور کہی
سنا تیرا اور اوسکا ہوکے نعلین

عقل رائل ہو تیری سوچ کی کجیہ دلیں
زلف اپ ہوسہ نام بھٹی بر
سایہ میں جھکی نہ تیرا کوئی ماری دم
بدی درویشانی کی مورچہ کی
مگر نظر اوسکی تھی ابروی خدار پڑی
رنگ کی وہ بد دوستی تری تلوار پڑی

جنت تنان تیری آنکھ دانتی
بھیرہ خطبہ اگر تیری ناظر شاوی
شیر غم ناک تیری سیر کھاو
شوق میں تیرا میں نہیں سہاوی

مال شکرک جو تیری قریب دن ہو

راز حقینی کا افسانہ کہیں سر زبان نہ ہو
وہ کہیں یا مانتے رقم خان ہی تو میرا ہوتو
بے گلوں کے چلے لعل پر خشتِ حق ہوا دی
ہاں کہیں نہ لکھی ہے خون دل رحمان ہوا دی

بے پان خوردہ اور نظرت چون تھی

انقدر غلبے خلدی کز جگر ت خوار میر

برق خسار وہ کراچی دکھا دی تجھ کو
آتشِ رشک سے کیا کیا نہ جلد دی تجھ کو
شوقِ سرکشت اگر لالہ دکھا دی تجھ کو
کان تک بارگاہِ سکھانہ آ دی تجھ کو

درگوشِ انباتہ زلف وہ گر چکا دی

اور ایک داغِ نیا دل پر تری عکاسی

لبِ شہیدِ ناما نہ مجھ کو جلد دی ہر دم
تلخ کامی کا بھی جامِ پلہ دی ہر دم
اور زندانِ سحرِ شمع کی دیکھا دی ہر دم
بے مقصدینِ ماسف سے چہا دی ہر دم
حسِ ناسف وہ ہوشِ تری کیو کہو دی

ظہرِ آجادی بھی اور کمالِ حسن کو
شہر کی غازی سے کمالِ کبریاں بھی تو
نظرِ آجادی بھی اور کمالِ حسن کو

نشان کنول اور برہمی اور کلمہ جو دیکھا ہو
دست رس ہو خیر از شرم ہے

ہم بھلا بچہ ہے سدا وہ بت ہی نواز
ہو دی سنیہ کی سفای کی بچل فوسر
ہوش کی عدنی اوس بت کافر کی کمر
چشمہ زمان وہ اوس بت کا دکھاؤں تجکو

چاہ میں ہے خود دواؤں تجکو
دیکھنی تو اگر آئینہ زانو ادا
نظر آجائی اگر ساق بلورین کی مینا
دیکھ کر پائی چٹائی کو تو بے عمل ہو

نہیں تیرا اوسکا بے خوف مقابل
ہو دی ایک شور قیامت شور و غوغا
یہ دیکھ کر کئی عالم جان بھر رہا ہے
یہ دیکھ کر کئی عالم جان بھر رہا ہے

شکرینه آو کانه من و ده دوی بار بار

مین هوز برده دوی خوشی شکر بار بار

اختلاط اوس ری مجکوده مجکوده مانده جوی بری اوسین دوی بار بار

بر افعال من نه ترطیح ریاسی ساقوش و لیکنه میرطه اتم تو ملی دست افسوس

لب دریابی هوا و ده دوی آغوشین هوز

تلم اشک ترا سیل صفت جوشمین هوز

شب مناسبت موکلای هوا و فصل بار بر خیزم نیرت هوی ناب هوای ظلم خاوار

میرطه دوی بار بار مانده گردن کبھی سو دوی کبھی بوس کنگار

دو نو جانبی به هو جوش می الفت کا

کعبه ارمیه کی بطله تو بنی حسرت از کلا

ماورک کبھی خاوار کبھی بری اعظم سرو آیین تو بر می رخ و اتم به برم

میرطه کبھی دوی آب به غم کنگار دوی کبھی رسم دیکش ایک تلم

پا بی کوی نه خیزم خیزم خیزم

هاتون مکرملہ متناہی ہو و مستزیر لہ

دین انوکھ روہیان ہی جلان ترا
پیشانی حلقہ سدا اندک بلنا ا جا
پیشانی حلقہ سدا اندک بلنا ا جا
پیشانی حلقہ سدا اندک بلنا ا جا

مل نہ توان کہ مان بی نادان

بار آگنی ملاقات سجا جو لہ باز آ

ورسنت د دوری

نیزیک

عشق مبطع ستا ہی خدا خیر ک

خیر عالم نظر اتا ہی خدا خیر ک

کبری ہی حسرت و غم و بکلی کجا ہوتا ہوا

نسخہ میں ایتو میں ہم و بکلی کجا ہوتا ہوا

دہ پنے و غم و اندوہ الم کا ہی و غور

روٹی روٹی ہر مارک چشم میں

رشتہ بابت خون رنج

دل تو بسا ہی کہ چل کہ نہ چل نہ
سینہ تیر نگہ پار کا ہوتا ہے

جلالت تیری کو کی دم میں مین ہوتی ہوں
سنت کل ہی ساجا ہر پہنشاہ است

۱۔ بیٹے مارچ میں نظر آنا ہی

ابتوتیہ اور ہی سامان نظر آتا ہی۔

ہجر جانان فی بہت حال کیا ہی ابر
خشب بین میری حشر شمع ہی زردی خیر
بہر آنکہ خونست ہی اشک کہی خون جگر
ہو چاہت ہی تو پر جان بسکی کیو نکد
صدمہ ہر ملک گردو بین و کلا و بکا

ایکین دم میرا گہرا کی شکل جاو بیکار

پیشہ منورہ پیر غنی جان بلب چون بھی ودار و کتا و بارہا

سیدنا سیدنا ابراہیمؑ کہتے ہیں کہ تعالیٰ کو جلد و پیار می

روزگار چہ مملوک و مہر خندان آسمانی بی

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچا۔

کتابی است بر این جو صورت بنام کمالی
کیا خطا میسر می آید که جویندگان
مطقت بیرون غزوان بر چنین فرمایند
خجندی را روزگاری در میان زمین لایق بود

۱۴ فصل در بیان تفسیر منظر نظری که زمین

دین کجی روز دنیا منت کای در زمین

فرط محنت کس کسین جویندگان
بهر کسین کس کسین جلد جانا مون
سویان می غزوان رخ ومان بانمون
گل جویندگان بین زمین انکسین بر لانا مون
بشکل کس کسین کسین کسین کسین

یاد بگویند میفرماید کسین


دیکسین کس کسین کسین کسین
و میان کسین کسین کسین کسین
بر کس کسین کسین کسین کسین
کسین کسین کسین کسین کسین

کسین کسین کسین کسین کسین

کسین کسین کسین کسین کسین
کسین کسین کسین کسین کسین

مردود: ایمان حسین کتیاہی

روانی ہے۔ یہ شرط مان کہیں رہتا ہے۔

لہذا ایسے دلی مانتے ہیں کہ شیخ 
 بیوقوفانین نیز ترکہ الہی تو امید و تما

جو کہ مائل بہو میر حنون بہ انبہر خدا
 مارڈالین گی یہ دیدار کو ترسا ترسا

ایسے ملکہ ہر پنج میکھا دیسی میں

نقصی سستی کو یہی لوگ مٹا دیں
 مٹا دیں گے سب کو، مانا اسنی
 و غم غمیں اسن میری سمجھا نیکو جان اسنی
 مانا اسنی ناوک غم کا کیا ممکن نا اسنی

وَلِيَّكُمْ فِي الدِّينِ وَالْأَمْرِ كُلِّهِ

— ایسے نوچے مادیوں کو بھی بدنام کیا۔

یہ غم فی سیرۃ خلیفہ علیؑ اس پر نہیں نازل ہوا۔

اس پر تو صرف حکما کے لیے ہی ہے۔

کون ایک کت کیا ہے اور کت
خاکین کل کیا زمانہ چلا ہے

دوستی

دوستی رخ بر نور و کایا نہ کہی

نقش لیلی در آملون کی مثلاً نہ کہی

بہو کی ہجرت کی اسطرح نہیں آتی ہو کہ مٹھا تو کلو ویدار کی سرتانی ہو

نہ نواب آتی ہو اور نہ چین بلو آتی ہو - برعم جنبہ حال شکستہ چین کی آتی ہو

لی لیا دل تو کیا سب کدرا تمنی

لی اجل حیف چین جانے ملا تمنی

ہی مری ہی جو باری مہی انکار ہی کیا - دم نہ مارو لگا اگر جان ہی ہو تن سجا

وہی تو را مہی ساری کہ جو ہو مری درضا - شکوہ کرنا نہ تھا ضابطہ مٹکا ہٹا

تمنی جو کہہ کیا مہر مری محبوب کیا

اور جو جاسو کرد جو کہ کید خوب کیا

دوستی

دوستی میان بر شاہ شہر شہزادہ ہام ہام ہام

دم لکھ جی اہل شہر

یا غیاث علی ضحیٰ کا کوئی سیارہ نور

شہر کی کوئی آبادی نہ ہو

کچھ دھون کوئی یوسف کا خیر

از

مهر چو حسن بر سگانه را انگشور نهان

ماه و روز را نشانی رخ سدا انگشورین

عشق در یکمین جور و در دهمین دامن کش

میرد باغ کو لک لک ز میوه در میوه در دامن میوه نوازی این خاک

بست پڑ می سر به فلک عشق جو بر پاهای

میرد بلبل طعنه نازل هو نو سر مامو

میرد کباب نک الوه می حد شور انگیز چه چشائی می جو انونکی می زهر آ میر

میرد ملاخبرین جان بر می سدا آتش ریز کجی ایشی آگ سیما بکی مانند گریز

زنده می می هونا سین مارا اسکا

لگانا می شرارا اسکا

عشق کشتی دلکی دلبودنیکو طومان می عشق

عشق کشتی دلکی دلبودنیکو طومان می عشق

عشق کشتی دلکی دلبودنیکو طومان می عشق

نام اس کا خوب ہی بی تو زبان و ہوشیاری

عشق کا نام ہی ان بن عبادِ اے بلبل
اوپر کی ہو کوہ کی منزل کو نہ پہنچی برباد
میں نے دیکھا ہے یہ شو کو کین لکھا کی تباہ
خفا کی دیکھ ہی ہمد کھون ہوئی گز خاک سیاہ

دل جلا کر میرا اور انا ہی دھوئیں نہ بیا بین
نیز شتون کو چنگا مای کی دین دنیا بین

عشق وہ ابر ہی حیرت دہ انداز تھا ہی
رنگ خون دیدہ عنایتی ہے برساتا ہی
ماتو آہ شربلہ کا چکانا
منگ و ناموس و محبت کو دلو خا مای

اسکی بارش ہو جہان سبز و ہواں خاک ہو
کل و سہل کی چمن میں حسن ملک اک ہو

فونہا نو کھاد بن پھول کا ٹا بن جامی
تین جلاو کا پتہ لٹا خ گلاب ماسا مری
عشق وہ فصل بہاری ہی جو رنگ لٹا دیا
لکھ داغ و نیم تن زار کو کھنڈ لٹا دیا

پچ و پچ طبیعت ہی سہیل کی طرح
میرج وانی مال کو موکری جلیل کی طرح

نہیں کیونکہ اوچھلنے دیکھا دریا کو نہایت سے نکلے دیکھا
بھلی پروانہ دل اس کی گد جسم کس طرح کی مانند پھلتی دیکھا

گر تیرے تین دیکھی ہیں
کڑی بی ذوق تین دیکھی ہیں

بلی چاہیہ ہوئی نکوئی اپنی چالی دیکھ کر بکری ہوئی بال نہ کی سیر پھال
ریت و مال کا دشمن ہی جیاد لکا جمال چاہی خواہ میں ہی آئی کیسکا نہ خیال

جامہ زیبو لکا بشر طالب و بدلا نہ ہو

ہانگی وضع و شغور سر و کار نہ ہو

آئی آفت چھ کچھ شش بہ طبع آئی ہفت اقلیم میں مشغور ہوئی سوراہی
دیکھ کر ہوئی کہ جاگیز وفت پائی پیار کرنا ہی زمانی میں ہی کیا سواہی

تا بقدر محبت نکری بہتر ہی

نہر کہا جائی کہیں دویب بری بہتر ہی

پہلی کی بات محبوب کی پروانہ کری جو ہی آئی جناب تو نظر مانہ کری

بانی باهون کوی شمس المی
خاند حسن چو تلبه سوز سجدہ کریا

خدا جوتی میں حق باطن و ظاہر ہو

۱۰۱۔ ہر دم بندہ چو سلطان ہون تو کا فر ہو

نور سمیٹے نہ نوری حسن پر کیو وہ ہی فار
مے نواہرونی سرخ زمین وہ ہی تلوار
قد و لید کو شمشاد و جانہ وہ ہی دار
گل زمین عارضی زمین وہ حقیقت میں ہی

۱۰۲۔ مردم ویدہ میکن ہنن قاتل میں وہ

لب میں مذکر کہ جلد میں وہ

دماغ وہ دل جواری سب کچھ گھڑو پر
کود وہ چشم جب دیدہ ہو منظر
وہ زبان لال جب و ہونام و پر
گر ہون وہ کان جو سننے میں بار کی

۱۰۳۔ قطع وہ ناتہ جو پہلی کب دامن کہلا

ٹوٹیں وہ پاؤں جو وہ زمین و جہان کی طرف

میری تہ سوسہ بینا بینا ایوان جہان
دیکھا حال ملا تو کہ عیان راجہ بیان
چو بکلا آتش جو ہوا دشمن جان
اگر تہ وہ کب لگی دشمن کا سینہ

(۱۸۱)

نهين نهستى بيه لکي خلق خدا روى اهي

بشک رانيم پوي جان سستی هوئي سهي

زندگي مه سستی ايراست جان تري بفر قه جان نظر آياي جلدان تري بفر

جان افسرده کو بمله دشت کسان تري بفر سازي و نيس چي دلکو خفقان تري بفر

اب خوش آئي نيم يارون کي يهي محبت مېکو

بچه عجب طحلي انروزون يهي وحشت مېکو

کيا کو من تري روپوش مين کيا کيا دیکيا ويکي وه ظلم که سوکله مي کليبا دیکيا

دالچر دايچي صدر به صدر دیکيا دل لکيا چار جهان تاش دیکيا

منه بر سني سواد شک نشاني دیکيا

گلکا جنا کي دن آنگون رواني دیکيا

سرخ انسو کي چاري مين کي جبهه زرد سخي کوي کسي تن برين کسي جامه گرد

صوفي شست چي کسي لور کسي سيني چي دیکله حال مل کتي مين انتر زن و مرد

هر کي غم مين بوي انفس منيه حالت تري



کوئی کتہہ کہتا ہے کہ: "پندیر سدا کی رنگ" اب سچی ہے تو میری سوسہ پہلی امی کی

کوئی کتھا ہی عجب حال پر سامی میرا

کیون تو منعم ہی کیون جاگ کر جان ہی ترا

ای گلشن جان بومی وفا تجرین بین
ای دروای دریا بیمار شفا تجرین بین

ایہی نامہ برج شرف مہر ذرا تجھ میں نہیں
بہیلاوت ہی بڑی چاہ مرا تجھ میں نہیں

نورہ بی بی غم میں نسیبانی نہ بھی آہ کر رہی

میں پڑا اور باہر سے رگڑوں سے لکڑی لگاوا دیا کرتی

اے نامِ حق! عجب ہی اسی طبعیت بنو کہ انکار تو یقین کو ہی نصیب ہو جھوٹ

اپنی عاشق ہی کس زبیرت تجلو نہ حسیّت نہ محبت نہ رعب نہ شکر

مستی شو و بی کسب تیرا غم کما می گوئی

یاد ارباب تو نکند ظلم که مر جانی بگو در محلی

چين دم هر شين مردم هي مراد اول بيتا نظر آين هي نه آنکو نگو کي ميرت خراب
کم غذا هو کي طاقت ني ديا تهر کو جوا زندگي ايتو ميري جانگو ي سخت غذا

خاک بريست کي پرشام سر کي تو کيا

رو کي شکل لغز است بستر کي تو کيا

و صدم آه تجي ياد کړا نه نو بندي سلاحي وک سوانه پر لږا مهون
دکو روتي هو ي لوگو نه چا کړا مهون شکر اوږ اوږ کي ميري غم مين چا کړا مهون

گر مين آنکو نه تلې ميري هي جو صورت ميري

درو ديو ارج کړا مهون شکايت ميري

سپرياتي هي نه مطلق نه تماشا مېکو نه خوش ناهي کو ي ساکت ميله مېکو
بشت لاشوق نه ويلي نه مېکو بخدا ميري سا کي پيرنن سانا مېکو

هي حسرت هي خداون دم و لاهي مېکو

جسوف ديلون تو هي تو نظر آوي مېکو

چين او تخلق هي بندي سپر و باور نه طاقت کي چا کړا مهون

چیت پڑی میری سدر نکلیں غم نماز
گوش بخت نی دلہادی عجب پلا خوا

مال دین کی جو بات آئی تو آفت آئی

دیکھو دیکھو اتور جا نا کہ قیامت اسلامی

نرک چشم نی تری بھیجی ہمار کیا
سہل زور تہا آنت بھگت خا کیا

کل خطہ زمین نی دل انگار کیا
سرو قامت نی تری عیا بد صفت زار کیا

تخم آفت نی دکھا یا یہ شکوفا مہکو

چمن حسن نی کاٹو نہ کہت پلا مہکو

صفت ہی غم ہی میری جیسو ہی غمشت
میری اندامین گدہ جی بھی رات ہی

میں تنہائی ہی غرو نہ تھی مجھ پلا
میر جا برنگل نی ہی پیر مزادہ صا

تخم آفت نی دکھا یا یہ شکوفا مہکو

ایں عراہی پرتوں سیر قمر

خاص بازار کی عالمی ہی بیت سیر بھی

آپنی ملک دھن دھن پلا میری غم
فصیح کی جلیں میں یہ ملامت

ہو نا فریاد شکوفا میری غم
اگر کہ تھامی میری بخت میں ہوا کو

جان کی حب بھر اسی میری کشتہ سے نہ

اوڑھ لیاں گی پر نہ ہو میری مانتہ سے نہ

جین سے سوچ ہوا کس کی سبب ممتاز بہر و بی کسٹنی تر جی کسٹہ میں چین در نماز

شوخیان کسٹنی بکھلا دین تر جی اسی گل گل تلک بیٹنی اور ٹہنی کا نہ یہ تھا انداز

مانتہ ٹوڑی ملی رہتا تھا تر اس کس کسٹن

تین بل کھائی تو اوڑھتا تھا بکھلا کس کسٹن

چین ترشانی بہ ہر دم نہ ہر جی جی تر جی کب تر جی مانے میں ہو دل کی جڑ تر جی تر جی

جسٹم آئینہ کب آئینہ لوی رہتی تھی نہ یہ کاجل نہ تھی کی دہری رہتی تھی

جادو آنکھوں میں نہ تھا اور فسون باتوں میں

دل نہ جستم تھا کہیں نہ بندھی لگی ہاتھوں میں

جسٹم جی جی نہ جکلی کی نہ عافیت تھی بہر و کی جڑ یہ کس روز ہر جی تھی

مہم نہ زانوہ اپنی نہ تر کسٹن تھی کب اس غماض سے جڑ تھی میں ہر جی اور تھی

اشعار حسن میر تقی میر

آج صبح دیکھی تری جوں تو ہوا لیکن
کہ کشتی کی تری ایسا نہی میں پہیلی ہوں
لا دوس تری عارض بہ ہوندا غفلت
سہو میری کئی کائی کوی ایسا خون

کشتی حسن میں رہتے ہی سرجانی تیرا

نہم مشہور ہوا یوسف ثانی تیرا

بنکی خوشید زمانی میں ہوا تو غرور
لیا اور می جرج چہارم بہ بھی بلوغ غرور
خیر مجھ کی ملاقات نہیں اب منظور
ولکھو میرا لگا تری سمت سج حتی الخور

میرا حال تری اب مشکل نہ دیکھی بھی

جو تک اوٹھوں خواہ میں رتو نظر جانی بھی

میرے پیار میں تو میں ہی ہوں تجھے
میرے نفرت ہی تجھے محکوم ہے
بر نہ یہ جانتا میرا دل لگا
خبر نہ لگا میرے من بہت نفرت لگا

دل جو لگا ہے تو شہو سے حسن ستر

ایک ایک بیان شک میں جہنم

موزنی میں میری جا کا دنیا کی جان
لوگوں تو متدی گویا میری قتل

عشق باز چي من اثر گشته بونين جان من
تنگه دالون جو صدف بر تو ملي درين

سنگ بياينه کي جلوه گري پيدا هنو

آپي سالكه بوجو دليكون تو پري پيدا هنو

خاموش من البني دمي اي . تاثير
چاهون تو کج بوجو دليكون تو پري پيدا هنو

رنگ تبديل بونفت بر اسوجاي تو
شکل تصوير کي بي انو پري تو

دوق خاک به صورت دهه کي دون بگو

نقش باطل کي طح آج مئاوون
تنگه

کل متاب جو مانا بونو بال انبر بنا
بيت ابرو کي سوطر ناي در غزو قار

چشم دارو مي بر من پي مصاي پيدا
قمقمي نو کي معلوم بون کور مي خسار

موتبادانت بون لب برگ کل خوب بونون

کلان دونو صدف کور بمون بونون

منه مين باني پري ديکي جو کي جاوون
جام سوطون کلاو اولاجي

لباس دو شمع شعله بون کلاوون
چاکي طرح منو ننگون

۴۰
سینه او پر امرو ابار تو لاهو دمی

نام گردا ب شکم نوزگار با هو دمی

ه که علی س سح بادین نظر آبی جلی

دو سهوچی مون سین جین می شون چی دم پیک جایی اگر انکی دمی

کول نوساتین مون اورنگ من شعله هو دین

ناخن الماس مون آئینه کف با هو دین

میری نزدیک به آسان می کچره دین چاهون تو دونه کی ایس ای کالو جین

بله جین ایل و فاولکنا جین به آئین ابشی نقد کمالکبا ای تری جین جین

صبح او بکرمه موس می ترا کله او کیون

کک با آئینه نه کیکا و کیو

جز خطه جی دمی اسکینی اپادل دمی کبوره نین پهر

باید دمی پین نراون میا بر خنک کچره تری نین شکو می

آین می مون را با دمی جوتو نین هو

مین تو سون دوست تر از میرا دشمن بودند مو

پر صاف نس که او جرعی میرا برآید
مژگانی غریبه در کعبون مین ترا سر آید
ای بی بی سیاه پیر دوست می برآید
بسی روی آکی چهر می میری گلی بر آید

جاری کاندی خانه تو او شادی میرا

آی می گزوا و اسباب شادی میرا

قهر که ماه بس اتا کمی طول کلام
پیوڑی دلکی تو پیهو لی کرد و اسف
بهر شوق خداوندین اور هم مین غلام
سکینه ایجا چلین عجز همارا بی کام

انکی برو نه سیه تو تیر نه سیه بات می

چا پتی هوگر ایسوی مله مات می

واسعت مزاجی خان نمانه نواب مدینه انوشیروانی

آکی ایک بار نه نیلای بر می یار می هم
همدم و هم دشمن و هم دوست و هم غمنا می هم
تعلیق و شغاف و عنایت که او می هم
معنی اسیر مین بهر زنی مضامین می هم

چین چین بر روی رخسار کی نه بهاتین تین

مهربانی نبی شب روز مآبین زمین

تو تنها جبهه هم تنی تباری مایل عشق تها حس خدا ادب مملو کا مل
بنام عالم من را دین بین جاری حاصل

سرد فزونی بی جبر و تحمل هم تنی

گل تبارخ گلنگ تابلبل هم تنی

گوش زدی تری نام نه تبارخ و نکا : لانی با تلوئی پیغام نه تبارخ و نکا
خلوت هم من کچیر کام نه تبارخ و نکا گرد حلقه سر و شام نه تبارخ و نکا

واسم پاک سید گردی حسن آگاه نه تنی

کوچه گرد و نکو طبیعت من تری راه نه تنی

ز برمی اپنی تنی تنی بی نظیر امید است ایکم آنکسوفی هوئی تنی نه هم دوراید و است

ز برمی اپنی تنی تنی بی نظیر امید است جو خدایا پی کرمی بنده پی مجبوراید و است

پاس سوئی من ده جو دور تری رتی تنی

پیشین و نه جو دور تری رتی تنی

جان جان دلکا جلد نانه تمبین آتا تها
گلر می صورت کانا نانه تمبین آتا تها
خنده زان موکی رولانا نانه تمبین آتا تها
نشه کو دلکا کی چسپا نانه تمبین آتا تها

گرو ابروین نه تی کامل میچان کیطرح

آنکو لکانج نه پد اره منا تها منزگان کیطرح

خود فروشی کی مقید تی نه خود کامی کی
بخت کامی تی چلن چلنی نه تی خامی کی
هونیه سلواتی تی و سازوکی بیجای کی
ننگ آتا تها تمبین نام بی بدنامی کنی

پر می حوس بی حسن به مغرور تی هم

پاس نکلنه کسکا تها بیت دور تی هم

سر مه دیتی تی تو آنکو نکلو جراتی تی هم
بان کباتی تی تو مزه نکلو دلبای تی هم

مندی ملتی تی تو ماتو نکلو جراتی تی هم
باون خلجی الو پس کزنه هلاتی تی هم

مثل بی عشق صادق کی دمانه تی

خون ناکلنه تمبین شدم و حیا مانه تی

جو کوی کوی تی هم شیدا و سیکستی تی
بمخت کیتی تی تو سکر او سیکستی تی

بهرت نه دیون بهی ^{بی} اس نه دیت متی ^{بی} بی بی ^{بی}

اسکی قربان زمین کی کج جانین کی ام

و کلامی جو کہ اسکو نہ بین کی ام

دوسری کی نہ رسائی ہی تری خلوت میں

مرفوعہ میں ہم ہی ہر ایک حالت میں

مصطفیٰ کو سمیٹا تانہ ایمان کو ہی

خال ہندوکانہ عاشق تباہستان کو ہی

کہ چہ تہ بر تہا ہی ہی یہ کہیں بخویند ^{نہ} آگے مطلق کس ملک کی عزیز

جز ایک انکو سب ملگی جو تہی نہ عزیز ^{ہم} دیکھا نہیں جانیکا دلیلو نکو عزیز

اوتی نیکی کو مہمون بودہ امثال مہولہ

لینے دہ دولت ویدار جو کہ مال ^{نہ}

میشل باغ آبائی سہا گراتی تھی ^{نہ} جو نہ دیکھ نہ وہاں پائی تھی

سچ کہ ایک جہت و مکی بلوائی تھی ^{نہ} سچ کہ ایک جہت و مکی بلوائی تھی

لکھنؤ
بروزش پر مہر کی دم سناہ لہی پرتی تھی

ماتہ بن اپنی راناہ لہی پرتی تھی

شاؤنیا بیج مری جان کدورت مادر حال ہوا سو لہو تھی مہار جی طا

کبھی خدمت میں نہوتی تھی جو چند ہی حاضر بہتین مانہی پرتی تھی مہار جی حاضر

روشنی مسجد و مین جا کی کیا کرتی تھی

جلی درگاہ مین و رات بندہ کرتی تھی

روز و شب وہ جو راکرتی تھی محبت تھی ہنست تھی کی جو خدمت تھی وہ خدمت تھی

عقد تو ماہ ہوا مہر و محبت تھی ہجی ہندو کٹائی کی مہار جی کوئی صورت تھی

اتھاس اپنی تو کرتی تھی مین نرمی ذات سے ہم

پر کیا تو مگر اپنی نہ پرتی بات سے ہم

اوپر کیا مہر و محبت کا زمانہ سے رواج تھی بیٹی بیٹی اس اور لکھنؤ پر کیا کٹائی کی علاج

ایک تو معنہ فون کا مہار جی کٹائی کا علاج تھی بیٹی بیٹی اس اور لکھنؤ پر کیا کٹائی کی علاج

تھی بیٹی بیٹی اس اور لکھنؤ پر کیا کٹائی کی علاج

یاسین میں کہ زمین حکم ہی با بر تبار

بق بن جو صاحب جو یوں بن انداز
منی ہی بعد کیا دلے کامی بندہ نواز
نری ہی رہی نیاز اوس طرف کعبہ جو ہو دی تو کرن کر غار

وہاں کل جائیں جہان کا نہ پتا ملتا ہو

نہ ملنی ملنی ہی جو خدا ملتا ہو

جو خوش خاطر مارگ کی نہیں اس کا غم
کہا ہی ترک محبت کی جو کہا ہی ہو قسم

وہ نہیں کہنی کی ہی شغل کی کہتی ہی ہم
وہ ہونڈ لین گی کوئی زیا منم عیب ہم

عشق باز ہی کی نہ ہو لین گی نری باز ہی

دل لگا لین گی فرنگی محل آباد رہی

بہ غلط فہمی ہی ہمساکوئی مجھ پہ نہیں
کیا کوئی اور زانی میں خوش سلوک نہیں

نہت باز ہی میرا چہرہ کی خوش نہیں
نہ ہی دوستی صاحب کے جو مطلوب نہیں

تکو غریب وارث مبارک ہو دی

میں عیب میں ملو نجات مبارک ہو دی

آشنا می چو مغبول بود بخش مرد و
آشنا می چو اب الیه محلو مقصود
ساشی اینی تنجی کیمه و نه سیمبی موجود
نرخ گلگون جو کسلای تو بهی نور و

نرخ چشم کاجرت سحاشای هو
سنبلی زلف کی بو سو نگه کی سودای هو
خون کیمی از کوه تناری ده رک جان کمر
حلقه ناف کی تنگی سحشوتنگ اکثر
پاتنه طای بردر طایمی جو با و نه نظر
چند پاتنه آرمی رنگ کما پاکو پاتنه بر
پانی بانی بود حق و یک کی ایک حسرت هو
کوشین خوب دو کیمبی اگر غربت هو

مصرعه نافت سوزون کامو آواز بلند
بیت ابرو و مو نبات تری خاطر کو بسند
دل جلی حال سیه رنگ یا نه بسند
آنگین زلف و آینه از انجکین هو بند

نه اب و یکمی نو سر یکنی است سنگ به نور
مویه چاکری نام و سن تنگ سحشوتنگ
خوبی نوش کرمی اینا تنجین حلو کوشش
کودکی می کرمی ده گردن کی خراجی حش

۱۸
 ویکه آینه سان محمود و محبت کجاست
 احسن بنده کی او ب غرض و درش بدو
 نقیض و پرتوی لغت در زمان کجاست
 عارفان کجاست که او را در زمان کجاست

کامرانه الزم تجوی جو جوی
 عرق نسیم رخسار و جبین زهره جوی
 خنده زن هو کی حقیقت کجاست
 لکلی اوس گل کی تو شبنم کجاست
 طعن و تشنیع ده خورشید طافا کجاست

صورت ماه و انگشت ناله کجاست
 ز آینه کجاست که آگاه کرد
 او کجاست ز نقیض طبع کان تک کجاست
 جو فرشتون کی تو چه کجاست
 دل جلد و فی موه میرا کجاست

۱۹
 راه بر لادن اوست راه کجاست
 بخت و شانس کجاست
 کجاست آنکه او را در میان کجاست
 جنت و عذاب کجاست

میری گروید تیری گروین محرم

گفتگو اسٹیجی تھی شکایت آمیز پارٹی غریب مائینی کڑم پر

نقص بہانہ کی غرض سے لکھ رہا تھا۔

پہر پرچا ہو وہی تم پر وہی دیوانی میں ہم

پروپی شمع ہو تم پروپی پروپی بروالی ہیں ہم

غرض عشق کا کمال ہی زبانِ جوہر نام
جوہر عشق کی ہی حساب کی فقط بنا

تہ برامنیو اس بات کا شہدائی غلام
حرف حق کہیں یہ واسطہ کو گنہگار

دوستی غریب والہ جو منظور میں ہو

انکسار اور شکوکہ کہیں و کہیں مگر خوب ہی ہو

و اعزفت منج الدوله بمشي المملكه لوزنا بمور فابرت و اعزفت منج الدوله

کتابان کتبہ اربعہ برقیہ کا خلاصہ مولیٰ و مصدقہ اسمو فروع ہوتی ہی سیمار

ملک میں اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا۔

...and the

کشمش و درین ای کاشی نه پیدا هوتا

سبیل زلف کا جو مجھ کو نہ سورا هوتا

دل نہی کیا سمجھو بیلابی ہی شہو من جی بین لکنا بہ پریشانی ہی

نہا اینہ کی مردم مہی جرائی ہی دل لکھ لکھی بہت مجھ کو پشیمانی ہی

اوج الف جو موتی تونہ جرائی ہوتا

اس قدر کامی کو اب حال پریشان ہوتا

بیٹی بیٹی غم فرست جوتنگ آہی شہر کو چور کی صراٹھ کل جانا ہون

دل پہلے نہیں ہر چند میں بھلا ہون بھی پردہ پردہ کی میں سرکڑی ٹکراتا ہون

تنگ آتی جی نظر وسعت صرا مجھ کو

دیکھو نہ لیمائی کھان خوش سورا مجھ کو

سزا جو کسی یاوہی آتا ہی دل نہ بتا ہی بہت ہی عیا گھلانا ہی

برکوی آگلی کیا کیا مہی جوتنگ ہی سبکی منتا ہون خدا جہ بھی سوتا ہی

ہر ہر کیا کہلویں اور فرزون ہوتا ہی

۱۶۸
اولی سیمانی بی دونا میدیونو میوای

حال ابیکه کی میرا می کتا می طیب
دوخت زدن می می دیکه کی اور خوشی

بس برائی می قری جان ملا مکیو

غم فرقت بین و الله گوارا مکیو

رخه کراتی مو آئی کا جو خانان اقرب
سج لڑی می جو بین آنکر دم انکار

بانتلی بین کشی ہو جو تم آئی کو

بات ترا می کمر سکی می سیمانی کو

آتش بر سر بر گز نه جلدو مکیو

میو کی زلفوش می ای پستانو مکیو

نم تو گیتی بین می میو

نکال تو خدا اینی در گمان

میلو بیزار ہو صورت سجہ ہار دی مانا
 غنیمتی ہو بدین کیا عہد می آبی لہا
 نام ہو کر نہ شہید ہو گلو ز کملہ و نیکی
 دل کی ادھر می معشوق سجہ میل و نیکی

اوس اب ملین لگاؤن کہ جو لڑائی ہو
 غصہ و غمزہ نہ انداز کا و بانی
 سر کو اوس قدم قامت سے پشمالی ہو
 زلف کو ویکہ کی سنبھل کہ پریشانی ہو
 کل عارض ہی ہوا اب کہ نہ کیا ہو عری
 آنکھ سے اوسکی غل زکسہ شہد ہو عری

رخ انور ہو اگر میر تو ابرو ہو بلند
 و صف تنگی و بان بین بینی ز بان میری دلان
 آدمی برگزید نظر کیمبی اگر لاکم خیال
 بی نقاب اد کا اگر میر تو بیا ہو دمی

جوشین در کیمی اوست علقش کشید به روی
 دوشکی به چو کوه کوهی کشیدم کیمیا احوال
 کیمیا به چو کوه کوهی کشیدم کیمیا احوال
 کیمیا به چو کوه کوهی کشیدم کیمیا احوال

مهرنای سحر جگر و کیمی نیکه کرم سح الفت هودی

سیرانکده من اوسکی بری ایلی شریعت هودی

ایله ازمین ده شوخ هوا نی یلنا جال ایلیک مهر کام به محشر

صفت اب اوسکی بیان دو شوکیم کیلانی مهرانکفت من غرض مثل کتالو چا

سویج بار یک کمره یه نزاکت هودی

نظر آبار ده قاست تو قیامت هودی

اینا احوال جو نه منس کی سنایا تمی برف کتایمب کسین خوب رولایا تمی

بخت و خوش جو کون دلو لکایا تمی دل لکایا مزا ایتوا ایتایا تمی

طلول و بجی نه بسو اب اینی بر لانی کو

منصر کینچی فب قصه طلوانی کو

تو سوخت مر قاسم علی وقت خلاصه

دوست تو حال آریو لکایا افسانه سنو هندو لکایا افسانه سنو

ساقی دوست آریو لکایا افسانه سنو قصه کو نام هندو لکایا افسانه سنو

ایک مدت تین ایک شخص جو صحبت میں رہتا ہے

بہت ہی اوس میں جو صحبت میں رہتا ہے

رات دن ہم وہ نہ کرتی تھی باہم دو نو اور دہر کرتی تھی ہر ایک طرف ہر طرف

میں عشرت میں پناہ کرتی تھی ہم دو نو وصل میں کرتی تھی وصلی کا عالم دودھ

ہم وہ اس شکل ہر ایک آن ملی رہتی تھی

ایک جان اور دو قاب میں سب کہتی تھی

شعبہ و پروانہ کو تہا اپنی ملاقات ہر شک کل و بلبل کو میری تہا اپنی ہر ایک بات ہر شک

قری و سر کو تہا اپنی منت اوقات ہر شک مدعی کہاتی تھی باہم کی ہر بات ہر شک

نہ بناوٹ نہ لگاوٹ نہ تکلف باہم

ہی تکلف تھی ہر ایک آن ملطف باہم

اپنی وہ بسین تھی اور ہم تھی رادھونکی ہر دوستی کی یہی عجب ہوتی تھی بسین بسین

نہ خفا نہ ہونے کی ہر دوستی تھی وہ ہم آہن نہ خفا نہ ہونے کی ہم کہاتی تھی کہ ہر دوستی

ہر دوستی تھی ہر دوستی تھی ہر دوستی تھی ہر دوستی تھی ہر دوستی تھی

دردی ہوئی تھی جو آہمن و فکر تھی

کہ گلستِ جنینِ بے سروکار نہ تھی غمِ سروں پر اور نہ سمنِ بے سروکار
وہ عارضِ بے غم کی دینِ بے سروکار کلب کی پاپِ مطلب چلنِ بے سروکار

عارضِ وقتِ بے سببی ہمارا بیانِ بسا

کہ دلِ دس پرین کیا کرتا تھا قرآنِ بسا

بیاہنی تھی ہم شکوہ اخبارِ کبھی مدعیِ بے ہی نہ تھا حکمِ سروکار کبھی

یہ پہلو بے جانا تھا وہ دلدار کبھی نہ مین دنیا تھا آزارِ دل آزار کبھی

تباہ دنیا کی غم اور نہ عقبی کی فکر

اپنی محبت میں سدا عیش کا رہتا تھا ذکر

اہلینِ بحرِ کئی نامِ بے واقفِ بی تھی وصلِ ہلاوتِ بنامِ بے واقفِ بی تھی

بشیرِ زادِ کج کامِ بے واقفِ بی تھی کہ ہم آغازِ اور انجامِ واقفِ بی تھی

یہ سمجھتی تھی کہ لغاتِ بے چین کنہ کی

یہ سمجھتی تھی کہ لغاتِ بے چین کنہ کی

شکوه چرخ زبان پر نهی آتا تبا و یکمین سوسنی ملک کجی ره جانها تبا
 لکیمی بخش ستار و نه من چرخ آتا تبا نه کیس گوش گویوت کجی کجی آتا تبا
 تاج اوس ماه یک گشته منور آتا تبا
 مای کیا روح به نهیشت کا اخرا آتا تبا
 نه میری نه کوته میری کربان ربط نه میری نهت جگر کو میری دامان ربط
 نه منم رخ الم کو دل شادان ربط او نه کام و نه بانج کو میری افعان ربط
 عیش و عشرت اگر فکر کنن آتا تبا
 میری قسمت کجی به یک شمس قسم کنان آتا تبا
 نه سر راه کسی مشط یار تبی هم کشته میره او طالب و یار تبی هم
 آه اس رنگ نه بادیده خود یار تبی هم زیست کجی اینی نه کجی به یار تبی هم
 ویکه کو تلو می نهی تبی جهان کو او دامن
 حلقه اسکی گزنی تبی اینی کجی
 باز آه یکایک می شمس کجی آه حلقه کو چای آه می اب کجی

ان پروردگار ہی است بخداوندی
 جو کہ درون نبی کیا ہم پر غضب کیا بھی

ہاں فرات کی محبت ہی وہ ہو گا جس

وہ ستر کی گھنٹیں غم پر چھٹی ہو گئی ہیں

نہایت نکرنا تھا جو نہایت کہو نہ چھٹا اب نہ بین الکی مری بات کہو

اسی نے اپنی سنانا جو عزت کیسے
اب تو ہوتی سی مین اوں کے جملہ مات کیسے

کیا کہوں بات میری مانہ سے اب طاقی ہی

یاجگر موت کی اور موت بین آتی ہی

ایہی حضرت میری جو ایک جیسا ناموں شکل

پہلے اس کی جولا نا ہون شکل - تصویر عیا اپنی صفت اور صفت بنا ہون شکل

کیا فیاضیہ پر عہد اب روبرو آتا ہے نہیں

نہ کہ یہ شکل ہمیں اکی دکھانا ہی نہیں

تاریخ ترمذی نو استی نہ کرمانی ہی

چینا و الکوریہ و الحجاز و نجدی آفتاب محمد و رب ربی جلالی

محبوب تنہا نہ عزیز و وہ بیلے کے چٹا

دل چلا خانہ گئی صبر کیا پار چٹا

نہ تو پیغام و سلام اور نہ ملاقاتیں ہیں نہ وہ اکلی سے بین باتیں نہ وہ اب

ہم میں بیداری ہی اور سہری اب باتیں نہ تھوڑے غم ہی مصیبت کہ حکایاتیں نہ

بت کا فنی ذرا قدر سجائی اپنی

کسی گئی کہیں ہم رام کہانی اپنی

اب ہے حالت ہی میری روزی سوا کام ہیں بن ترپنی کی ذرا دلو اب آہم نہیں

ہوس کے ملنا تو کہاں نامہ و پیغام نہیں دوسرا مجھ سے اب ہی عہد میں اکلام نہیں

بہتر از ترک ہی اید و سگو جیانا اپنا

دل پر داغ ہی اب داغ ہی سبنا اپنا

غم و دریا میں پہنچا ہوں قریب درون میری خاموشی کا ہر ایک زبان پر ہی نہیں

کون سے ہیں یہ ہیں ظلم و ستم و جرح کہیں اس روشن پرتر ہی الی تو نہ ہی آہلین

یاد ہی حال وہ اکلی بھی یا بھوکا

بجای خودی کردش بی کامیول گنا

بی سنی اخو آيا که جوید روز خدای مری سیرد آيا

بی سنی سیر آيا شاداب هست میرا در در آيا

که من و ابرسته مزاج الی معیت من نه

جی تی جی ده نه چشما جو که این آفت من نه

شما جز شرت که ابانه نام بی ده آنگی که تا همین شاد جی اب غم بی ده

جیب مردی که اسو عالم بر عالم بی ده جی بی ده جال بی ده زیست بی ده دم بی ده

ماری دالی بی می آه جدای او سکی

بدتر از مرگ بی والد جدای او سکی

تو بی جاکر کی او سکی بر ناله پیغام جو بی دیوین جلالی تو سیر اکام تمام

کمالی تو سکی تو زنا که ما را بی کام بر بی شکل تین دنیا من جو هم سیر بی کام

ماندنی که خدای جلالی بخت کرد

بخت کرد جلالی بخت کرد

مہربانی و شریف پیمان لاؤ تم کہو لا آفت کل کی لبت جاؤ تم
جو جو شکوی کریں ہم او نہ قسم کیاؤ تم کہہ کہیں ہم تین اور کہہ کہیں فرماؤ تم
ہر اوجہ شکل کی آسین ملاقاتیں ہوں

دہی جڑی ہوں وہی شکل دہی بائیں ہوں
دوست حسب شاہ ہوں اور ہوں غیبی شمع
عیش و عشرت کریں اسی واضح یہ ہم چچ کہ غم و رخ و ام دور ہوں سب کہہ باری
کئی راک کہ رفت کی پیری حسب دن
جو جو ہجو ریش ہو کئی پیری و لیچ دن
و حضرت میاں بہر

دوست ہندو یہ پیری لادانی کا
سب بیان کرنا ہوں احوال پریشانی کا
نمایہ یہ قصہ بیان نہ کر کہ نہ کہنی
شیرستان لکھا ہے ہن

بسر زین بی شمع چشمتان
عشق باز می یزدین زمین مهر
کوتاهه غلامی و جام نه تنها
اینک اندوه من کجا کوی گل اندام نه تنها

اتفاقات که من می آید روحا تنها

کی بگذر شوق کسین سیه جلد آنا در تنها

اوس ستمکار سیافسوس ملاتی بی نگاه
ملک را بیا دین میو گیا ای کیم تی تنها

ظاهر ابا تین تو اوسنی کرین الیب والهم
مینی جلنا که سید ولد ملاتی بی دل خواه

یہ سہما تارا آخر کو دغا دیوی کا

کر بغا غیروں مل حکمو اوڑا دیوی کا

مرد تو کین یارومی عشق میں سحر شازہوا
دام کیس میں پرورگی گرفتار ہوا

جو دغا باز بی ظاہر میں مرا باز یہ ہوا
سعدی و جان میں او کا خریدار ہوا

یہ سہما تارا کہ عالم جو کبری بی پاری

دل کی جانی کی ہوتی ہی بی معیار ہی

یہ سہما تارا کہ عالم جو کبری بی پاری
دل کی جانی کی ہوتی ہی بی معیار ہی

حسن کا اوسکی شوگر گری بازار نہ تھا نہا وہ لکھ نہ کہی اوسکا خیر دار

بہی پہی سہاگ سہی ہی خیرہ آری کی

اوسکو مشہور کیا گری بازار کی

جو کر گری میں اوسکی تین ہنر کیا پور سو اسی میں اوسکو منہ صبر کیا

عشق کی میری بیان تک اوسکو مشہور کیا ساری عالم کی نگہ میں اوسکو منظم کیا

سید کوون خلقی در درار وہ سب کتا ہی

ہی مغل کی وہ پرواہ ہی کتب کتا ہی

راہنہ پڑا ہی وہ ساتہ فیضی تکی ہم شہر ایک نگہ دیکھنی کی رہتی ہیں ہم

بارگزی ہی میری ملک میری نکال الم کہ خد آہ سپا جان نگر میری ہستم

وزیر آہ کا عالم بیٹ ہوا ہی برا

پانچو کر اپنی کلی کا میرا ملک

میکر ملہ تھا کہ ہم جس ہم رہتی نہ تھی کلیدان جزو کیا اور از حسبی ہستی تھی

لو اس ملک میں آسید ہی تھی نہ منظم تھا بلکہ میں ہم ہیں

ایک دیر سے پہلے کہ ہم خوار پیر میں ہیں پیاری
خود خوش ہیں بلکہ دیکھی ہیں ہم پیاری
یہ کہ کوئی اور کرے تجھ سے تو خوش ہو
خوار نہ آ رہا دیکھی اس کی دیکھ کر
اوسکی خدمت میں کرن کی بس ہم ادھار

آپ اس حرکت پر بھی پشیمان ہو گئی
دیکھ کر نہ اوس میں خوبسایران ہو گئی

باز آجوریہ او ظلم سے اب تہ اوٹا جان اتنی ہی جفا خوب میں مان کیا
خود کر مجھ سے کہ کیا نہ ترانا ز اوٹا مجھ سے تو عاشق جان باز کو گز نہ سنا

ورنہ کرا دجھی رو رو کی سچنا دلیکا

مجھ سے عاشق نہ میان اور کوئی پاو لگا

مگر میں کبھی تو عاشق کا جلا کا فر کہی میری کی تین توئی نہ مانا کا فر

مگر مجھ کی کیا جان نہا کا فر ابھی عاشق کی تین اتنا سنا کا فر

کہہ چکا ابھی کتنا ہوں آجیوڑ دی جو

درد ز زور زبیر ساغری فیضی در

واسعت نواب چهارم تخلص خودی زمر شد ز زور

یاد ایام که کینه دلکو غم در دونه تنها گم آهین زیندیتین لب به دلم سر زودیتنا

اشک سحر انگون جاری نه پیلخ زردنه جامه یمن به میر می بر من

کام رکبتی نه تی برگزگ خود کام سب هم

را ندن زیست بسر کرتی تی آرام سب هم

دلکو چون ماهی بی آب بی تابی تپی نه به وحشت نه به روزانه سر به نه ماهی

چمن طبع من ایک دنیا زشتا وایی تپی حسرت دیاس و غم و عجز و نایاب تپی

باغ عالم کی هوا و لب دل اندر ده نه تنها

غریبه خاطر زمین گل بز دره نه تنها

کوی زو مانا تو کتی تپی که روزا کیس غم کی گنجین مننه اشک و غم

حال خوشی و بدی و بدی به به نوا کیتا دل و دین بهوش و خروش

لوگ معنوتون کی کیونده خوشی به به تپی من

عاشقی چو می کجا عشق کی کمتی من
لب جود کند از هر دلی که میاست اینجا
نقدی ظلم می بیند از تو آفت می عشق
نجد با عشق مد طعن و ملاصق می عشق
شعله و زهر من دین و دل و طاعت می عشق

راه نلدای بھکود می رزن هو عجمی

دوستی که بی حسد و بی دشمن هو جامی
آتش افروزی لاف می کشد هم می آگاه
لب به لب جان ز می باشد آه
بی امان دانی ای سب که نار می نانی

لاکون گر چونک می بین ای جگانی نی

قینش کو اسنی کجا کن صرا می عشق
عشق کی رنج من را صفت کاسه و جام کمان
عشق کی رنج من را صفت کاسه و جام کمان

عشق کی رنج من را صفت کاسه و جام کمان

ایک بانہ کو سنیں کہ ہزاروں بانہوں سے
 زلف آغوش میں آتا ہے کہ طلب مالہ کو لے کر دیکھو وہاں نامہ جلا میں ہوا ہے
 کہیں ہلاکتی دل ملور دیکھتی ہے پستل کی طرف
 وہ بیان کرنا چاہتا ہے اس کی زنجیر کا کتنی عجبات
 سچ میں لائی آخر بھی وہ زلف کبھی
 شہت بار یکسے متوجہ ہوا تھا وہاں
 موجب ہر می عشق دل میں ہم نہیں
 زلف جانا کی عین شک کی ہو کیا کم نہیں
 دیکھتی تھی نہ بھی چاند سے وہ پستانی ہے
 آج کل شہر سے بہتر ہے شہادت پالی
 ہمارے ہمارے جو ان کا کسٹم سنا ہوا ہے
 ہر بیان کیا ہے کہ میں اکلے ہو چکے رہا ہوں
 چشم بیکار تھا اس کی طلب ہر چیز
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی

مئل روم کی لکھا ہون کی پیمائے خیر از او سید خون آہوئی و شمع بھی لازم تھی گز

دیرہ گرستان بہ نظر کرنی تھی

شونجی چشم غزالان بہ نظر کرنی تھی

اگرچہ خراہ تھی او سید کج کی کج پرور جاں محل کو آتا ماند کنان عقل دور

مادر جلو جلا تا تو بسی تا مقدو اس جان بخش کالائی نہ زبان پر مذکور

مست آلودہ نہ اون دانو نہ ہم مرتی کاش

شب تاریک میں انجم بہ نظر کرنی کاش

میں تو ہمہ ہون کی طرح جاہ رخ انجین کلا و دینک تا جو کوئین میں تو بہت بہتر تیا

اوسکی گردن کی صفائی بہ حسن ملکہ و کیتا گون شیا می بلورین کی صفا

کوہ تیار شک سحر نور صفائی سینہ

دیکھتا ہوں ہما جو جانی سینہ

سحریت زلف کی تراکت تیرا ہون مال لکھا ہون دست جلف کو گیارہ سال

حکمت پر سبز زبان ہی کرتی حاصل بیچ بیوی کرنی ہی لکھنا مشکل

مرہم سان دس پلے نہ کچھ تیا محکم

کرویشنی نی پامال سراپا : مجکو

بیس سوا مہین اسطرح کوئی خوار نہو اس بلدین کوئی انسان گرفتار نہو

جو مرض مجکو ہی اب کوئی بھانپا نہو اور یہ ایمان ہوئے ہیں یہ یہ آثار نہو

دن جو گذرا تو یہ درطکامی کدشب آتی ہی

عشق کی نام یہ اب تو بھی تب آتی ہی

عبر دہم محبت سے نکلتا معلوم ایب دریا میں ہوں ڈوبا کہ دوسرے ہا

اس بلد کی گراموں کو سب کچھ معلوم سیرکٹش کو بھی جاؤں اور ہٹاؤں

موش غلب کی یہی مالوتی میں کھوڑ دیا ہوں

سکڑا ہی اگر غلہ میں رو دیا ہوں

اس قدر محبت فی کیا ہی بھی مراغہ مثل آتش لہتی ہی نظر سے

کھٹ گل بھی بھی کرتی ہی آتش دماغ روشن غمہ ہوں دل تنگ

مثل شبنم کبھی گلین کی تلی رو دیا ہوں

از دهن خودی ملک ملک کی گلی دانا مہون

گرمی و زراعت زمینیں سب پرستی پر رکھ
ہندم و دوستی ہی کوئی نہ کوئی سلوک و

کمچر عجب طرح بسر ہوئی تھی اب مل و ہمار
بیوقوفیہ بین ایک جگہ جھگوڑا

شہر گلاہ لکل دانا مہون شہر گلاہ لکل

مہون سبیل کہی دانا مہون دریا کی طرف

کس طرح اس دل لاش کو اب نہاد کوون
کیونکہ اس حاندویدان کو منی آباد کوون

ا کوون شنایا کیان جاکی من فریاد کوون
عشق ہی ظلم کیا کس کی طلب واد کوون

آپ سو اوتو مہونی اور کس رسوا کی

شکوہ دوست جو کہی تو بند کیا کہی

بخت ہلاک ابھی ہی گلاہ لکل تھی
کشتار شمن کو ہی دشمن میں کیا لازم ہی

خوڑو کو نو کو عاشق کو و غلام ہی
خوڑو کو شمن ہی نو کو ہی تو و غلام ہی

کشتار شمن کو ہی دشمن میں کیا لازم ہی

خوڑو کو شمن ہی نو کو ہی تو و غلام ہی

آتش عشق سے ہوا غمی اگر جسم گزار
شیش کے آؤں زبان پر نہ کہی دکھ گزار

کاٹ لی سر کو اگر تن سے پو اوی مایہ ناز
کوئی نہایت قدمی سے نہ بھی آؤں باز

میسوخت ہوگی ہی کہتا غریب ملنا نہ بھئی

شک سے من تو جوتوں اور ہو پروانہ تنہی

وہی ہم میں کہ آئی تو بلدی تھی چین
روشنی تھی تو سماج سے مٹاتی نہیں

کوئی جاتی تھی تم آئے وہ جو باقی تھی چین
چین پر تازہ بنا جلت ہنسائی تھی چین

دن میں سو بار کر قتل یہ اب کس سے تھی ہو

قیصری ماری زدنی بہ مغربی ہستی ہو

درد میں بری ہو تا تو پڑتی تھی نہ کل
اب سنا ہی نہ لگاتی تھی رگڑ کر ضد

نہ جدا رہتی تھی مجھ سے کوئی ساعت کوئی لمحہ
اب تو تنہا غم ابھو گیا کلنا نہیں بل

خوب بیمار محبت کی ذرا کرتی ہو

سر کلنا ہوں تو کتنی نہیں کیا کرتی ہو

شمع زخاتری پہلی کوئی پروانہ نہ تھا
حسن تھا میری طرح کوئی نہ تھا

سہ راہی سطر ناموئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی بات نہ رہا

اب گننان جہانیں ہی بہ شہرت تیری

نہیں وہاں سنا ہوں مکات تیری

کس کا کون ایک سکر اور لکڑی

نہ پرواہیں مجھ اور میری حالت عجب

کس طرح زبہ غراہی برابر دیکھوں

حکمی ظلم نہ کیا ہو وہ کیونکر دیکھوں

بہار میں غم نہ آئی کا

دیکھ کر ہنس رہا ہوں غم کبائی کا

یہ فرومایہ خریدار تیری کس دہ تھی

ایسی بچی چہرہ بہ اظہار تیری کس دہ تھی

تو جس چیز کا زعفران نہ تھا

تو جس کا ہونٹوں پہ حلا کی تھی

آئینہ سائنس ہی مجموعہ سائنسی

اور یہ سکرگرم میں توڑ شکستہ ہو رہا تھا۔

علی دینا علی تبرجاست ازین معلوم بین ام

لشٹی ای دولت دیدار یہ مرسومین ہم

چاہی آپ میری تم خلق میں مشہور ہوئی جب کیا حسرت آگاہ تو خود ہوئی

ہنسے مانوس ہوئی اور غریب مسکرا دیا

یہ ملازمت کی وقت اعزہ حصول کی

بادر کینا چنین لازم تبار و سینه میوان گیتی

یہی منظور ہے صاحب کو کہ اللہ باری تعالیٰ ہم : کسی کی شکایت ہے کہ بزدلی ہے اور

مہر علی گاہی یعنی تبریک علی بن ابی طالب

بسم الله الرحمن الرحيم

مؤنسن ملو اقا اور کوی رشک فر
میکنا شکر بیا ب هم کین جانی بین
مکنا شکر بیا ب هم کین جانی بین
مکنا شکر بیا ب هم کین جانی بین

الله اکبر خدا جایی تو معلوم

نیز شیدا بین هم او سرخی شیدا بین
نم بین ریز او کی نمی جانا مو مال
نم بین ریز او کی نمی جانا مو مال
نم بین ریز او کی نمی جانا مو مال

محو چشم کی گشوده باز می دینی
آنکس کل کلین جو کلون کی درازی دینی
آنکس کل کلین جو کلون کی درازی دینی
آنکس کل کلین جو کلون کی درازی دینی

آمی دم کاین دینی حوالف بی کا
آمی دم کاین دینی حوالف بی کا

شکست او تو لبیان خورده کی تو نمک
دانش چوب جوده سلک در دندان دلبری

خوبی چاه دقن جوئی خیالت من را می
دیکر حسن گلو شمع بگر و نکو حکامی
سینه دوش و دگر نکر من سلطان کردی

نور آینه زانچه شمع جزان کردی

دیکر زینت صافی کف افسوس ملی
ساق سبیل کی معاد بکی توجو
مدری اسن مازیس ثمر که ترا بس خلی
فرش انگلیس کردن اسنی او سنین ملوکاتلی

سبیلون لبلی ادب اور قیس او دیوانه رهون

نوعی اور سن او سن شمع کاروانه رهون

سامی سیرنی ادب پیا کردن تو دیکر
سجده لعل کی بکشت برین کاسن لون تو دیکر

کالیان و لمبھی دی سن ادب مدون تو
بلدین فو میری صدق من رهون تو

کچھ می غربت ملو جی کی به تنگ آنجی تو

اپنی عاشق کی سنا نیکی مرزا با بی

بیکر عشق کار فرزندین سونیکا نام
کسی موتی سینه جافین میستان خود کام

در برناخت زینت
لایم آفتاب زینت و نور

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

از بهر رو خدا آرد آینه در مسواری

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

نیت لایم که اسیر غم نبوده بشود

تہی نہ آگاہ کہ ہاں گوسب کہتی بن جاہ
عشقیہ حالت مل ہوئی ہی سراج

ہاں کیا دن تہی کہ جب بی خبری رہتی تہی

کامی کو آہ پر نو گری بہتی تہی

ظلم سدا کی کہتی بن واقعہ تہا کہ دن
خانہ برہا کہ آتی بن واقعہ تہا کہ دن

خسنا چاہا کہ کہتی بن واقعہ تہا کہ دن
آہ و فغا کہ کہتی بن واقعہ تہا کہ دن

کی صورت کی غفلت بن خرداری تہی

وہی دن خوب ہی جگہ نہ ہنسا رہی تہی

پیشتر آگاہ سراج نہ ہنوا رہی تہی
کیا ہی آرام سے سوئی تہی نہ ہنوا رہی تہی

غیر دین غریب کی مناد رہی تہی
خوش گزرتی تہی غم و درد کی نایابی تہی

سو ہنسا پہلی یہ دل سبز بن کر ہنسا تھا

پیشتر ہنسا تھا کہ کہتی ہنسا تھا

وہی دن خوب ہی جگہ نہ ہنسا تھا
عشقیہ چرخ زہار خردار نہ تھا

پیشتر ہنسا تھا کہ کہتی ہنسا تھا
عشقیہ چرخ کی تہی ایک ہنسا تھا

ایس ہونڈیارے بہتر دھیا بہوش تہی

میں نے لکھی اور بس کچھ نہ لکھا ہی تھی ان پر زار و دعا کی صورتیں لکھا ہی تھا ۲۰

جنتی زبیر احسنیہ لکھنؤی ہتی ہر اور صلی علیہ وسلم جنتی لکھنؤی ہتی

مجموعہ خوبی کے صاحب کی خبر ملتی ہے

جانشینی شیخ ملاحت کی خبر کہنی تھی

دو سیمبی تی کہ رسوا ہو گا فوجوالی بن عین زلف کا مسوا ہو گا

چند بار میں جرحا ہو گا ویکسین انجام اس آغاز کلاب کبھی صحرکا

ایک سچے سچے بزرگ میں دو چندان ہونے لگی

یہ بلا شک و خیرتی کہ پریشان ہو

م م یامی بی تاب یی دل توئی کیا کام نما

سینہ نشین شمع ہی آئینہ ہندوستان
ہی مروجہ بنام ہے نامیہ سرچشمہ بنام

اس قدر بون نہ طبیعت پر بلا کسی مروتی

اب کل من در اگر عشق کی آتش بپوئی

درد ای مشک روان ضبط کجایا موند آتش عشق کی گرمی سبک جان موند

سوزش و آغ کی بن تاب بین لایا موند نامی کیا آگ کی می می جانی موند

سرو موتی بین حسن اپنی دل زار کی آگ

بمونک دی عشق کی کس شعله خسا کی آگ

غلت دل کو کیا عشق کی جب نفرتی کم صاف آئید کی صورت نظر کیا غلط

عشق و کملانی لگا اپنی مکتب پیسم بنسب آتی می جوانی کی عجب سحر

دلکا پئی نظر آتا تا او بچنا مشکل

گسل کتاب کو او بچہ گرمی لبنا مشکل

خلق میں سبکی می عشق کا دین زیبا ہی عشق پر کون تیرا بیان شان نہیں زیبا ہی

اگر کہیں ہم مفرات یقین زیبا ہی عشق کا حاتم خاطرہ نگین زیبا ہی

دوست عشق جو عظم من و روان موحامی

کیا عجب ہو کہ ہر ایک موز سلیمان موحامی

اگر عشق پہلے نہ ہوتا تو جیسا کہ دنیا میں
ہوئی ظاہر نہ کسی راز تھا دنیا میں
تو ہی اگر نہ ملتا نہ نشان دنیا میں
دلکشی طوط نہ کہیں پرو جان دنیا میں

— رہا نہ معشوق اس راہ ناکو سبھی
خلق عشق سے بند ہی یہ خدا کو سبھی
تا کہ اگر جگہ گری ہو کہلا تا کہی صہات داغ جگر ہی ہو کہلا تا
سنگ اگر شینہ دلین نہ بری ہو کہلا تا پردہ چشم نہ شکل نہ بری ہو کہلا تا
دل نہ بون شیفہ نہ زہرہ شامل ہوئی

نہ فرشتہ ہی غریق چہ یابل ہوئی
دل مینوں کو اگر عشق کا لہا نہ پیا تم کہی سو ہی بی لیا نہ وہ لیلی کا نام
دل فرماؤ مین کرنا نہ اگر عشق بیغام کہی شیرین کی جوانی مین نہ ہوتا وہ نام
سکو عالم مین عجب عشق کی سر کد ملی

گھر ملا بار تنہا ہی دل ازار
شعیر چو گریں نہ پروانی ہی جانی نہ

موسم پروردگار است و بهر ماه فصلی از زمین بر او جاریست

موسم گر چنانکه صورت نه میان پروردگار

جلوه ماهی که چون خاک کفان برود تا به

کشتن شوق بی این عشق کی غلامی جزا

آتشکامی ای که به کشتن ماه را

کلی یک یک بی کوهن و آفت بی

چو در آفت کوهن و آفت بی

کرم میت من گرفتاری جان غلامی

حسن او عشق من بی دشمنی جان من کی

کرم بی من دل مالک من به آفت بهر

عجب شوق و عشق بی نیاست بهر

حسن خلقت من اگر نور بی عشق بی

حسن و نور من اگر بی نیاست بی

شعله انگلی من یہ شعلہ پرواز من یہ

خبر من مکرور برق شراندا ز من یہ

انگلی خلعت من قیامت کی شرع ز من یہ انگلی آتش کی ہر ایک دلعن بڑی بڑی یہ

ہر جگہ انگلی منی ایک شہر انگلی منی سہمی انگلی آتش کی عرق ریزی یہ

کچھ منی ڈھنگ کی گری یہ دکھا دیتی ہیں

جگہ منی ہی بی آگ جگہ دیتی ہیں

حسن و عشق من یہ دست گریبان دولہا ہر جگہ من یہ نیسی سلسلہ جنیان دولہا

فشتہ پرواز من عارت گراغان دولہا ہر جگہ منی ہی آتش جنیان دولہا

ڈھنگ بی ڈھنگ زمانہ من عجب موتی من

ایک نیرنگ زلف من عجب موتی من

حسن منی باغ کو عشق ہی اوس من گل کی مانند شگفتہ من ہزاروں ہی حسن

ہر ہر شاخ منی طرح ہی سبکی تر من لاد ہی کوئی خوش آئندہ کوئی ہی نہیں

انگلی منی طرح کی من وضع ہزار انگلی من

جشم بدور کہ کجا خوب پیارا نکلی ہی

جس کو سب کتنی مین عالم مین خزان اور بار
ہم اور وصل مین دکھ مین نہیں نہ ہمار
جس روش بہو نکلی مین ساتھ گلستان مین
ہو نہ ہی گلستان مین کو مینا و نثار

باغ مین بہو نکلی ازار صادق ہی

بیان ہوا ہی نفس سر و دل عاشق ہی

پا الہی رمی کہ سبز سیتہ بہ جن
حسن کا صفت خزان ہونہ کی ہی
بہو نہ بیچ دل نکلت ایک عمر دین
شک گلہ مین کہ بہو نکلی ہی نہ نکلت

منزل گل کوئی گل اندام نہ پڑمردہ ہو

باغ مین دل عاشق نہ افسردہ ہو

نیر مجا قدرت کی نمائش مین یہ ایمت کیم
حسن اور عشق کی ہر جا بہ ہی ہی تقسیم
جشم خوب بار مین ہی تو کہ مین دل ہی دینم
ایک سحر عشق ہی سوز گسار نہ نکلت

بہو نہ صورت کی سنی نہ فی فانی ہر جا

دل ہی تیر ملاست کی نشانی ہر جا نہ

عشق کی واسطی دل سے پہلے عشق میں رہا
چشم اسرارِ مطلق ہی حسن کا رنگی جلوہ

نیاوان میں لایا۔ میری طلب گانی

دستی کو برینہ سمجھتی تھی ستم توڑی لیکھا
 لہو جوانی میں یہ چٹانہ ہیں چھوڑ لیکھا
 کب خبر تھی صفت ابد دل چھوڑ لیکھا
 جوڑ ہیلتے تھے ابداد بہت جوڑی کا
 لاکر بجا دیکھو تھی دامن میں لہو لعلی کا

بسم الله الرحمن الرحيم

وینق جود ہی کہ مر ملک زمین جملہ اسکی ہی
کیمیا ہی سدا فرد اسکی ہی
جہان اسن ظاہر ناوک سچ کی کسکی ہی
کیمیا ہی سدا موت کی کیا یاد اور یاد اسکی

حق فی سبکدوشن کو مارا وقتا لاگتا

وہ جس کی بنیادیں ہوں گے

وہم ہر من جلہ کی پرونا کیس دلکو دریائی نظر میں رہو

جلو میں ہری ایک نظر دیکھیں وہ

دلچہ قابو ہی جنہیں عشق تو کر دیکھیں وہ

ریا غریب اب اپنی کہانی کہی جی میں آتا ہی کہ اندامی جوانی کہ

کسی سے ہی ہو شکون کی روانی کہی اسی زبان ضبط کجا از نہان کہی

دل جان آمدہ از عشق نہان بار کجاست

پرہ راز دل افتادہ دل آزار کجاست

دل بیاب کی بیاب کی گیرا ناموں کہی صرا کی طرح منہ سے اور بیاب

ہوں میری چین چین چین بیابوں مطلق میر تقی نوک زبان لا تاں

عشق کی سچ میں تیار بے توبہ بیابوں

یا تین آدمی میں دل نہ بنا یا ہو

حق اور عشق ہم ہو کی ستمانی دل میں میں ہوں حیران کہ کدھر ہے یہ درانی

فستق و نمونہ کی کیا پانی ہو نہائی یا خدا کام نہ کیا الکا ہائی

عقل و دین و خرد و هوش کا سماج کھٹ گیا

کشتہ مرل کو انہیں دھونئی تاراج کیا

ہر جی بے عشق کی آمد کی لہ اتر آئی کیا ہی غم و خرد و ہوش و فتنہ ان گہرائی

کشتہ زمین نہ چھٹی کی ٹھکانی بائی نشتہ روی بنا گئی کی دل بے غرض ٹرائی

چھوڑ کر دوسری یہ سب پاس سے کیا سوئی

ہم فقط عشق کی پسند ہی بن کر خوار ہوئی

نہ انامان عشق کو سن ایسے سمجھا تا بلکہ میرا دشمن یہ کہا ہے میری پہلو بٹن بلکہ

مول پہ طلبو نہ راکھیہ ہی میرا بس نہ جلد بہنوں کی فتنہ آگ کہ دل سب میری سمنیہ میں جلد

کہہ آئی یہ یہ طبیعت میری گہرائی ہی

دیکھی بے عشق سے کیا ہے بلقا تی ہی

آئینہ میرا گدراہ سے نگاہ ہوا کیا کہوں دلو جو کچھ صدمہ جا لگاہ ہوا

خوشی بیش نظر جلوہ گر آئی ہوا کہ جب دیکھ کی مین راہ سے گراہ ہوا

یہ آہ ہوش باقی رہی سب طاقتِ دل دور ہوئی

عشق کو صاف اسیری میری منظور ہوئی

دوست تابکر دیکھ کی کہوئی ہوئی بال
پہنسی گئی پسند و عین الی کہ ہوئی
چو گیا چارون طرف زمان بہشت کا جال
جمیع لاکھون ہی ہوئی دین پریشان خیال

کہوئی یار کی وصف ہے نہی بات یہ ہی

وہ کہی جگانہ دیکھی کوئی وہ بات یہ ہی

فکر ہستی ہی میری تازہ سراپا لکھی
سب تاناخوت باوصف ضم نہی
خود پسند و نکر پسند یہ ہوا الی الی
سب بالادہ و وصف قد بالہ الی

غریب گزیر سے موزونہ نقش اکچ جامی

سامنی چشم کی تصویر سراپا لکچ جامی

ساتھ اس حد کی اس طرح نی مایہ ملک
علم فکر نی برپا ہی کیا تازہ خوش

در مضمون نظر آئی گئی سب علقہ گوش
کہوئی اصدا ج طبیعت کی تلک طم اور گوش

طبع میں حسن کی ہر وہ نکاسا یا دریا

میری آب در مضمون نی بیا یا دریا

دل نه ځانگه لرغونې سر محبت نه وي
عزیز زلف کې بو موج طبیعت نه وي
سر پرشاني نېسي سرب ته صفت نه وي
دل نه اېک ته جمع اشفتگی رات نه وي
ډوډلک بند نشي کا طبیعت نه وي ډک لیدلایا

ډک سودا نه محبت نه جدا ډک لیدلایا

ماگه ده مانگه نه بی لاک گه منار ډول - پارا سړا ده په تازیت نه زیار ډول
اسکې خو بی په اکر کچه هې جزا ډول صدقې اسړا ده خطرناک کې سوار ډول
ماگه اوس ماه کې زافو نین کبان پیدا هې

شېار کې نه به ماهان پیدا هې

زلف ده زلف کې ډیکې په پرشاني نه
حسن سېل کې بی سطره شمعاني نه
په دواشته نه بی سړا مانې نه
دل سودا زده کو سله جستانی نه
گر نظره ور نه ده زلف گوه گیر پرمې

لاکه خاېاې ځکه من وین زېر پرمې

ایک صورت به هې بیان آخه پرکالي نه
په دواشته نه په دواشته نه

مراغ دہنہ کی یہ دہنہ ہی خبر کا لی رت ابھی دیکھی نہ کوئی بن و بشت کا لی رت

آنکھ کسیر جو پردی نور نظر کا لا ہو

ریکھی اس پر شام کو نور دی سحر کا لا ہو

اس طرح کسیر و نکی باس جگہ کی ہی جبین صاف اس جانب دیو کی ہی جلد قرین

حسن پشانی میں ہو فرق یہ ممکن ہی نہیں گہٹ کی بتا ہی رہا تو یہ بے لادہ کسیر

کھی ابرو پہ جبین دیکھ کی جو بنیا ہی

نصیب محراب در حسن بر آئینا ہی

قتل کی واسطی کین حسن فی طیار ہون کنبہ رتی پن میری سامنی تلوار ہون

بہولتین پن نہیں دم بر بھی از نہا ہون دم بدم کتا ہونن نامی وہ خدار ہون

سامنی آنکھ ہون کی پر جاتی پن تیرا دنگی

دل پہ جل جاتی پن سو طرح سے خزا دنگی

آٹا میا وہ چشم جب دیکھ کی بیمار ہی دل کہیہ سوانگس بیمار ہی راز ہی دل

سو طرح و ام اشارت میں گرفتار ہی دل راتن باد میں آدن آنکھ کی کد باد

با طبیعت بون هی آبی بر فلک لکشی هی

کیا پلک سیه بین عاشق کی پلک لکشی هی

چشم سیه دیده آمو کو بیدار کیا نسبت

کے جادوئی کمان بائی ہی ایسے قاتل

معموہ چشم وہ ایک پانین دکھا دیتی ہی

دل دروہ کو اشارہ دینے جلا دیتی ہی

محبت سوط کرے خبر مرگان کو تیز

غیر ممکن ہی کہ ہو اس صف مرگان کے

نادک انداز ہی معشوق سیہ ور کسو ہی

ایسے تیز و پہلا خوف و خطر کسو ہی

آتش تباہین ہی بیتی کی ضیا

سورہ گوش کہ سن کان جو ابر سیہ

مسیحی وہ بکے عقیقہ بنی خون کندی

۱۷۸

دانت وه دانت که بر می آید گشت خون گرمی

و ده دهن نکتہ سر هم می آید و دم و کان
ایک کجده سخن آید بین قدرت عالمی
ایک تنگی غوغا پیدا می نماید
و یک کجده سر هم می آید و آب یک می

نحوه و عادت دهن که می آید

بغیر از خاموشی می آید

و ده رخندان می آید که یک خدای قدرت
و یک کجده سر هم می آید و آب یک می

گر که اسیر می آید که کوی ملک لکلی

به کنعان و ده می آید یوسف کا کبی لکلی

کردن آب می آید که آنکس نمی آید و یک کجده سر هم می آید

مستحق که می آید که در حال سوختن می آید

مال و ده که در میان من جهنم می آید و ده گردن می

شعبه کافور می آید که یک کجده سر هم می آید

سور و ده که در میان من جهنم می آید

باز آهنگی کی جو رنگت سب ہی میں نکل
اب سر دست دل زار گیا اور بھی جل
کاشکے صبا ہنسین مانتہ میں جی بیکل
عشق میں دل ہنسین لاہا ہی بھی لای اجل

سچ پہنچاتی ہی فرقت میں کلامی محکو
آج کل کیا ہنسین مدت سب کل نامی : محکو

ماتہ الپ یہ قدرت سب ہوئی میں طیار
عسلی بتلی کی بلد میں یہ بیضا نسو بار
دست خورشید و رخسان ہو ترقی پزار
ماتہ کٹوا میں جو امیں پنچہ سب الہود چار

او نگہوں کی جو چمک دیکھی تو جبران رہ جای

پنچہ مہر ہی انگشت بندہ ان رہ جا

جان سو جان ہی خوبی پستان پزار
سروے قدی یہ کیا خوب لکھا لی میں انار
لو پتیاں باز یہ دور کی میں یا پھر شکار
یا ہوئی فتمی و دور کی روشن ایکبار

خسرو دودہ گلدستہ لب نام رہی میں گویا

منقلب فکر کی یا جام و رہی میں گویا

گویا آہنگی جو ہو وہ سب طامی
شرم چہ جسم و میں او کاسبت طامی
مہر سب چاہی کی بیدم کا اورٹ جتا ہی

بند مہم کی شب و روز کی رہتی ہیں

جان و دل طرف سے بندش میں پہنچ رہتی ہیں

وہ شک و صاف کو آئینہ ہو غریب سے آب قدرت حق سے زمین پر ہی میرے قریب
وہ صفائی ہی کہ خوشنود کو ہی آئی حجاب وہ چکنا چک کی ہی آئی ستاری کو تلاب

ہاتھ لگ جانی کر وہ ہو تو آرا جانی

بخت سے دام میں عنقا کا شکار آجانی

آکی تشریف میں خاموش زبان ہوتی ہی بات ہر دم کی ہی پر دین بیان ہوتی ہی
دل کا شوق کو مگر تاب کھان ہوتی ہی پر وہ شرم میں تشبیہ بیان ہوتی ہی

بیان مہم میں حباب پسندیدہ ہیں

دوہرہ نوئی صورت سے میرے چہرہ ہیں

رائیں ایسے کہ دیکھ کر ہی دل زہار اس قدر گوزنی کہ کافور نہایت

سبز انوائس کہ ہر جہر کہنی کی خواہش پر باہ دل بیتاب ہر تڑپ کی ہی آئی نہ

تکبہ منحل کا اگر بن کی ہزار آئینا

عوی بی سرری زانو بہ فلز آتیکا

بند لیان گنور می بین ای کجی خدا کی عرش کی ساقیوں کو امان نہ کسی نسبت
 چرخ مناب کی یہی دیکھنے کی فوق صورت است نہ ہی ابس طیم سینی باسی نگر کی طاقت
 بند لیان حسن و طاقت میں فروق دونوں میں

طاقت حسن کی کیا پائی سو نہ دونوں میں
 پنیر مہر کو یہی پنیر پائی جلت نہ ہی رخ ماہ کو ابرو کی صاحب جلت
 ہر ساز کی یہی ماحن کی ضیاء جلت شفق میں کو یہی رنگ صلی جلت
 سر منہ عالی نہ کری جلت و می انگور غن
 خاک پا پوشن کو لیا می پری انگورین

ہر کدہ اپا جو نہ دست تو ہی آفت جلت ایسے ہمارے ملا لیا کی ذل جلی نکل
 باز آئے جو لکھ ملی میں سکھائی لیا وہ ملا ویت کی میں انداز کر دل ہو بیگان
 رنگ لکھ غضب بلع میں رنگنی ہی
 ہر کدہ اپا جو نہ دست تو ہی آفت جلت

اوتنی آئینہ میں دیکھی تھیں صورت اپنی تھیں معلوم او تھیں حسن کی رشت ہی
ایسی سمجھی تھیں پرگزہ حقیقت اپنی ہوئی انکے ہن بہت خوب ہی

حسن پرانہ تھیں شکل بہ معرور تھیں

کیسے آنکھ لڑائی اپنی منظور تھیں

چہری پر زلفوں کی تل کھائی ہے گہرائی میں دو بچی کیسوی وہ سکتا ہے گہرائی میں
دو رنگ گہری تھائی ہے گہرائی میں عطر پوشاک میں ملوائی ہے گہرائی میں

خود کو معشوق بنائی کا کچھ ارمان تھیں

جان دینی کھوی رہی اسکا اپنی دھیان تھیں

ایسے معشوق ہی عالم میں جیت ہوئی میں کم سادی پوشاک کے رشتی میں نہایت کم
کتنی میں مارا پٹی ہے او بستا ہی دم لہر ہو لہکا ادم کی کسے نہ نامک میں کم

اپنی کہتی ہے یہ او تھیں کہ معشوق تھیں

کہوئی گردن میں ہی منت کی سوا ملوقہ تھیں

آئینہ میں دیکھتی ہیں گہرائی میں تھیں چہرے میں منت کی گہرائی میں

بناشیں جو جو پہنائیں تیں گہرائی میں
کندہم کی جو کس بات میں گہرائی میں

بات عاشق کی نزاکت سے وہ کب کی میں

در دہرہ ہوا میں افشان جو کبھی چینی میں

چشم پر بارگاہ میں ایسی کا جاں کا جو
روشن سیراؤنگی سہیلتا میں انجلا جو

خوشی اور غم کی گلی سے ایسی سیکل کا جو
ایک ناک میں کہ اوٹھا میں سنیل کا جو

تہا کب کی نزاکت کی وہ کب لاسکتی میں

تہا کب ہندی کی رنگت کو اوٹھا سکتی میں

اپنی قسمت پہ بھی رنگ بہت آتا تھا
میری گہرائی میں جی اولکا جو گہرا تھا

قصہ کہ کہ کی ملاح اولکا میں بہتا تھا
بار آئی کی نہ خلوت میں کوئی پاتا تھا

وہ دخل سمجھتے ہیں کہ غبار نہا نہ تھا

گہرا دوس غارت کل کی کہیں ایک خانہ تھا

نیک و بد میں کب کیا غم و فحش کا پاتا
تہا برکت علی طالع قسمت کا دیا

اچھی دن کتنی بھی کہہ نہا نہ ملیس کا پاتا
استور ہوا میں ایک پاندہ صحت کا دیا

روشن گلیں سیرند و ہم دیکھ کر خوش ہوا کرتے ہیں

زندگی کے شب و روز میں ہر لمحہ کی چادر ہے اگر بارشیں

مردہ ہیں ہر مہینے میں مر رہے ہیں اگر مہینے گزر گئے ہیں

ہر لمحہ کی فرقت محبوب سے تازہ جلوں سے

کھینچ رہے ہیں ہر لمحہ کی جان سے ہر لمحہ

انہی محبت سے وہ جب قاتل عالم ٹری

تو میں اکیلے میرے پاس میں کیا ہوں ٹری

جلدی حیرت میں اگر مجھے سا جگر سے

ہیں مستحق چھٹی جنس سے وہ کیا حاکم جی

اب میں سنتی ہیں وہاں اور بھی کچھ تھا

میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا ہے

میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا ہے

ساده غرونگی الگ و کسب پرجاتی بین

بخون آب و گوی صورت ده و کتای می
ایست بهوی که او بین بادیم آتی می بین
سبب مغرورین و کج و میان من لاتی
او نکی کوچه من کسبم اگر جاتی بین

خند سببی چیکه کی کوچه ای او جاتی بین

غمر و خون جگر تا کجا کتاوی کوی
کوتخت پر کشت کمان تک سبب بادی
عقل شک بر من کسب سبب و دی بوی
ساده مالی کی جگر من کسب جلد آتی

و هم کوی دم من یقین بی که کل جاتی

با نکی سبب و مان و مان سبب آتی
آبی آبی و کسب و کسب من مان و کسب
نه را کسب و آب کسب و کسب
مل گوی غروب ده دل به سبب آتی

بین سبب و کسب و کسب آتی

درد دل
چون که در دل
چون که در دل

چون که در دل باز کوی آتی بین
تا زبان دل ببلد از کوی آتی بین

سر و گردن ما کوی میل سمی بین هم

جان چو کسب لایک کسب سمی بین هم

خیزم درون مرد و کوه متفری مدام
غیر کیا دل بین کیا چو بین جو کوه مدام

تنبی ماسوس کا غیر کوه و بویانی نام
اب شکایت کای بی بانی غیر نام

دل کو سطح کی وسواس را کرتی بین

و جو برتی نیمی ده ناس را کرتی بین

منی جب کوه بیا تو بگاز
قبرین جینی بی جی ما کی ما بجا

تو خوش بین آتا کیغور و کا اکمال
کوه کشتی غم فروست نی بجا

ایکدن آکی کوه بین شرا او بی کا

زنده رفته کوی دل بیج بر کوه او بی کا

کیا رانی بین بین ترا همین او بیا

نہل جانے کا خیر نہ رہا اور نہ اس اب پیٹی کا معشوق قریب اور نہ

شک ایسا کہین مانع نہ لگا ہو گی

مجھ وہ چاند ستم دیکھ کر چلی جاوے گی

ہم تو کہہ ہو تو ہی سچ سن کیا لایا گیا ہر نفسا ہو گیا سب کمال جا گیا

سچ یہ وہ مہر اگر زلف کو سکا گیا غشش کوئی کہتی ہیں صاحب کیم و میں ایسا

ہوئی بدلتا یہ ہو گی کہ ابھی کیا دیکھا

برق چمکی کہ ماہ کا چراغ دیکھا

شکل آئینہ وہ رخ دیکھ کر بیت ہو گیا گہری جا گیا وہ آگ کی حالت ہو گی

پہرہ نہ پہنیں نہ مہر رویت شکست ہو گی سچ ہو جانے کی کہ اور ہی صورت ہو گی

زلف کی دل میں گزشتہ ہو گی برسوں

چشم کو دیکھ کر جلد نہ ہو گی برسوں

مہر رویت جا گیا دیکھ کر ہر مہر ہو گیا نام کو اب رہی گی نہ کہیں خند ہو گی

تنگی جیوا کی ہی اوس رخ کی تہیں گئی خون دھوا گیا ہر مہر کی تہیں زلف کی

م
نہایت جبروت پروردگار برین

نہایت جانیکی بے اسطرح سے بل کھاوگی

سامی اوسکی نہ یوں حسن نہ مازان ہوگی ویکہ کرانی طرف حسین پشیمان ہوگی

اوسکی موم سے جو موم کچھ منوان ہوگی مصافحہ میری طرح

اوسکی ہنگامہ کا جو دم بریں نظر اچھا

نہایت جھلک میرے غم نہ اسلا ہوگا

اوسکی نسبت سے ہماری ہو طبع کیلئے آتش شک سے تم ولین و لو جانے

اپنی جودگی ہو بلائی وہ ہر وقت ایسے ہو کہ زما جو بریں ٹکونہ یاو

کیا کیا ہستی پشیمانی کی تقریریں ہوں

کچھ ملنی کی دلی سنیکو دن تیرے ہوں ہوں

آپ آپ ہی تم نامہ و پیغام کہہ دو خاکو میری ہر دم

چین و نکوئی شکر آہام کرو چکر ہو ہلا و زبان نامہ زکر

کسی سے نہ کہتا اگر اسے توقف ہو گا

سپه سالار به طرف آسمان به تکلف بود بامی

هم ملک نام و سیغام تبار می آتشین
شاد بود جانین بهشت و طین عجب گزین

کبر و دل و تیر و تیر و آتش منجم بلو این
مصلحت جان کی هم جبر چنین و کسل این

منع آئی کو کربن او رستاقی کی یی

آدمی بهر بیج چتر نی بلدی کی یی

به پراشت که ب غزل گالی جانین
آدمی خاک می چو در کی او را لی جانین

کبر و دل و تیر و تیر و آتش منجم بلو این
مصلحت جان کی هم جبر چنین و کسل این

اپنی قسمت به شمای ولی مانده لگی

و در اغیار مودن سب کیا می خوش مانده لگی

اب جو کو به تیر و تیر و آتش منجم بلو این
مصلحت جان کی هم جبر چنین و کسل این

کبر و دل و تیر و تیر و آتش منجم بلو این
مصلحت جان کی هم جبر چنین و کسل این

سپه سالار به طرف آسمان به تکلف بود بامی

هم ملک نام و سیغام تبار می آتشین

ورنگ دکلی اور توانی کو درویشی سب
ملک نشا و نوش دی ہوئی کی و طبعی
مکمل کو نہ ملتی پھر نہ رہی خیمہ کی تاب
دل ہو سر در جوئی آتش فرقت کی تاب

دو لونو جان پس ہوئی حوت شکایت آغاز

ہوئی تصدیں مصیبت کی حکایت آغاز

جب کہ اپنی داس بات میں کی بھی انصاف
بی مری بو چھی ہوئی صبح بہ کوئی کب
زی طبعی
منفعل ہوئی سیرت میں و قضا

اونی و اندھ میں کس طرح کام نہ تھا

حسرت میں جہان میں حق تو ہم نہ تھا

امتحان تھا میں الف کا شمار میں منظور
تسے عاشق کی رہی بار
ت فراموشی تو لکھ کر ہی کیا قصور
اور کو جا میں گی کہہ

کہی کیا کہی میں اس طرح کی فراموشی کو

لکھ جا میں مل غلام کی بھلائی کو

منہ بہ کہہ تو لو سر فقیر ہمارے آگے
کی ہوا میں تیرا ہوا فقیر ہمارے آگے

ہم ہر روز می ایت جانید ہر روز ہر روز
وہ کہیں در آن جس کی نگاہی بد تو دیکھو

نہیں جس کی تہی چہا با ہو لگا لگا ہو
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
ہم ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

متمنی یاد این جو دین ایسے بھی کم درستی ہیں

کوڑا نصایف تمہیں سر کی قسم دیتی ہیں

محبت غلام کرتی ہو روم کا کھانا کہتی ہو اونچے سر کا تار نہ ہا کھڑے ہمارے

کھاتی ہو اپنی جوانی کھانے کی رسم بھی برابر دانا گیا ہو کو یقین اس میں عیب ہے یا نہیں

خیر جو کچھ ہو اس میں کرتی ہو کھانا کا ذکر

بیتن یہ جانی دودھ ہو کا کھانے اور کا ذکر نہیں کرتے

جس طرح غرون کی ملنی کی ایسی ہمت تم پر کہتی جھوٹ یہ دشمن اور دوسری ہوتی

اُس پاس ہا کھو بھی کہیں دلی میں باجر اور معنوق یہ واقف نہیں اپنی

عشق میں ایک مہر کہتی تھی جلد فی کی ملی

جگہ ٹ باتیں تھیں تمہاری وہ ستانی کی ملی

اپنی باتوں نے جلد فی ہونے میں تم پر قربان ہم سے منہ منہ بہتر ہی لکھو پڑا

اور معنوق کا کہہ دینے میں حلق کی نشان ہم قسم کھاتی ہیں جاتا نہیں کہہ دینے کا

نکسہ پر عیا یہ نہیں جس میں ایک ملک نہیں

سدا اسم اعظم لی ہندین چال کا بچہ و حیات ہیں

ہزار
و دی و دین ہو چکا غیر ماری حاکم
میں نہ دین طاقت مہمل گویا روز وین رخ فرقت
قابل عرف مرا حال عاقل ہزار ہین

یادہ پختہ ہوا ہی جو رخ ہے نمودار ہین

دین جو داغ حکایت تھی سرور دہوی
دسل کی عیش فی رخ شب فرقت کہوی

شکر آباد کہ ہم وصل سے آباد ہوئی

کوہ خشتی تھی وہ سب شک سے برادر ہوئی

تین اہر کی طرح غلو کی خوشنود نہ تھی
سرخ و مثل سر زلف دل لہار نہ تھی

سرخ تھی کہ تھی اس طرح کی طرار نہ تھی

سورت پر تھی جو رخ کا طرار نہ تھی

ابني سايه جي ٿي تم آس چمڪ پاتي آهي

آهي عياري نه مڪانه تي فريزه جو نه اولهه پري سيني تي ڪهڙي غداري غداري غداري

پنج کي بات سمجهي آهي نه هرگز سبزو جو نه ڪنهن ساهه آهي تي سناري برزم

وانت رزو ڪانه نه مري جا ٿي ٿي تم

سعي ادي تي نه سمجهي تي سينا والي تي تم

چشم غمور کي مشهور ڪلام نه آهي ناز و انداز ڪلام نه آهي

فکر حسن و ڪيو سرور شام نه آهي نام کو ماس کوي علق بدلم نه آهي

انني آرايش حق برونه نظر تي تلو

نيک برکت نه راني کي خبر تي تلو

روڪل ڪي سمجهي آهي ڪي بات فورا وضا بيلي تي براتق انو پڻ آهي

خونماي ڪانه حاصل نه طبع ڪي آهي جال سيني تي نه آهي آهانه

الان سيني کي رتق تي ان ارمانو غنم

نيل دور تي تي فقط پني پوي ڪانه غنم

(۱) این فکر و اندیشه و جزئیات بسیار
 تاکنون نیم کاره و شکافه و جویبار
 بیابی و جستجو و کشف و کشف و کشف و کشف
 و کشف و کشف و کشف و کشف و کشف و کشف

انديتات من ائله ناره البيله بن

جس کے ذریعہ بات وہ جیسا کہ تمہاری مشین

نور تری او سن لکلی
ایکدوین کسبی جا آنگ نہ تم کرتی تھی
چشم بدور ہو مستی میں ہی تھی کتنی

جان عشاق بہ شوقی ہر دم آفت ہوی

ابن مؤمنہ سے کوئی دشمن تھا نہ ہوگی

یون زبانِ معانت کی سنجی نہ دبا دیتی تھی

شماره آجالتی می آید و خلوص و کمالیستی تھی

رحمہ جنت کرمنا مالہ کبرائی تمی

جل جہنم مدتی ہی ڈر کی جٹ جاتی تھی

کسیا اور کوہستان میں مسلمانوں کی مدد

نہیں کیا کرتا تو نہ ہر ایک کیلک
مطلق گروہیں رکھتا تھا منہ پر

تہی پہنچتی تھی پہل کی جڑی پرتی تھی

یا نیچی بکڑی ہوئی ہوڑی پرتی تھی

مازہ انداز ادا کھواتی تھی

یا نیچی مارے چلی میں اور ہاتھی تھی

ہو سیکھیں کہ سکو کیا مال تھی

پس منان کی مندی کی طرح مل تھی

بادی شرم و حیا یہ تھا اٹھا جان

نہاں چوتھی کہ خود مدد کی چلی تھی

کچھ نہیں تعریف برائے اکر تھی

باتیں کوئی چھوٹا تھا بکڑی تھی

اگر براتیں اس طرح کی جا لگت تھی

تھیں یہاں تھی اس میں ہر ایک تھی

شہر باتیں آج بھی تھی

نظر در حق کاذب اسلح طری در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

نمیدانم که نه یونانی کسلی در حق حق

۱۰۰
باون تک آب کی میری لطف ساکن تھی

آگ کی پروی تری کھجور کی گھڑی کبھی
جھنجھوٹ آئی تھی لڑائی شرابی کبھی
آگ کی ڈور تری تری آنکھوں کی شبہا کی کبھی
آگ کی عناق کی مصروف خرابی کبھی

پلٹیں پلٹیں کھجور کی گھڑی کبھی

آگ کی ڈور تری تری آنکھوں کی شبہا کی کبھی

کھجور کی پروی تری کھجور کی گھڑی کبھی
جھنجھوٹ آئی تھی لڑائی شرابی کبھی
آگ کی ڈور تری تری آنکھوں کی شبہا کی کبھی
آگ کی عناق کی مصروف خرابی کبھی

میں اور پانچ رخت میں زہار تھی

شعلہ و آگ کی تو یہ گدی بازار تھی

آئینہ دیکھا تھا کبھی در پہن کر پوشاک
نہ پہلا رہی تھی آگ کی تھی استی خادک

بال گھوٹی ہوئی پیر تھی نہ اتنی بی باک
نہ زبان تھی نہ چلتی تھی نہ خاموش تھی

سینہ کیس کبھی عریان نہ گلزار تھاتا

آئینہ شاہی کبھی دوپٹہ نہ ڈھلا نہ تھاتا

ایجابی گانه بنا بر این صورت است که هر کس که در حق او شک باشد
بسی آتی بهی نه تی و بکنی و الو علی حضور چشم مردم چنان بر می آید که صورت خود
هم بر رادتی متعلق گوارا بر آید

برده قاف نه است بهی تا بر آید
بدن بر یک صحت آشوب نکات است بدین بر یک با نین با پیش و نه اناک است
نکات و اناک کور و چال نکات است بل کور و بی بر و چال نکات است
چال نکات است چلی تی به به و شک است تی
ملک و مو شون به چالی تی به به شک است تی

نکات و مو ی کی برگز نه متین آتی تی عرض مطلب است اس طرح بهی بلی تی
بدن و کی جلی تی نو شریالی تی و نو بلیوین نوین و اب کی به چالی تی
قسن و بی تی که بر اناک و اناک

نکات و اناک کور و چال نکات است بدین بر یک با نین با پیش و نه اناک است
نکات و اناک کور و چال نکات است بل کور و بی بر و چال نکات است
چال نکات است چلی تی به به و شک است تی
ملک و مو شون به چالی تی به به شک است تی

زلف و سلاخی حب چلا اوکے مار چلی

چال و سبکی کہ جس چال پہ تلوار چا

اس قدر اٹ اٹھا دیسی حیا کی بروی لوک اسید

میلی ٹیلی پر ایسی گونہلی دفت ہی دلی بات میری

پروں گریں میں صاحب کا تالکے ایسی

لیون ہی بزم جو ہو جاؤ تو کیا لگتا ہی

پوری ہوئی ہی میں پائی ایسی آجےان ہو گئی خلق میں

تم کو تالیش تن کی میں حاجت میری جان بی ملی سے کہ ہو

افعی زلف ہی احوال رہون کرنی کو

نکال کھایا سنی حب کا فی ہی خون کرنی کو

یون تو چین سے طبیعت کا تبا کر اور ہی عروہ چوٹی ارادہ وہ بڑا اور دھڑکت

نشیہ مار کھینچ رہا رہون کی جل رہی ہو گئی تم آہادہ جنگ

بہار میں برہنہ ہوئی - ہاتھ میں چال تیرے

کے لئے جوئی حسن میں حقیقت یہی ہو جائے گی تم

والتوئی حسن خدا اور کسی نری الفبت
نہیں تھی آپ پر غریب تھانہ ہی صحبت
نہیں کہ لطف و عنایات و محبت شفقت
نہیں غریب بالاطع تھی نگو نفرت

کبھی کوئی امی مہر جو پر برقی تھی

ہم ہی سائیکہ کی طرح سائہ اور پر برقی تھی

میری احوال پر تھی نگو عنایت کی نظر
میری غیبت میں کیا کوئی تھی تعریف اکثر
میں ہی گردانہ رخ و دلف کا ہاشام و
اتالی مہر کیا سنی تھی رشک و

ہمیں حکم نہابی پر وہ بکاری آئی

ہمیں حکم ہی الٹی نہ باری آئی

نہیں تھی مولا کے کاشین صاحب کی خطا
نہیں تھی مہر کی یہی نقطہ اپنی خطا

نہیں تھی ہم سہی نہ ہوتی جو تھانہ تھی
نہیں تھی دل کا عشق کی تھیں کیا پروا

کیا نہ تھی دل کی لکھو تھی ہو

نہیں تھی معلوم طبیعت جو کسین لکھی تھی

سایا و سایه کی درنگ نربا تنی

بایر بادن جلوسه کی سنبهالی تنی

صنبن غرونه بین کرتی هوا طدار تنی

روز پنهان رستی بین و من پس غریب تنی

اجتمعی دوری کی چه خبره زیبا کی بهار

جشن کبر و به جل لایلی می دم بین تلوار

دک کبیلج ک خسار جو ضرورتی بین

عکس بزرگی گم کانهن مودیتی بین

جشم دلفریب کی کیلی تبین بهار کیا

چل کی سودا کی کیلو سرباز کیا

نخون عالم کیا خون ریز یونین طاقی

بنا الله استیاده طاق

نقش لکون زیبا نایتری صحبت کیا

سک پنی هو ایدم لوی نغمه دین

تلاک کتا پیا بریزا دلوشو کمر

بنده پروریه جو کچر آسپ غمناک
پریم غره به لگاوت ایسم باو شکر

بریم الفت کی سب حسن به منور هو

ایک بریم جامی به خلق مشهور هو

دربانی کا چل سلا سکا یا مینی

مان مکر سچ هی که انا کتا یا مینی

و بیان ده کی پی آنا هی هم کیا سمی

هو وی اس و لگاوت آب کوا چا سمی

اب درین که جاتین کسین بنام نو

خی پروت نهو یی و نهو یون و کیو

میکه شاد است شکر کا و کتا نا ملک

کتاب

یہ سبغور و نہج حسن و نور و زہد بہ منہم
 بن حسین آتھے تھے غلو و مبین الیہ السلام

سیکڑوں چاہتی ہیں سیکڑوں کا ہانا
گئی گدڑی ہوئی عالم یہ ہی یہ ہی عالم

سیکڑوں مرقی میں اس بات یہ بات کر رہی

۲۰۰ سیکل وین جا اچي ٻين هم ۽ ملاقات ڪنهي

بر سب لہ تباہی بخورم بھی مری جان جن ہی تو راہی پر ہی یا ہی ملک یا ان لہ

شری العف فی کتابی بمبئی اب جرن کہک بلج سیہ جستی نظر آتی ہین جان

ہم دہقان سانس میں کتنا چڑھلا دیں تو فی

ہین معلوم کہان آگ لگا دی تو تہی

اب شہیت فی اوستا پاپسی وہ سر مرچے جان بچتی نظر آتی نہیں اسی غیبت ماہ

شکوہ تاجین امیری ترا سق خانیہ کوئی کتاسی لکھتا ہوں کہ کیا اس کا گناہ

روزِ غیبت بہ مناسب من کہنا محکوم

وَمَا كُنَّا بِمُحْسِنِينَ

چونکه منقسم از زیر و زبای این است و نه در این است و نه در آن

گوشت منقسم از این است و نه در آن است و نه در آن

مگر طلبی که از این است و نه در آن

این خود غیر منقسم است و نه در آن

و این خود منقسم است و نه در آن

کل که بی بابت است و نه در آن

بزم تنی غروب خالی کوی غایت

همچو چنگش یوسف با این کینا کرتی

مثل آمیزگی نم صاف را کرتی

مگر تیاریای حاکمیت می در کمال

دجی بملتا تا از این توین به لای

دولت از شرف می خالی برین

مشا زلف بری به رنگات

پاؤں کے ہاتھوں سے کھینچ کر لے کر آئے ہیں
پاؤں کے ہاتھوں سے کھینچ کر لے کر آئے ہیں

نائب بام نہ بی پردہ چلی آتی تھی

ویدہ رخنہ دلوار سے شربت آتی تھی

بندہ کی فانی دنیا کا سب سے بڑا گناہ

اسی شکر ہے جس کا ہوا دھیان

در کی پہلو میں میری لنگو جاگتی تھی

پہلو میں کی زمی کیا کیا ادا کرتی تھی

نہیں تھی وہ خود کا ہی

نام کا پاس تھا کچھ ڈرتی تھی بدنامی سے

جانہ کی زانو میں سدا نہیں نہ خواب آتا تھا

جسم سیدہ کی ہنسی تلو جاب آتا تھا

کہ شکر لایا کوئی نہ لایا تھی تہا میں آتا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

و الصلاه على سيدنا محمد و آله

و السلام و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

و بعد الحمد لله رب العالمين

جو کيس رنج کيس شام نمانايم چون
عشق کي آه کي سوز کي آگاه
در سب رنج نهي در رنج نهي در رنج نهي

آب بهر آبي تبين اهل وفا کي مين
ايني اظهار تو کي کيا کي مين
گل آهي بلبل کي آهي بهر بي باي
بات سبدي بي کوي تبين رنجي خالي
طرز گفتار نهي چالي انداز نهي

روغن بزم نهي هدم حراز نهي
بيت ابرو کاهي اب فتنه محشر مضمون
بان کاهي تبين مطلب کي کيا سوزون
نستقل بهر کي هوش بهر ادراک نهي

دامن دامن کي سب کي چنگ کي سوز کي کوي

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بهره جال عاشق کو در آزار می کی
آب کباب بر می گریخت شتاب هوش
آتش طالع کس طرح جاکی جو به خواب هوش
هر جو در غوب بر می طبع کی وصال کی
عرب بر می طبع کی طاعت کی
صلوات آینه بران بر می حیران می ویکه
زلف کس طرح هوشافته بر می ویکه
نار و انداد او کی ویکه چون شب
ادب خط سینه بر او کی که گمان تلکو گفتگو او کی که گمان تلکو
ملاک کس کی سید و کبیری که فرشته کری
رأین ملکوتی آفرین کس کی که در نام کس
خیمه ترا که بر می طبع کی که بر می طبع کی که بر می طبع کی
خیمه ترا که بر می طبع کی که بر می طبع کی که بر می طبع کی

کلام دل باوین اور اپنی سزا دوی

بہر ہی چہ چاہی سپن سو بہت ہو تو

کلام دل باوین اور اپنی سزا دوی

اپنی ہی اپنی کہ ہی جب تک مہذبہ یلین کی کتب خانہ چین کی یہ قدم

ہنار عیسیٰ بر رضی بی نو مجبور م اشہ ہی تم غریب ملی کی اگر کما و قسم

ہر وی تم ہو وی ہم نین وی بایں بین

وایں ہی صحتیں ویس ہی ملاقاتیں ہین

حضور قادر مہر کو و قادر کلام نہی جو آغاز کی بات او کا بنا ہوا انجام

ہمیں پر یہ فرض عشق کا و فری تمام قول پر اپنی اگر غلو ہی منظور قیام

عمر بر تنہ بنا پیکامیری یار ملل

معتمد جانور کی یار و قادر ملل

واسوخت مریم منور غنیمت منور

ابو بن کوس سنی اپنا احوال زلف خوبا کی خبری دگلو ہوئی ہی جھان

بے بیچہ سنی اس دیشد کو طال کاشک موت ہو یاد ہو سنی و بان

تزیینات سینی بر دم بی ویرانی

ساز آید جدا پادشاه ویرانی

پادشاه ویرانی سبب مسلمان را

کیا گرمی دل بی پڑا بی سبب کافران

اسی غم و درد و مصیبت من کمان تک من در

توبت این باب بلکورد من خاموشی من

شرح این آتش جان و گفتمانی

سو غم سو ختم این سو زشتی

کیون رمی دل من نه بر ایک آن بجی کشتا

درد و غمت من آن بجی کشتا

دیکه هوکانو پشیمان بجی کشتا

خونجی کرمی تو دل باغ و با جان من

کسی نکرست چنین کار بجی با دشمن

کجگو اوسن شوق کج شنه ز پشته پا لا مفت من بمکوب من لیا کی ملد من دلا لا
 ملک آلمون دیوانه فی میرا کمر کما لا کیون ری دل منی بیلا کمر کما کما دلا لا
 کسون هوا بی تو مرا جان کانی وال نامی ری نامی من دوش من کون بل من لا

این زمان جاره ندارم خنده میزنم

کردم خنده و بکشم وجه تغیر کنم

بار خیمه زلف ای سوری من برین میتری دیدار کاجون آینه جان بی دل
 داغ برت سوزی بر شکست اعلا کاه پروانه کبی شمع بستان بی دل
 کسدر آینه می سینی پشیمان بی دل کیا کمون تجربه بیت بی سر و ملان بی

علا دل خنده شوق چه شنیدن دلا

سوز دست اندر آینه که دیدن دارد

خیمه آینه می بی که بیدار کرد من بهاری کو که ادا کمال شاد کرد
 کجا که بزم هوا بلی ده ارشاد کرد سبک بن بزم بی بی بزم آواز کرد
 خامه ساری کوی تم بی برادر کرد کبریا دعا گل محبت بی منم یاد کرد

بدره دوزخ که سر و پا تو را در بر دارد

بجز زبان آنچه مرا بود و ترا نه دل بدون

بجز عیال و مهر تن یا در پی ده اگلی ماه

بلیکن میری جدایی کا بهی تنهای

که که اب کیوں اثبات بر ما می کند

بر کنز احوال میری بر سنن کرامت

بلکه کتابی نه می بیند در اسرار

استعدایم به تو می رسد و بهی تنهای

یاد آن شب که به زینت ره بیکانه نبود

که روشن رخ تو جز من بر دانه نبود

اسجد چشم مردت که او تمامت بیکار

کیز تو جز من کجی سجد ای کرامت

خبر و توین نمی کنی بنای سجد

مهر نه خواستین نه کرامت کوی سجد

بلکه بر تانها تو را یک گهر سجد

2.

[illegible]

بارہ روز در دستہ جان مستون را

داه وایب ہی ہوتی ہی و نام سینی
کوی بہ طرز و لاشیکہ لی انم سینی
غیر کی واسطی جو مجید بہ ہوا تم سینی
مین عبث فرماشو جو کیا تم سینی
وینا تاسو کیہ اب دیکہ لیام
اگر نظا بر کسی خلق نکو خواہی کرد
شیخ بالملوچہ کردی کہ باو خدا سی کرد

اب مجلس مذہب آئینہ پر صحت ہی
دیکہ طرح تمہاری سیر معنی حیات ہی
داه وایب چاہی اردو کو سیر زمین ہی
اب بر دلشت کی اب کو مینا

اگر چنین ہست کہ وایم بلاست کشید
نابین شایر سلاست نابین کشید
چند روز زمین خالی ہی
بیمہ خند زمین سیکہ ہوسانی ہنگام

۱۱) **چرخ و سیر طوری که این تم نکر و محکوم نیک** عبت نایب کی کسک نایب کو و گاهن جنگ
 من اگر گشته باشم باعث بدنامی شست
 موجب شرمه بیای و خور کامی به شست

استعد یار بری کام او پرست من دریا
 سلطان میرا این کتابات بری کام من دریا
 مست نکر و سیر طوری که این تم نکر و محکوم نیک
 سبب چلی جا بگلی آخر کو شین و من دریا
 کیه بری من جی شین مفت کی مندی
 ایک بوسه شاری مندی شرمه مندی
 غلغلی محبوب شست نیت خرامیداند

نایب کلام من نکر و سیر طوری که این تم نکر و محکوم نیک
 ابونعین من حریفان دعا بلورم
 ای میان جیشی محبت کی تری هم من غلام
 خطه کلام کی تو معلوم کرو گی بد کلام
 سبب چلی جا بگلی آخر کو شین و من دریا
 دیکه بری من جی شین مفت کی مندی
 ایک بوسه شاری مندی شرمه مندی

ایران بیندیش که از کوزه بشماران کشیدی
 جی شین مفت کی مندی شرمه مندی

کمانی نهم بری مهری رستی نوین
 شب ای بار حلی وطنی پیروی سون
 غریب ملکی تم اب ملکونه نو جو شین
 هم ترستی بی رهنی غمزه یون لو شین
 کب تک ز نری کمر تو ملکوه ملایم نوین
 ملایمی ملای ملک که ملک جو شو
 انقدر زنده گی خویش مراد شاد است

بگر تو ماحق ملک حق تو بر حق یار است
 کیا کوئی شمع با ای بار نه تها دنیا من
 کیا کوئی اور طرح دار نه تها دنیا من
 یکا کوئی بیار نه تها دنیا من
 یکا کوئی بای گم تها نه تها دنیا من
 عشق یکا کو سرکار نه تها دنیا من
 بیستم بر تین رنهار نه تها دنیا من
 هیچ کس همچون از دست کب یار نشد
 خوار سوا می نسکو چه و بازار نشد

شین و لکومری شین ملک ملک نو
 وطنی میری بی میان بجه رتی اب
 بکو جیم هم نمایه کای شین بی شو را
 لکومری کو جیم کو زیاده نکو نکو
 محو و لکومری حاصل بی شو شین بی شو را
 شو حقی کایه اب و لکومری

میدم جامی و کردل بدک آرای و کر

چشم فرشتی هم بر کف پای و کر

ست گنوا و لگو میری بپیرنه تو باو لگا چه دل اسیر بارگیا بپیرنه با تہ آو لگا

کف انوسوس کو ملنا می توره جاو لگا کس طرح خجسته کون دیکه تو بچناد لگا

آفرین و کی شین او بی هر خط لگا کیا بله جان من میرا بجوی لب تہا و لگا

میروم از در تو باز متورونه کنم

گدازت کی شود سجده بان شوکم

تو بی اسرمه خط سنگ بخت بی جور تو بی انگشترین تری یارین بی منظور

ای میان دیکه به باو لگا و لگو می غور کیا کرون با می زمین سستی فرمان بیکادور

تو بترجیح کمان جاو ن آری چون و کی بخت لب می حسن به دست هر مقرر

تو بخار از رنگ گل نعرین داد

جرو آلام تو ندرین مسکن

تو بختی غیر تعامل کونین دیکه می ام تو بختی باغ کنی جلال کونین دیکه می ام

چفت تری منه کو کسی دل کو نشین دیتے ہیں
خوشامد جزو کو اور کمال کو نہیں مریکے

انجمنی برومی تو منظور نظر داشته ام

آستین بہت کہ برودہ تر داشته ام

مست چہل منہ کو منہ منہ خبر دے

لاشن بیمار سیتی ہونہ مایوس ہوا میری دیدار

سنگی تیر بات سببی انبی کو فقا ر سیتی

خوش کنی تھا طوط نہ لکھی ستمی است

سو یاد کو منہ چشتی نہ تو گاہی سہل است

مقام نغمہ سنجی شکر خلیفہ گلستان حسن تی پروا اور سر سبز می شہنشاہ

فرسا گاہی کہ بیا یکہ حالات سہو کوکے اپنی ہم کوکے و شوق شعرا

لاہور شہر ہند و خلیفہ انیسان مرید علی خان وکد حاجی میر روشن

سینہ چہل منہ لکھی و لکھی ملامت و نگہ تر لکھی و روانہ کو لکھی

۱
شود که هر چه می بیند از صبح کی بکوی سیرت افروز سانسب به بان چنان که
آفتاب از نهان خود ظاهر باد و آگاه از صبحی که

آینه حال در دمنده سن بطوع هو می نید چند و یک وقت

بجز از سر اشتیاق تارخ چنانچه هو می دل بسند و اسوخت

۱۲ ۹

۱۰
مهر از بهر غنچه چیده از چمن سدره الرضی

عجبت یادگار اهل معنی نهو کیا چنانچه رفیع حال حب و عشق کالبی نورانی

تکلیف نمی آید اجابتی هر یک که می آید ششای سال لک می شود و اسوخت اجابتی

۱۱
مهر از بهر غنچه چیده از چمن سدره الرضی

عجبت یادگار اهل معنی نهو کیا چنانچه رفیع حال حب و عشق کالبی نورانی

تکلیف نمی آید اجابتی هر یک که می آید ششای سال لک می شود و اسوخت اجابتی

۱۲ ۹

۱۰
مهر از بهر غنچه چیده از چمن سدره الرضی

عجبت یادگار اهل معنی نهو کیا چنانچه رفیع حال حب و عشق کالبی نورانی

تکلیف نمی آید اجابتی هر یک که می آید ششای سال لک می شود و اسوخت اجابتی

۱۱
مهر از بهر غنچه چیده از چمن سدره الرضی

بسم الله الرحمن الرحيم

پہو سکی اچا حد کب اوسن پاک کیا پاک کیا جسنی یہ صورت خاک کیا

سوخت ہون جسم اعلیٰ کب کیا ہو گیا اوسن جکین کویا اسکا کرا

کیا نہ تلت تہو دیا اسن خاک کو کویا فرما نینق ہفت اقلک کو

واقع ہر اسکو کرو کیا تھا جو نہ معرفت ہو برو کیا

کنج منفی منی ہو تہا اسرا غیب اسچہ چاہر کویا یلک شکر کیا

سچہ غنیمت خیر کیا اسچہ کہ نہ حکم آیا کیا

یاستون بر کیا اقلک کو از بانی بر بچا یا خاک

پریدلایر حب و دہ رنند سن
 جہان قدرت فی جہدم کی رقم
 کنن لی لہی جگر می بنیاد
 عاشق و معشوق کو پیدا کیا
 طوق قریبی کی دیا گروین
 روز ناخالی سڑی او سکالبا سن
 شمع کا جو کہہ ہی سوز و گداز
 عجم اور جلتا ہی اسپر بر گڑ می
 روز و معشوق پر ایک لال کو پر
 رہ یونی بالان او سکی شوق سن
 با منظر میر کو
 برون شک او سن شلو ملک کی
 ونگارنہ کانہ تاگر سب

نورہ می او سپر ہی نب سلف فرشت
 صفہ تقدیر پر لیکر علم
 صورت کلون و مکان ایجاد کی
 ایک اور ایک کو پیدا کیا
 سرو کا دین رنبا او سکی خیال
 او سکی پی آنلا در کنا ہی ادوا سن
 دلبر پروانہ کی کہولا او سکا براز
 ویکہ کیرونی ہی او سکودہ کپڑ می
 عاشق او سکا دریا بلبل کو پر
 ہی گریبان پاک و ہی فوق سن
 نورج اپنی او سن پیدا کیا
 جکی راعت ہی سرفوت خاک کی
 نورج معلقات کپڑ می تقدیر اتب

دولت عالی کا اوسکی ہی غلبہ
 اوسکی باعث ہے ہوئی برکات
 فیض امت پر یہاں تک ظلم ہی
 بیان زبان فاعری جو کہی یا نہ
 عشق کی دوس کہ محبوب ہی
 طوطا امی زلیخا اب اب و بھی کیا
 کینلی کی چنی کو جینی میں نہ گن
 سنج می جین جی کاکب ملک
 مہر او سحر موشن جھکو فنا
 دزد کی رعبہ بر مہندی میں دکا ہم
 بلج بن سیر می گنہ می گنہ ہو
 چنچر کا لعل سحر کی ہوشن
 ابرو جو چنچر کی کچھ ہو

مدحو ظالم رب جگہ حق کا ہی نور
 حقیقہ ہستی کی جو انکشتات
 تم باورنی کی یہاں احکام ہی
 خاک کی چلی کو یہ صحت کمان
 پر مہر صبح سے حقیقی خواب ہی
 الغرض اپنا ہی میں مدحا
 کسب سے بس ہند ادھاب کو ہی جان
 نقل و می کہا وی بی کاکب ملک
 ملک و سلطان اہل مناسبت مت نکلا
 بڑے طبع عشق حقیقی میں غلام
 دیکھ تو قدرت کی اچھائی مسرور
 لہر خیمہ کا کی طرفت کو کو شش
 بونہن کا ذرا مہر نہ اور

سبحان من و سبحان ربی عز و جل

تجدید من اور شیطان من کیا فرق ہی

نیک کی زمین بدی آتی

تو تو میں جانون بڑی خلعت ایک

تو میں مسکینوں سے کہ ہی تجھ میں خطا

راہ میں اپنی یہ کاٹی ہو

سب کو چھو کی طرحیت

حکایت کر دہم

ڈنگ بی بقیہ کون ماری ہی تو

ہی یہ سید ہی بات کیوں حیران ہم

مقتضا میری طبیعت کا ہی

او کی پس و اقام ہی نہت ہی

جہت ہو تو پاکت ہی پاکت

سبحان من و سبحان ربی عز و جل

تجدید من اور شیطان من کیا فرق ہی

نیک کی زمین بدی آتی

تو تو میں جانون بڑی خلعت ایک

تو میں مسکینوں سے کہ ہی تجھ میں خطا

راہ میں اپنی یہ کاٹی ہو

سب کو چھو کی طرحیت

حکایت کر دہم

ڈنگ بی بقیہ کون ماری ہی تو

ہی یہ سید ہی بات کیوں حیران ہم

مقتضا میری طبیعت کا ہی

او کی پس و اقام ہی نہت ہی

جہت ہو تو پاکت ہی پاکت

بخش دنیا چند روز می بخش نیست
تخت و تاج بکسی در بخش نیست
آج کل ای کام کی اینی بخش
کمالی کماله بان کن تو اسطر ج

حاصل از گزوم بغیر از بخش نیست
تو یگذا کسی جز بخش نیست
پرستین در دنیا کینه افسوس بود
کری حری من نمیدانم جسطرح

والله انک یقنی یا یک یی کو چر
تلم کنای من اگر چو بی چکل
جو دنیا او کا بل مکل
ظلم کی چنی کس بی تلون
ظلمت کس عیا او یک نیاید
ایک برین لکت الله جت بان
سین و کس کس کس کس کس
ظلم ای کالین کس کس کس

سنان شد بی خبری بولی ده حشر
نور ایون حال کیون پوتا شد
آب من کس کس کس کس کس
نا و کاغذی کس بی چلی
نوسانت تا سنا یا تو بجا بی
کوی او بی کس کس کس کس
ایم کس کس کس کس کس
ظلمت کس کس کس کس کس

۱
 رسم کمال شمع بی سوس میری آ
 شکری اور بدی کا لبو مگر جی

حکایت شکرہ و پرہ

ایک شکرہ بنا کر او کو چھیند بنکے کی ماری ہوا جب فرم جا ماری ایک بندہ کی پیروی وہ اور لکھ لگا کئی خبر تو میری جب پایا اوسنی دوس بندہ کو چھین کر کی بعد پرہ پایا ہوا جان لکھی تو پھر میں ہو کر لڑا ایک فوج میری کر کی غور مارتا ایسے سنگی وہ مرو پیچھا میری لکھی یہ ہو کہ بعد بھی بولادہ بلوری سے میری کون	رنگت بن گزرتی یوں آئے دن تب ہوا میدان لکھی کا لکھی کو دھیان پناجا ایک شمع کی پیروی چھینا جان کو میری خطا اب آتی دی تب کہ لکھی فی سن ایہ ہوا پنا گیا بی میری جو لکھی کر کی کیا صواب حسین بنا چھینو ہوا وہی لکھی چھینو لکھی دین ایک مرہا سے ایک شمع گوشت سے میری لکھی اس کا کہ مطلب نہیں لکھی شمع
--	---

نوسید شکر اولت در سن کاباٹ

رحم او کی جان بر او سنی کیا

لیکی او سکوا و گھیا و تہا

مرد صالح بک تہا و تہو جوا

سچ تو ہی ان ان او سنن کا نام ہی

جان پڑا ہی ہی دیکھ لیتی ہیں وہ

اور ایک ان ان میں ہم روسیا

رحم آتا ہی سنن اصلہ

راہن تن پروری کی فکر ہی

ہر روز شب میں ہی لاکھوں کو دیکھ

جو ہی فعل اپنے بند اسلوب ہی

نہیں انعامی ہے اپنے

ایک دن آنکھوں کا سرور

وہی وجہ دیکھوشت اوٹا اوٹو

دیکھوشت اپنا کات نہ کر اوٹو

اوٹو کیا جان اپنی ہی پتا

یوں بچا ہی اوٹو سنن اوٹو

میں کتا چکا داکم کام

کب ازیت اوٹو ریتی ہیں وہ

نہیں کرتی ہیں جو میں گنا

اپنی خاطر مارتی ہیں لاکھ

اوٹو غم کتا میں ہم کیا ذکر

کچھ سنن بابا کی ہی ہے

ایک جیسی ہے تو مرنا خوب

کوئی نہ دیکھو اوٹو

باغ دیکھ کتا نامور

بات نواوستی ده رشتا و هیلین	من نهها نهای دی ده رشتا
و در ناسیمیلی به پنهانند بر	حکمین او سکی زله ناز و فر
خواه گرمین هو کو می خواهم	چیز ناکسانی کی کب ده چیز
نمانده کتا پرا و سکا بار	طرح او سکا تابع وار
همی تری صحت کاسیه و سکو	اوس سچ بوجا ملک نیا ای با
سج بنا میگو که سیمون من نام	یاد سخلی بی اسکی من سیکام
یعنی هرا یک فن بنایا بی	جوده مینی سکایا بی
فیض صحت کاسیه بی	سکی حلقه من کتا بی
یعنی صحت کاسیه بی	سکی زلین دوب راس بات کو
کید و تیرمین نمودی	او سچ و ان کتا بی
کسی بی و پرا و بی کتا بی	کسی بی و پرا و بی کتا بی
کسی بی و پرا و بی کتا بی	کسی بی و پرا و بی کتا بی
کسی بی و پرا و بی کتا بی	کسی بی و پرا و بی کتا بی
کسی بی و پرا و بی کتا بی	کسی بی و پرا و بی کتا بی

اپنی خانم سے ہی زر و گروہ کی کو
 تھیں ہی اس کی زر و گروہ کی کو
 فعل پہنچا مائے نو و ہوتا
 پہنچا مائے نو و ہوتا
 نیکہ ان ایہو بی جا رہی میں
 سیکہ ان سیت ہوتا ہی رہی میں
 خود میری کئی کی دم سے کم
 ادویت کا تھی کتہ غم

حکایت دم لگ

کہہ پڑی تھی کوئی کوئی ہو
 بلکہ کہیں ہی نکل جا رہی
 دیکھتا تھا وہ اور ہم کو لگا
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ
 نفس لگا اپنی کو لگا
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ
 کہہ پڑی ہو کہیں ہی نہ

نفس ملک بنا ہی تو تو یار ہو سکی مانہ اپنا دلیلی رعیت
 جو وہ کہتا ہی وہی کرتا ہی تو حکم ہر داری پہنیں مرا ہی
 وہ جو میں ان ن لہ او کی پاس جا تربیت اس نفس کے کھڑا
 راندن مر گیا ظالم یار یاد حق سے اپنی دل کو نہ رکھ
 غیری دولت پر گھسین ویا نکر گتہ مرغی کی طرح سے رہت پر
 کھیت مال

زینت پر مرغی جو دوڑی ہو کی شاد اوس سے بوجھا ایک فی امی بد نہاد
 جنہو میں اسکی کمون پر ہی ہیں تو رہت پر کو سلی کرتی ہی
 اوسنی او کی نہیں سننی ہی کتاب سوچ کر جلدی دیا اوسکے پاس
 یہ سب کھاسی اسی عالی مقام ہی غلت کہنا دارم میرا کام
 اس پر ملک نہ لگے واقف اس سے خلق اللہ ہی
 جین رگنہا ہن لایہ ہو میں تھوک بگا اسی سب کیا ہی ہو میں
 یک کمال کا منہ مانہ آئی وہ خلعت کی کت کو مٹا ہی

اور کچھ مطلب نہیں ہے
چلتے ہیں رنگیں نہ ہی انصاف کو
یعنی ہر جی کو کاف کا درمیان
پوچھتا تو کیا اس کی ہمت ہی بلند
تیس سوچ رہا ہے کیا بیان فکر ہی
زاد رہا اصل میں بتانا ہی دور
جس کے آقا ہی یہ اپنی دہلیان میں
پہلے آ جا تا ہے جب یہ شعر یاد
سرو تخت مابست خود دوست
جس کے ہوا ہی غرض نیکی سے
ایک صورت میں وہاں کی فکر
وہی خود دانست کہو نہ کہ یہ ہوں
جس کے ہوا ہی غرض نیکی سے

بس ہی الماع ہی تم سے
مصطفیٰ کو نہ صرف اس ہی معین ہوا
افسوس کہ یہ غم بھی اسی مہربا ن
تجربہ ہی وہ سوچ لا کہہ چند
عاقبت کا ہی بھی کچھ غم
کچھ لگا کر نا ہی ضرور
تسک آ یا ہی خلل اوسا نہیں
شب میں نہو جانا ہوں ان ہی طبع شاو
خوشی تو میں است او خواہم بدوشت
نیک کب ہو ی کچھ نیکی
کچھ وہاں کی فکر ہی مت نہ کر
فرا کا کی یہ ہی غم
پر نہ کہ غم میں ادرا کیا

نفس را نشویند و جزو ظاهر من را در حقیقت
 از کجی بین نیست مگر در شرف

باب اول در شیون اینی و سطر ح

مناقب کوکب و یقی ملاطحت

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

یہ جعل ثمان کی تہا ایک بارغ ہما و طابع و اس شہر کا چشم و چراغ

آشنا به او رسیدن تمام ملک را عکا
 بنا و مدت که بقیم از من جامع کا

سہا پ بھی کالہ فرماؤں نہ جانتا ایک اسکی چون کہو وہ کہا جا تا ایک

وہ جو کشتہ دہ ویاکانہ فرغ : = جا
ما تہ سب او کی دہاں کوا فرغ : = جا

تین سو مارے کے مارا جاوے بیہوشی بوجھ میں کیا اور مارا جاوے نہ پڑا

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
والمخلصين من عباده المخلصين

اکتیس کی ہوتی ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔

[illegible]

مذہبِ مہدیؑ کی طرف سے جو احکام دیئے گئے ہیں ان سے بے خبری سے انکار کرنا یا ان سے تمسک کرنا ایک ہی چیز ہے۔

کلیں راز غیبی کہ انہیں جوہر ہے
بجای حیل و حشمت و حیل و حشمت

دیکر کربانی کدای و ده ماکرا
جاری کنو و ابل کوخت حدی بران
ملکی او خط لوگوں ڈاللا او سکوا
حسن بد دشمن نفس ہی جو بلایان
بلو دیکھی تھی تم او سکھی سکرو نعل
بھولت تو اسکی نفس و ملک پر
اسکی کائی کا بین ہی مجھ علا ج
انجیل مت اسکی میت لو تو کام
کیا تھی کہ عقل سے بدرا بین
کو کو بائیں شجر اندیشہ کن
منقبت کو تو بد کر کہ جن کا نیت
جان مت دشمن کدای بلکین جبر
نعت منہ بیج اس میر حاکم کو

جا چکا تانا سے لیکن پیرا
سانک لادوانی لکھ کر کی فتور
لیکلی جلد گھر کو آئی سب وہ یاد
اسکو کالی نہ لے سیکو تم خان سن
تجربہ جتا ہو سکی اسکو کولی
مارم اسکی سکرو سکت چتر
سیکھ ہی منز لو اسکا مہم جی آج
بس ہی مشرعی او سکھا طاب سلام
زندگی بر بنوں کو بدوا دین
اگر کسی سے راستی کو پسند کو
چل نہیں سکنا ایکی بائیں ہی ملک
یاد کہ تو نہیں جانی تھی
اگر عیسیٰ ہی کو کہ پیرا کو

نمود و مکرری فی مکرری بی
 اور چالی بن دلیا و سکو
 پس بنامی و ده نیت ہو بقره
 پر چھوٹی اوس بلذریہ نام
 اسحق ابو نجادان اکبر ملک
 ویکہ اوسکو اوسکی ہو چا ملک
 گو سکو من جوا و ن قید
 بکر مکرری فی بی اوسکو کند چا
 جو سنین مکرری ہو دیا اوسنی چو
 وہ سنین آئی غیب اوسکو ندا
 تو فی مکرری کجا چا اوس چا
 بکر مکرری کی رہا کچھ نہ دنیا
 لب پہ جان آئی تھی اوسکی زرق
 صاف گزری اوس پر تھی برکت
 دخل کرنا ہی خدای مین میر
 رحم اب بہ زہری جھین تر
 اوسنی خب پانیت یہ گفتار کی
 تب و حین رو برو کی استغفار
 معتزدا غافل ہی ز کین
 کچھ بیان دم مانی کی جا
 فی الحقیقت کچھ کی ہی جا
 وہ مکرری جو کچھ کجا چا ملک
 ہی کین شہد اور کین بکا وہ ستم
 سچ کین کچھ کی اوسکی جلا

گار مودوی ثابت اسلجوں
 ہا ہی بس کونہ اپنی دلکو کھو ل
 ہوا و سکودستی تو قدر ایجا
 وہ دوا گنہ گنہ ہی زہر ایجا
 ہنہ کی لکھی مین کب وہ ایجا
 او سکی حلت کی کہا قصید ایجا
 ہنہ کی کلام او سکا بن حلت کین
 ہر شہی جہ حقیقت ہجا بن نہیں
 اسین مت بیٹہ اب تو ازیر خط
 ح کار کتہ یات ہر و شب تہال
 آکھو یان سلامت تو لکا ل
 ای بہ توبہ فعل عصیان کی گلید
 پیر تو کون ہوا ہی عالم ما امید
 یہ تو بہ کر کو مودوی ہنا ل
 کہ نہ حق القہ طوطی کی مشا ل
 حقایق طوطی

ایک طوطا لکھنی مین طاف ہنا
 او سکا پڑنا شہرہ آفاق ہنا
 شہرہ آفاق ہوا ہی او سکون ہنا
 اور لطیف ہونا ہنا بیشتا ہنا
 ہونا او سکا مین مین ہونا ہنا
 ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
 ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
 ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

کیونکہ تباہی و تخریب در ایک ساعت میں
 کیا کہوں و معنی کی جی میں تو میرا
 مالک اور کیا ایک لالہ ہندو ہوتا
 اس میں اعلیٰ سونے سے بڑھ کر مفضل
 یوں کہ طوطا کی سیب دوتا ہی کیوں
 یوں کہ وہ اسی طرح دلکش ہوتے
 کیونکہ تو اس درو کا کہنا ہی کیا
 یوں کہ طوطا جو میں در کہہ رہا میں آج
 اور لگا ہنی کہ یہ آسان ہی
 آج ہر کس کی میں لیلیٰ تو یہ کیوں
 یہ خاں کہ وہ جو ہر وقت کی
 غرق ہو رہا میں ہی میرا ہوتا
 کہہ لار ہی تک کہ میں

سب کچھ لیتا تباہ و تخریب میں
 تباہ و تخریب جو ان میں
 پرست و وضع و زینت
 ایک ذرہ رونی لگا ہوا
 تو جلد ہی حادثہ اب رہا ہی کیوں
 درو حقیقت کی دوا میں لگو
 ہو کی مطلق یہ جس کی کچھ دور
 کوئی او میں تو میں ہی لعل علیہ
 جو نہانی اسکو وہ انجان ہی
 میں یہ ڈر کہ وہ کہہ رہا ہے
 تب میں ہو ہی کی تو یہ
 میرا صبر و صبر میں اسکا
 ہی لگا ہوا ہے تو میں

هری طلوعی فی یونان نوبه یی

برستان غم ده بنغم

اوتویم تهر می و بنی می گنا

نخل تو بی تو دهنی

اگرچه ترا اب لطفه الیز

به بدر تو می حیوان

بب بای می تمی بد قبل و طال

بکالی بر کله نشا غرو

بنا نوبه سب خان باکت

بنا تو طالت سب انان هوا

بنا الیز انان

بنا نوبه سب خان باکت

بنا تو طالت سب انان هوا

بنا الیز انان

معا نهای عادت او سکون می

اوس سب جیتی جو اکت بر کم

کوبی روی سب سب کالی

کوه ضلع منفعت ابر و ضرات کو

سیلبری انان

خود کو بر گشتا می خوب انان

موت کارگر بنین سب کو سب

مرک کو نطق بنان

نکات هو جالی سب بلی خاک

جیتی انان

همک سب شی

نوبه سب خان باکت

نوبه سب خان باکت

نوبه سب خان باکت

نوبه سب خان باکت

بیش بود به کس نی درود

دولاده کرد که گلدن را یک

طالب دنیا صفت من بنا

طالب عشق جوی ده خزان

بهر کجایی غور منی خوب

بن کجایی جز ایک م من

مردی ناست مشکل کام

زندگی مونی سیجی گر ایست

مردی مردی بگره موقوف

بسمی تا من بین اوس فر

چپه میسمه منی می مرد

چپه کر خلد منی

ایک هم من طالب دنیا می دون

چو عالم کبریا بدلتون

خونده لنگا جدا هر ایک

طالب مولا مذکر من بنا

مید چه فرقه من حجاب

ایک مطلق بنا بار

تا کجایی منی منی منی

جو کجایی منی مردی ده

لو غنیمت جانو مونا لود

لو تو اوس مردی بر منی

آفرین صد آفرین اوس

تا می رودی بوا دل

خیزانی آب کو کجایی

زندگی منی سلمی عالم کی

مردی بودی که در راه	مردی بودی که در راه
او را که می بیند	او را که می بیند
که اینون بین ده خدا اینی	که اینون بین ده خدا اینی
چنانکه می بیند	چنانکه می بیند

شهری که در راه	شهری که در راه
لیکن این از مشرب نهاده	لیکن این از مشرب نهاده
و چون اینک در می آید	و چون اینک در می آید
نور خدا کی واسطی اسلام	نور خدا کی واسطی اسلام
تب بودی نی که ای میر می بار	تب بودی نی که ای میر می بار
او را که می بیند	او را که می بیند
و چون اینک در می آید	و چون اینک در می آید
سب می بیند	سب می بیند

یعنی میں کانفرنس میں بیرون نیک
و منصوبہ اسکو شکریہ نگاہ میں
عرض میری ماں اور میری

فما التقيت فوجدك كرسى

چند سیر لچانی تیرے جو خانہ
موم سے کیا یہی تھا ہوا کی ایک کھ

وہاں ہی ہمیں پناہ کو پہنچا

عسکری و انتہونی کلاسیک ہندو

جامین اس میں جملوں کی ایک سیریز آتی ہے

یہ مسلمان ہوا وہ بھی بدستور
کفر کے بدتر نکر اسلام
نیک ہو کر بھی بد عبادت اور ہٹا

اور ان کا پورا وقت سب کے لیے ہوتا ہے۔

سید خیرت بن حسین گویا دن میں چار بار

کریں گی جسم کو پر عیاں ہیں

ہیادہ ماوان کہ چلیجیلو ہی

مسئله بیاض در اجزای دیگر

میں نے بھی یہ سچا سچا ہے

تاریخ

ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے ایک بار

تراویح و نفقہ ایسے اہل کفر کے

10

[illegible][illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ز قمار کی بیڑی سے زانو برباد
بلانہ اندھن کی طرح حیران

کھایت ورد کو رو حیا

ایک اندھا روئے کلاہنگا بار
راہ تباہ و نونین باہم کی شکار

نارنجی الکاری ہوئی وہ سفر
ایک بڑی تیرہ کمانت پی کی باج

کیسے فرشتی کی جی جس جیت آہنم
ماندے سے قبی بڑی اندھ کی جھوٹ

بندہ یک روئے تباہ و سکاٹ
نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ

برگاہ و موندنی بر سوا
سپاہ اس کی مانہ منی ایک گاہ

مہر تباہ و سکاٹ و جہا گیا
جھوٹ جوڑی بہا و سکی غور کی

جہین سبھا ہی جو قبی اور کی
ہوئے اندھ و سکاٹ و جہا گیا

نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ
نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ

نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ
نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ

نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ
نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ

نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ
نہی نہ خدا ہوا و سکی جیلان گواہ

2

بالکمال اجماع و دست مطلب من ترا
 اکتوبر تا اس گفتگو کی ویدیا من
 زیر کار کمین اثر از سکو
 تو بی کالی باشد که
 کمالی از بهر فراموشی من
 دلو استیج سبب معجز کر
 کمالی راه دین من اسطرح یار
 بیگونی بر کمالی یار کمالی
 کمالی اسکا اس معلوم می
 کمالی کمالی کمالی کمالی
 کمالی کمالی کمالی کمالی
 کمالی کمالی کمالی کمالی

0.25

یو دوی کاوشیں ایک کروشی
لور دوی کاوشیں ریتاں
پھین ایک پیڑی کاٹکی یاز
صدقہ چھ برس سے پوری چاڑھی
یو دوی کاوشیں ایک کروشی
لور دوی کاوشیں ریتاں
پھین ایک پیڑی کاٹکی یاز
صدقہ چھ برس سے پوری چاڑھی
یو دوی کاوشیں ایک کروشی
لور دوی کاوشیں ریتاں
پھین ایک پیڑی کاٹکی یاز
صدقہ چھ برس سے پوری چاڑھی

پڑت بی عقل اور جھوٹ
اسکو مارو لگا ہی کتا ہا
یون لگا کٹی اوپ ای غلک
اچکھڑی تو مرا مہان
مہو لیا پیرا اور لگا کٹی شاد
آب وہ خیر کوش پیرا
تیری گر مہان ایک ایللی
بسمی وہ کچھ ہی مفراسین
جانتی تھی او سکودہ اسلا
اگیا گی او سکوی پیرا
وہان کیا خیر کوش پیرا
گر خیر کوش پیرا
ناری اور اور وہ خیر کوش

بیابانی طهرت
 نیک و بد کی لید تکی اکل
 دوست اور دشمن من تو کبر که
 دوست کوشمن چنان اچیر
 اچیر دشمن اچیر
 عقل که خجسته من تو جلد
 آید بختی اکل پرش امان
 حکمت

بازنه طعن و لم مرغی کو یو
 شکو و شکم بکر اچیر
 اچیر تو که بکر
 اچیر تو که بکر
 اچیر تو که بکر

کینه منی بکر
 راهی بی بکر
 کماله منی بکر
 کینه منی بکر
 دوست بکر
 اچیر بکر
 اچیر بکر
 اچیر بکر

تو بکر اچیر
 اچیر تو که بکر
 اچیر تو که بکر
 اچیر تو که بکر
 اچیر تو که بکر

نور

چون جو صبر و وفا در دست یافت
چون با هم بگو او سستی چو در دست گرفت
هم درون دل او این گزیند
هم بگو او سستی با این طایفه

چون در پی سپاه حسن و سید علی میرا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

چون در میان کوه و دریا به حال
چون در میان کوه و دریا به حال

دوسری دکن یعنی ہونہر چم	کسم
اکم ہو کو آزار کو بڑا صلا	کین
بٹری پر غوث کر ملا قرض	کچھ
ہلک فرطی قرض ہر ایک	کچھ
بہتی حاجت نہ می گواہ	حدو
بچھین اوکو جانو سب کرا	کرا
نہی بدیچے اتنی ہو آگاہ	تو
گواہ اسی خالی کا	نہی کیا

حکایت صیدا و طاع

ایک دفعہ ایک شخص ایک خانہ	ایک دفعہ ایک شخص ایک خانہ
بلاشبہ ایک دم ہونہ	بلاشبہ ایک دم ہونہ
چھوٹا چھوٹا ایک کور	چھوٹا چھوٹا ایک کور
اس میں ایک کور	اس میں ایک کور

۱۰
 ایکن از اولیای کتب و کلام
 ابی موافق و کی فتنه میرسد
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

یہ سطور ہر روز پڑھنا ہر روز ایک اہل جہان فرشتہ ہوگا

پاؤں کے نیچے ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

ہر روز ایک جہان ہوگا

زینست پر پهلای منی و اسکی
رحمت گاه ایامی است

هر چی می تواند میسب کسب هیچ
همی سبب دایمی کدای

نوی کینا ش او کینا تیری با
حسب تو کینا ش دینا ش

کان در مرکز خوشبختی تو سبب است
تو کینا ش دینا ش کینا ش

بهای میسب دینا ش
بهای میسب دینا ش

دینا ش دینا ش دینا ش
دینا ش دینا ش دینا ش

دینا ش دینا ش دینا ش
دینا ش دینا ش دینا ش

دینا ش دینا ش دینا ش
دینا ش دینا ش دینا ش

[illegible]

پہلے تو انہیں کیسے پڑھا تھا
 آتشیں ہنسنے لگا تو فرق
 کیا ہی ہے جو دیکھو ہر طرف
 ہی نصبت کرو اور کوئی ضرور
 حسب حال اپنی ہی ذرہ در بیان کرے
 میرے غم اے ایک جانب کی کالی

حالت مارکار

مسعد بویہ ہوا تھا ایک جانب
 شاپ کی پیرا ایک آفت کا تھا
 دولت دوسین میرے کرتی تو تھا
 بیوک کی طری وہ جب مرئی لگا
 غائب ہو گیا میرے ہر طرف کی
 تھان ملے تھیں بہت سے ایک
 ایک ایک تھیں ہی ہم جناح
 پہلے ہی پہلے ہی ہر طرف کی
 سر او تھانہ تو کرنا کانٹا
 دم گلہ تھا اور بہت ہمت کا تھا
 بلک مطلق سلطان مرئی کی نہ تھی
 مشورے جانب وہی ہو سکے گا
 انتہا تو اس کی اچھا نہ تھی
 پھر تھان تھان تھان تھان
 تھان تھان تھان تھان تھان
 تھان تھان تھان تھان تھان
 تھان تھان تھان تھان تھان

<p> کینہ و اس طرف کو میری ہم نفس زخم کدایت نی بہات اوجہ کہی لہو و سب بواہک متدک عو کوہا شہ کی و مانی بی موجب ہر ملہ ہم بڑک اسکی با من و زانی لگا کینہ و غم کوئی کا و نرات وہ آج سب زکین ہو گیا ہیں مگر ہیں ہر معجز کس بیٹا ہی گوشت میں ایک و مطلق فرزند کی ہوش کر مال و دولت ملک اس کی کما سکی مگر سب کو غلہ نہ دے دیتا کہہ دو کہ ہر کام میں کس کی ہر کام میں </p>	<p> اس میں مشک کو کس سلتا زہر جل تو گویا آج سب را سبھی تاکہ قوت خبر میں آ جاوی ذرا ایک مشک اوکرات ہو گیا و ایک مشک کو ہو جائی گا یوں پھر کرنی کا اوقات وہ میں بہت سب سے تری مگر ای شریر غلہ کو کھاتا ہی اپنی کو میں شک بوجہ و مال کا اپنی کو میں ہر بھر وہی دشمن تری ہو گا سگرنگی جان ہر ایک غلہ میں تو ہی ہو گا اس کو رو سنی کی ہر سب سے </p>
--	--

س
زیر حاکمیت امیر خسرو

میرزا حسن میرزا حسن کی ل ... ہو کر جیت ہوا ایک دن

تک تھلا تھلا کر فریاد کیا کہ بل ... مدد چاہا بلکہ اس میں گریب

روا ... کہ یہی کہ باہر سے لکھت ...

سورہ ... میں ...

سورہ اور مہاجر ... رام

وہ ... دن پر نظر سبکی بجا

... کہ یہی ... اس کی کر

... کہ یہی ...

... کہ یہی ...

... کہ یہی ...

... کہ یہی ...

دال روئی جب زکین کن چکا	اوکلیک اور حیدر سے ملاوچ زریا
دوسری وہ نکلا دیا جو کی میں شیک	اور کہا اڑو اس دی انکار سنیک
تیسری وہ اوسنی میں ملک کی مائے	میکر جو کی میں مارو خدب ٹا ہر
اوسکایہ زرد لہا وار دی ہے حسنا	سب سہماست کے جاری ہے بنا
چکر تیار جو ہے ہر سہل ہے ہی	خوب گلیا تو زبردستی ہے ہی
چکر تیار ہی نیک فعل ای دلو غنون	اوسکی شہ کو دیکھی تو ہی زبون
چکر تیار میں زرد لہا وار دی دیکھ	مصطفیٰ کو تو ہی ہی کچھ ملل دیکھ
دو کھ جو کھ میں ہیکو نیک شہ	مطلقا تو مت یقین کروا دیکھ
نیک موہ پر ہری ہری میں نجی	تیری خلق سے ہی الہی مجھی
عزرا کو کھ تو کھ جو کھ میں	ایرہو باطن میں جو کھ
کو کھ کھ تو کھ کھ کھ کھ	نیک باطن میں نہایت میر
نیک کھ کھ کھ کھ کھ کھ	خل کھ باطن میں لہا وار
نیک کھ کھ کھ کھ کھ کھ	سب کی تو کھ کھ کھ کھ

ماہو تیرا اوچھٹا مع طلوع ۱۶ ع
ری حسب طرح اوس خدارسنی کی تھی جسطرح

کائنات

پر پورے کونے کونے تک
مطلقاً ہوتی تھی
اپنی روشنی کی دہائی
چاہتا کہ جس کو بھی ملے
پس جہاں تک

نور کا کریم دن اور کائنات
وہ کار کو چھوڑ دے
توڑی زمین کو کی ہو
توڑی زمین کو کی ہو

توڑی زمین کو کی ہو
توڑی زمین کو کی ہو
توڑی زمین کو کی ہو

لیکن اینجی کورج او کی گورین آ
 و چون کمانش بدلی بار ورسه آ
 سکی وماند بولید اسطرح
 و درین کاسنگ اراکه

اکیا جوده فنا کی شان
 بنی کبار پس آب انی و میان حق
 بنو فخر کوا سادات
 عشق چون زلفین او کی من و دنیا

ایر و سواد از کماله ایسان جان
 او پس آب کرم جویان
 و چون سواد از کماله ایسان جان
 ای در آب سیر فنا میانه

نوازش بی لطف و یوسف هوا
 پر تو کماله گیات حق هوا
 و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 مل نجادی چنگ نغزات

و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 سن بی و لب کلامی سیر کور
 و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 کرامت زار و بار

و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 کرامت زار و بار
 و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 کرامت زار و بار

و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 کرامت زار و بار
 و چون نوازش بی لطف و یوسف هوا
 کرامت زار و بار

هم بدم بنامه و در هر کجا جانم با حق سپارند تا ابد و سکون کام

بگفت که کجاست آن دوست یار و ریا اوستی فراخچرخ سدم او که سکون کام

اوستی بوجای ملک فیما بین نام که گویا ملک را است و تو را سدم

دست چو این ملک هرگز تو به سر و بوند که اوج کجاست گویا پی نیکو تو

به جوی که گشته ای بی پلای حی نیک من نه که ای بی پلای است او بی پلای

بهما تیره به این بابا بیگانه نیزی و موی من و فانی با بیگانه

نیک کی یا و این زمین نیک بی بر سمجنا که است بر ملک بی

نیک و دنیا من و هم زمان کی اوستی در هر یک فقه کوستان کی

اوستی من و کجاست بیگانه کوک آه چو ز می که نهی بی ملک بیگانه

اوستی بیگانه بیگانه کام اوستی بیگانه بیگانه بیگانه

نیک من و بیگانه بیگانه بیگانه نیک من و بیگانه بیگانه

اوستی بیگانه بیگانه بیگانه اوستی بیگانه بیگانه بیگانه

نیک من و بیگانه بیگانه بیگانه نیک من و بیگانه بیگانه

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بیک بیان بود و بود هر دو خوراک
کرد و گشتن ای پند

و نه خواص حق این بین بود کمال
عشق و ایک سره بری در میان

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

موند و ادب را آسمان بر تو گشت
جو در می گام او سکون نامی

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

و نه در این عالم
و نه در این عالم

جب میان ہستی کا دم نور قوت
جب کہ اس شمس کی یونان ملے جو

حق اچھوٹ کر کے دینا نہیں چاہیے

۴۰۰

مجلس ۱۰۰۰

۱۰۰

سمرقند میں مقیم رہے۔

عالم بر آینه ده انکندم ز گنجی
جان فرموده اوست صبار نی
یون بکار می گیتی آینه جان
بسکه ده احمق تی آبی دام من
جس به لازم بی که پیش از کربار
نیکه وایان بکین دانا بختی
یعنی کر می بجه جوانی من صو گم
عمر جو بری من بختی آیا خیال
نخر با میری من بی ازین حال بر
بست بر این کر گشته کها
می عینت به جو روانی بجا
اجزای موسم من بود کجاست
حق نصیحت کرد که کوشش من

بن گنجی فرموده چت گنجی
دور بینکادانی او تو است
آه سر کای سنو مجید بیان
او سکوده صبار ملا کام
کام فرما عقل گوده مدید
جانین عاقل ساری دانا
زندگی هوشی بی اسرار
همی عینت تو بی ای فرموده مالی
نور نلین وای بری عقل
انبی اس کوه است بر کلات
میل بر دوا بری مساج
بلند بری در خیال
ایضا است در این کوشش

کوه مارانی من کمر خوب جزو ایوانی من است

و من تان ب نوری من بد از من بانی می کند کوه

عقل من ب لور کوه بد بر من ما حیدر است چو دانی

ایک من بانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

ما حیدر است چو دانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی کوه مارانی

چشمی رخ برین بی ای زمین بر
بازده بخت و در خوار و دیار کور
لریز غایب از نفعی شوم بر
اسکوماری بی اگر سیر می نویسی
بخت نام ای بی نام اسکوماری
سکمی خواستند فرود بر تراستین
می جاشام شب و ناسکوم
روستی و بدی و کار اسل
دوست و بدی و بی ای ترا
بستون و انکومانی با بیستی
چو از چشم و رخ و اسکوماری
خاک و خاکی
نعمت بیستی و خاک و خاکی

دست نهاده سکمی مقابل زه کور
اسکوماری و اورا و اسکوماری
با باغ و خورشید و دم و بر
غلبه ای و لغو نیست سستی
کدام وی سکمی خالی و در دست
جوکی بی سستی و در ملک
روستی و بدی و کار اسل
دوست و بدی و بی ای ترا
بستون و انکومانی با بیستی
چو از چشم و رخ و اسکوماری
خاک و خاکی
نعمت بیستی و خاک و خاکی

دوست جو نادان خواہد و منیست ازین

دوست و رفیق می جو کہ جانی دوست

چلو نگیں اپنی سلطان سحر کلام

بشنای دیکہ ہولناک

وہشتی کرتو برائی لوگوں کی سابتہ

تن برمی چو تو لکھات بہتے پان

بڑی چوٹی سے نہ مری مرا

نی محفل میں کیوں کہ نہ بیٹہ

نہیں دیکھ کر کشتن میرے نفل

حکایت مراد است ازین

ایک بار

بولو وہ ابو خراعت ہی سے بھی

میرے کچھ مراد است

تو دشمن و نامی خوب ہی ہوتے

کجاست خدایا که در دل تو ای کجاست

که بر این دوست و جان من سب

خود غرض جز دوستی و محبت

اوست که حاصل کجاست و کجاست

و کجاست این همه آرزو

که کجاست این همه غرض و محبت

آیا این غرض و محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

بایست که در دل تو ای کجاست

که بر این دوست و جان من سب

خود غرض جز دوستی و محبت

اوست که حاصل کجاست و کجاست

و کجاست این همه آرزو

که کجاست این همه غرض و محبت

آیا این غرض و محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

که کجاست این همه دوستی

و کجاست این همه محبت

که کجاست این همه دوستی

<p> بیت سب سر بر آبی فریاد سجده بر کنایه گداوه جبین تب احرف کوه مراج او سگی در پی آه پیدارم به بارش آب ای جولدم بر تو ای آب در چشم و به یار بیا او سکو چشمه جبار اوستی بدست که اندازد بیوی لکهنی ده احسن بر خدای با سلی بر روز بیرم با عیت که با غم آه میشد ایند لکهنی که با غم میشد تبت کردن که غم میشد مخافت چشمه جبار </p>	<p> ماه جان غم ده و فلک خیمه غفلت سب کیلی اندک بعد است این که قسمت کیلی کرمه بخورم به بر و تاب ای مهر بر این شکلا ای خواهر ایان افی به او سکو ناز زنی ماری ده که کیلی در پرده به او سکو کیلی بیت به جبار سب ای سجده بر کنایه گداوه جبین تب خیزد و سر برین سر لکهنی مخافت چشمه جبار مخافت چشمه جبار </p>
---	---

که چو در خورشید شود می خویشت
بود بر روی چو بر می رنگ می کام
می با یک مضمون سعدی باز
پس از تو ای که هست گن ازین بار
یکه بود بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت
چو میست بودان بار
که میست بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت

ای چو می خویشت می خویشت
بود بر روی چو بر می رنگ می کام
می با یک مضمون سعدی باز
پس از تو ای که هست گن ازین بار
یکه بود بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت
چو میست بودان بار
که میست بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت

که چو در خورشید شود می خویشت
بود بر روی چو بر می رنگ می کام
می با یک مضمون سعدی باز
پس از تو ای که هست گن ازین بار
یکه بود بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت
چو میست بودان بار
که میست بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت

ای چو می خویشت می خویشت
بود بر روی چو بر می رنگ می کام
می با یک مضمون سعدی باز
پس از تو ای که هست گن ازین بار
یکه بود بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت
چو میست بودان بار
که میست بر روی خطا مانا
که تو می خویشت می خویشت

بہشتی جن سے برہان گفت و شنود
سوج او بکھون او ہاتھ لگا
یو پر تکام ایسا کیا ہے عجب
او سنی پیچھے رہا دیا تھکرا او ہٹا
پر کھ کھون غلی اہلی جہا گئی
وہ سنی الی اب ویا تھلا وقت
اس جا کو دیکھ زکین غور
بیجا ہی اب گئی حریف گذر
دور آئی یہ اس میں رہا
دفع میر گئی بہت معیوب
لکھ یہ ہوشی ایک گاہ
کھلی دیکھ یہ میری زندگی

تنگ گئی وہ موصوف کر او سپر کو
مان گئی من گول سب دریاں
وہ جس جگہ گئی من گول سب
بولان تو مہو ہونے پر کلاز بنا
گھر کی کیا کوئی تھک آگئی
انہاں کو لوگوں کی گویا
مانگے وقت پر علم میں
ہر کیا مت بن خاکا خود
ماکوڑی کا پین غلی اہلیا
اس میں گئی کھلا او سن
یہ گئی کھلا او سن
یہ گئی کھلا او سن
یہ گئی کھلا او سن

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

غلامی سید مسافر ایستاده
سید مسافر ایستاده

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مودن سیادت کی طرف با آہوشی
 ہنسی کردہ بولدادہ ای مروغز
 رشتہ جو رویت گاہی کو
 اندہی مادیان باغی رنگین ہوشیار
 مہکتا ہے لعل کی محفہ
 ہم دل ہوا اور کس غنچہ چور
 سوچ کہ ہمار ہونہن تکرار
 کہ مین باور غنچہ یہ گفتگو

حمید ابن زبیر کی کہلاتا ہوں
 کیا کہی ہی کہی ہی ہی تھکو
 اس طرح شہید کہا ہی کو
 مین ہی تھکو گلو گلا بار
 جب رہا موطا تب موطا
 رشتہ تو موطا موطا
 زمر شہید مین تھکو
 تو تو مین زمر مین

مین مین مین مین مین
 نوکل مین مین مین
 اور مین مین مین
 مین مین مین مین

جگر مین مین مین
 مین مین مین مین
 مین مین مین مین
 مین مین مین مین

عاجزی کر اور اس مستی کو چھوڑ
دیکھنی والا ہی ہوا ایک شیر کا
گھر بھی الفخر غری یاد ہی
منہ کو تو غمزدہ ان اپنا ملامت
حال حقرا کی قیامت تو نہد بیکہ
بہا تو کو چھوڑ کر ہی حال و قیل

نہی تو او تانہ

حاکم ری بزرگ مستی کو چھوڑ
کیم ہی غم ہی جھٹکوں اس الودہ ہو
تو وہ میری قبول کی اسناد ہی
کیونکہ یہ کام ہی ہو کا بلا م
قال کو دیکھ انکی صورت بوند بیکہ
ریکہ تو قاضی ہوا کیسہ

بی توانی رسول ہا ری ایک ہی کہ
تا کہ اس سیداد کی وہ داد ہی
بی تو کو یوں کہا کیا سچ و نام
مہل ماحق توئی ملدی ہی جس
تا قیامت ہی بنا دی تو وہ
بڑے عاقل ہی ہیں کیسے کہ

نقل ہی مہسنی ہی صلہ جو
وہ کیا قاضی کی گھر فحشید ہی
کہا کہ انہی فی جلد یہ کتاب
نہی توئی حیرانہ
تاں حکم شرع نواب اس کی
بی توانی رسول او کو ہی جڑ ہی

کویون خفاستای ای بابو	فانی بی به می نوالتی این کلاه
پیر سر می بی فایده آه و فضا	لکله ای در میان حبش شری حلقه ای
سوغیری بر زنا سون من آگهی	ایک کورای لکله ای من می
دو رخ مسکو فایده ای بی فایده	می هزار انگشت می کلاه می
لکله ای رگین سیمیه موم مست	انفوس خوشی بین و کلاهش
کجه بین می لکله مکر و مکر	می بر زنا فایده ای دنیای دین
بلکه سینه خایه می بر کسین	می خایه می بر کسین
بر و کلاه می خوشام می	می خایه می بر کسین
ورنه خایه و کلاه می شاه سا	دست اینده جان دین ای مقددا

محیط کلاه دین

جگر ای خیم سینه می سینه	دین سینه ای لکله ای می سینه
دک کیش کلاه می کیم غم	دین سینه ای لکله ای می سینه
ایمی برت و ده چاه می	دین سینه ای لکله ای می سینه

کعبه ز ابراهیم و اسکو گشت
 و ملک اسکو جو ده درگاه گها
 با نه برادر کی بنا ایک کیاسی بلز
 قتلگی غالب ہو چاہے اسکو
 کسی دیکھا کیاسی کہ ہی ایک ہی کو
 اور خیانت ہی اسکو چلیں صد ہزار
 اسطرح ہو واسطوں کو سلا نکلیں
 و کینہ دیان کیاسی وہ عالمناست
 یکی عاشق زین سید عالم ز رفتان
 جعبہ بہ غلہ و تنبہ و خوش اسکو
 بازی ملا ہی ساو سن آب اسکو
 حسین آئین بیکی جہا نہیں ہلا
 جہنم کو دگر ہی کی بعد جہا

ایک کرگور اچلا ایک شہت ہوتا
 ہوئی ناکرت جا گزرا یہ گیا
 جسک بچتا تھا نہ سرخا کھ اور نہ قاتل
 اوسنی شہد کیا نظر آئی اور شا
 جکی رفعت سے قلنسہ میں یہی شتوہ
 اور میں کوادسکی کو پوچھا ہمارے
 کوہ کی جانب چلا وہ ملک میں کر
 قطل قطرہ کوہ سے ٹکی پھا آب
 کہہ دیا اوسکی ملی اوسنی دنا
 چاہتا تھا وہ کہ چاہی اور کھو پو
 شہد دیا اوسکی ملک میں کو
 اوسنی راہ را کہ کو ایک ہم میں بنا
 پکا اوسنی آب سے اوسنی تار

یونان پریندین ملان سوربر	او
وینتا پر کیا ہی وہ جا کروا	ن
بلک میں لڑی ہی وہ کہی ہی جتا	پڑا
خاک چ کر لیا ہو	ن
لاکہ باتو خان غریب آپ	رو
گرمی میں بکد سبب	ن
یہ لخت باز کی آبد	ن
مظلمہ کیون اپنی سر	ن
پریشانی میں کرتی ہی سر	و
کلام میں عقبی کی	ن
وینتا پر کیا ہی عقبی	ن
سودہ سب	ن
نادر ممکن ہو ملدی	ن

سب کور سن پہلین کس طرح
 بڑھن کت انگڑ کی خوشی لکین
 وہ ہی مائی کا جو کچھ ہوتا ہی تو
 گر گئی من جو ہر شے ہو شیا
 مگر اگر او لکنا نہ مائی کا
 تمامت ایک شے من ہو ورنہ شک
 مان گیا شے ہی کہ ایک او سکو طبع
 جسکو طبع دوا کیہ دیا
 اور سنی ہو چکا کیا کہتا
 بولادہ من کا جیادون تھو کہ بھٹ
 سو مننی ایک من ویرا لکھ کی لکھ
 کہ اگر یہ لکھ کی لکھ کہ لکھ
 لکھ کہ لکھ کی لکھ کی لکھ

آہ لکھ من لکھن کس طرح
 پر پہل من بولا کیوں نہ لکھن
 جان کر لکھن کیوں نہ ہوتا ہی تو
 تو میرا سوچ لگا حال او سکو شے
 اور وہ ہوتا تھا پادہ و صبد سہم
 یون لگا کہنی وہ اٹھ کو ای حبیب
 میرے جو چاہی سو تو وہ ہو چکا
 در ویری بیت من ہی جسک اپ
 من نی فان سوختہ کہا لکھ کی لکھ
 اور لکھ یون ہی ہی سہی ہو ا
 شب کی لکھ کی لکھ من ہی خوب
 لکھ کی لکھ کی لکھ کی لکھ

طبيب

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

ننگی بر زنت او سیس بون پراند

همین اینی سوچ ای اس خاطر آج

بتی ایک بڑی سی کی گھر میں تھی
 جو کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 نسیف سے روتی تھی اوس میں جان
 گھومتی تھی کیا وہ اوس میں تھی
 یہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اسی میں جو کچھ کچھ کچھ
 گھر میں اسی کی گھر میں
 یہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کرتی برقی تھی جو کہ کچھ کچھ
 چوب سے ایک تھی ماری کچھ
 سپر سے ایک تھی کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

وہ ہی امی رنگین قناعت سے کہ
 سنہا یاد کامل کی بات نہ دے کہ
 مہابت و قناعت

ایک کامل کی کہانی سوا	مال کو جا بھی ہی اپنا کا
گفت چشم تنگ و نیاز دارد	یا قناعت بر کند یا حاجت
پس گرامی رنگین قناعت ہی بین	تو تو دنیا میں قناعت ہی بین
کے کو حق نی دیا ہی تنگ جو	مرد اور دل قانع اور سپر ہو
منوی بین وہ جو ہی باب علوم	گم گئی میں سودہ مولیٰ ہی محرم
شکرت نعمت افزون کند	کو قناعت از قناعت بیرون کند
آہ تو تو تنگ گرامی	مطلقا فی سیر و تار ہی
کیا نہ ہی ہی وہ بڑی جبین بات	جس پر مغروری دن اور رات
یہ نگرانی ہی شیطانی	جو ہر دانی ہی غلطی کا
بات یہ اب کہن میں دور کی	میں یہ سنو نقل کیل ضرور کہ
مہابت و قناعت	

مدرسین جاتی ہی اک صاحب دمام
نہا غور دولت اوکلو ہمشا
وہ کیکو دہ بیان میں لاتی نہ ہی
علم و فضل اہل ہی پر ہی ہو ہی ہو ہی
ہمکست اس اکھو پیدا ویتروہ
لیکن ایکست لہم و فقیر آیا جو دمان
بہی وہ جو گنگی میں ہیشو
خلو کا پڑھی آہین تم قاعدہ
ہکت نمون میں کو دست ویر تم
ہشکل میدان اوکلو چاہی ہو گئی
کلیا تراو سکری بالکل ہو ہو
کے خاص میں اپنی اوکی نہ ہی
جو رنگین ہو پیدا ویتروہ

برعین ہی ہی کیکو وہ کیکو
خلو نہ کیکو نہ ہی وہ نہ ہی
کیکو کی اکی نہ ہی نہ ہی
رہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
لیکھن میں نزدیک اپنی ہی وہ دور
اوسنی اونے یون کیا اہل ہی نہ ہی
مدرس میں الی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
مدرس میں الی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
مدرس میں او نہ ہی نہ ہی نہ ہی
اولا کتا نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
وہ نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
اوکلو نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی
کیکو نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی نہ ہی

بنکوسه آتیه تو جان که
 آتیه تو جان که
 نخواست و بنده کو آتیه تو جان که
 نخواست و بنده کو آتیه تو جان که
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این
 بپیر خطاگر تیر خلیفت من این

ایک کی کشتی کو جو جہان کی یون
 ایک کی کشتی کو جو جہان کی یون
 بوللا کتا سنگی کی ای عالی
 بوللا کتا سنگی کی ای عالی
 نیک جوئی وہ بجا جادی بھی
 نیک جوئی وہ بجا جادی بھی
 نیک جوئی وہ بجا جادی بھی
 نیک جوئی وہ بجا جادی بھی

سوی کجا تو رسد اوس کوی کی باشد
آوی کر خود کوی تو جانا
دیگر کرد که بادن اینا خاک بر
من مثل حسن ملک بین امانی بار
معمولی بی گویان طلب بود دیگر کر

مفت من ز گدین نگه و من اوز است
تو بین گویان آب کو سپا نمانا
روز و شب است که ملک
خاک و خاکست که خاکست
کجه تو گویان تو ایشتا بی اسفند

صفت

بلک شش و این من دشمن جان کی
ایک پنج جو شخص مو بسیار خوش
دوسری جو شخص مو ابل غرو
یسری اکل شرافت روز یکک
چونین جو شخص که اکل حق غدر

دوست لبها هو از بین چهران کی
هو دی بیضی سیاه و با یوس بل
نیکنامی کو که می و در
چا بی هو زنده کی سیاهی یکک
دشمنان با خود کو و سنجی این

چونین جو شخص که با و این سی
چونین جو شخص که با و این سی

نامه و هو بی و این جا
چا با هو من من بی سی اسکی داد

ایک منڈک ایک چوہی کا تیار
 ایک دن چوہی سے منڈک فی کیا
 یعنی بل برب بزی ناما چوہی
 مہینہ ستا میری فریاد کو
 کچرہ بنا اسو رہی ایک تو کچرہ بنا
 شد ایک بل بن سے لا یہ کمال
 پانچمین پانڈ پیر اپنی دوسرا
 پیر بلنا میرا جیٹھ ملو وہاں ہو
 نورہ اس قالی کو کو دنیا
 کہہ کی پیر بی ادنی اپنی گریہ
 اوکلا اسدین جو کچرہ ہوتا تھا کام
 شہر کو بلنا میری

بنایم اعلیٰ او میں بی شفا
 کچرہ دوا اسن درو کچرہ کچرہ
 یکی پیر نام چوہا ہو
 سخت دیتی دل برباب
 جس سے چپ یا ہون بختی تیار
 بولہ ایک کاسہ اگر دینے قلا
 اور کیا ایک جہان تباہی تو جا
 متصل ہاں سے ہنوا ہی دور ہو
 جیگا کچرہ کچرہ کچرہ
 مہنوں تک نون ہوا او کچرہ
 نوا مہنوں کا ہر دیتا کچرہ
 کچرہ کچرہ کچرہ کچرہ

بل چه آيا ايك دن جو پيرو
 دن جو آئي تهي پست او سڪي زبون
 في اوڙهي او سڪو چپت ڪو ايك چل
 جو گهي اڪيم مين اوڙهي اڪيل
 تيا جو دورا بلون چن او سڪي بند ما
 او سڪي مينڌڪ بي لکنا نه گها
 غور ڪو دشمن بي گهي چان ڪا
 توڙي گهي دوست هو ماوان ڪا

جان ڪو اڪيم گهي جو ڪام جا
 چار جيز وڌيڪا رهي... شغلا
 جان ڪو اڪيم گهي جو ڪام جا
 جي سڀ نه لڙم هي ده بهي پي مانه و
 عاجزون بيز ظلم جو ڪوئي ڪرا
 ميه يقين هي تهوڙو دين ده سر ڏي
 جو ڪو گهائي بزنه اچي دميان هو
 جلد پيا اچي ده بکران هو
 عاشق ڪي سڪو برهي ڏيئي
 رهو هي سنو اڪي ڪا ده اميد و
 حق ڪي سڪو برهي ڏيئي
 ڪم گهي مين بانه نه سڀ ڏيئي
 ڪو ڪوئي سڪو برهي ڏيئي
 ڪو ڪوئي سڪو برهي ڏيئي

ڪو ڪوئي سڪو برهي ڏيئي
 ڪو ڪوئي سڪو برهي ڏيئي
 ڪو ڪوئي سڪو برهي ڏيئي

ایک صاحب کے قبیلے دو تہی ہمارے
 ہادی ہادی رہتی وہ ایک پاس
 وہ جو تہی دو چور ونگی جس پر سیا
 ساتھ ہر سیا کی وہ سو جانی نہایت
 وہ جو تہی ڈارہی میں ہلال اونگی سیاہ
 یعنی جب نہ جانیں گی سیاہی سفید
 جانکر لوڑیا اوج وہ ہوگی تنگ
 کہہ غنیمت ہو کہو تہی جانی کا یہ
 رہتی جب دو چور ونگی جوڑو کی گھر
 جتنی ڈارہی میں سفید اونگی تہی ہلال
 جین کہتی جب سفید می جامی گئی
 یعنی وہ ہر سیاہی اور میں ہر جہان
 شاید اس میں سیاہی اور ہادی گئی

ایک ہر سیاہی اور میں تہی اور ایک جہان
 تاکہ ہو کوئی ہادی ونگی سیاہی اور اس
 ہادی ڈارہی کی تہی اونگی گھر سیاہی
 سفید میں غافل وہ اونگی ہادی سیاہی
 اونگی تہی کرتی خواہ خواہ
 ہوگی چور و دوسری سیاہی سفید
 زندہ کرنی لگی کی اس سیاہی تنگ
 جو گول کی میں اس جانی کا یہ
 تہی غافل ہادی کرتی یہ
 سو چنی سیاہی وہ اونگی ہلال
 سیاہی میں ہادی سیاہی سیاہی
 کیا غنیمت ہو کہو تہی جانی کا یہ
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی

بغیر من و تو نبی کرتی ہی کام

ہو گئی باتوں میں من و تو

میں دو دنیا کی جو کچھ ہیں باہم

ہی ہی نقل اپنی رنگین حساب

سوج بی زندہ مانتا عالم مانتا ادھما

ویکے دو نہ تھکا جے پورہ ایک

مانتا کس کی کچھ کر

ہیں نہ نام

کام نہ رہا اب ہی لیکن

گروا کر نہ ہو

اور جو درجہ رہا تو فی خیال

تو نہ ڈر

شکوہی میں نہ کوی قابل نصیب

کیا کیا ہی ستور نہ ہی دیکھ

ہم خدا خواہی دہم دنیا کے دون

ابن خیال است و محال است و حقا

بات ہوتی کچھ نہیں بھرتی

عورتی بیفت جاتی ہی چلی

لو کہ ماحق میں کہیں با بال

کچھ نہ ہی گمان نہ میرا حال

کچھ کل میں برن جاتی ہی

پریشاں کمانہ ہوا ایک ایک کو

ہر گئی سنگ

ہو رہا جسے دو تو باغ

زخم بر لب و زخم بر جان
 گوی ای یک گدای و جان ناگهان
 جبین اینی او نکو زخمی جان
 نری او کی متصل ده آن
 بر گلی او کی لعل کو بیست
 بلکه جوا اینی لعلی لعلی
 ناگهان اک گلی او نکو گویی
 گوی گوی بیرون کب من زخمی جوی
 ده ترب کر گوی ای یک آن
 بی قضا او کی او سبب
 باون اینی لعلی لعلی لعلی
 حال او کما هو وی ای زخمی لعلی
 حسد و ن کی حقیق جوا زشت او بی
 سخته ای نادان ده تملکو وای
 زید و دوانده حلد بیرون تن
 اوس مصاحب کی طراح خوبی نه بن

حکایت بوشه و دو غلام

تیم مصاحب ایک شہ دو غلام
 روز و رستی تیمی ده صاف را
 جبین نهانست کونہ بر گز املی
 تا افسین کما ام او کور اتم
 رشک بر مدگر کی تیمی ده طراح
 بعضی کما ام او نکو وای
 آخرش بعضی و حسد کما ام او
 حسد و ن کی حقیق جوا زشت او بی

چرخ بر سینه نشانی بدایا و
دو سر جی کور بر جو کور
نخک برون او کجای ای غلام
سجده و سنی ایک کور
عقل و قوت و عینا می
و غایت ای آن آدمی عشق کور
بسته ای او کجاست کور
بس اگر دوی ای خدای کجاست
سجده بر جی ای آدمی کور
او کور ای سکدری غم
سجده بر جی ای آدمی کور
سجده بر جی ای آدمی کور
سجده بر جی ای آدمی کور

اور بر تاج ای قریب
عین او می را ظلم کور
تا که بر کور ای ایسانه کور
قوتی و قوتی کور ای باور
عشق باقی ده ای ترا جی کور
غور و قوتی کور ای غم
عین کجاست ای جی کور
قوتی کور ای کور
باقی ای کور کور
عین کور ای کور
عین کور ای کور
عین کور ای کور
عین کور ای کور

بسیار عجب و شگفتا چو چو چو چو
پشت کا جو وقت غم برآورد
روح و طاقت چو چو چو چو
میان ساری دیدن پرور
بال حبس کرکي هوئی ساری
چو چو چو چو چو چو
ایو، مرقوم ہی تاب طاقت کا بھی
ایو، مرقوم چو چو چو
کبوتر چو چو چو چو
ایو، مرقوم چو چو چو
ایکے درویش کا چو چو
دوسرے کا چو چو

ضعف سے بڑی بدینہ
و صدمہ اور وقت غم برآورد
نالوائی بنایا گئے
دانت سے بڑی بدینہ
تب ہی کیا زندگی کا
زندگی معلوم ہوتی ہی
دوران کیا جو عیش و عشرت کا بھی
اب کہاں وہ زندگی کا
عیش سے ملے ہوئے اب
دوسرے کا چو چو
تیسری کا چو چو
چو چو چو چو

کبوتر

[illegible]

میرزا علی قزوینی به سبب بیعت با قاجار
 میرزا فرزندش طلب کرنا را نام

الحمد لله که نسیم ایجا در کتب تصنیف
 طبعش بیکمان اعتقاد جنگ برادر بنای
 بهجری مطابق سیزدهم مارچ ۱۳۰۰ عیسوی
 شب نهم ماه ربیع الثانی ۱۳۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

1211161990 202

